

وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُضَاهِيَ عَيْنُكَ أَصْحَابَكَ

# سراج الدین خلدون

حصہ ہفتم

رنگی اور فائدان صلاح الدین ایوبی کے سدا میں تانا بانوں کا زوال

ترجمہ: حکیم احمد حسین الدہلوی، حافظ سید رشید احمد رشید، سابق صدر شعبہ عربی و اسلامیات،

نفس اکو اصبانہ ندرانی ظہری



کتاب العبد و دیوان المبتداه والخیر  
 من احوال العرب والجمہ والسریر ومن عاصرهم من  
 ملوک التتویع علامہ ابن خلدون کی کتاب التواریخ  
 کے  
 اردو ترجمہ کے جلد حقوق قانونی اشاعت و طبع استانی  
 قلعہ و ترتیب و تہذیب

جوہری طارق اقبال گاندھری  
 مالک نقیض اکیڈمی، اردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: ————— تاریخ ابن خلدون  
 مصنف: ————— رئیس المومنین علامہ عبدالرحمن بن خلدون  
 ناشر: ————— نقیض اکیڈمی، اردو بازار کراچی  
 طبع: ————— جلد پہلی پرنٹیشن جنوری ۲۰۰۳ء  
 ایڈیشن: ————— آفست

نقیض اکیڈمی







ہے۔ چارپہ و سرسید سے دولت مند بیرونیوں کے محرم و مخلصوں میں۔ عربوں میں یہ قسمی سے ایک نسل تھوڑی کم نہیں ہو سکا ہے۔ سہا پہا ذات کے درجہ بالا میں کن ہیں لیکن یہ نام نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دو امرا سلطان صلاح الدین اچولہ ان کے مجسمہ سر کرنے کے لیے پیدا کرے۔ تاریخ اچولہ آپ کو پرانی روایت ہے ایک سرور الدین نہیں ہے ایک پڑا سلطان صلاح الدین سلطانوں میں پیدا ہو سکتے ہیں۔

ہم تاریخ اپنی قلمروں کی یہ افواجیں جلد چھوڑ کر رہے ہوئے مسلمانوں کو رجعت دیتے ہیں۔ اسے چوری قور اور غور و خوض کے ساتھ معالہ کریں پورے مہینے کہ یہ صورت حال آج ہی پیدا نہیں ہوئی ہے بلکہ تاریخ کے ہر دور میں پیدا ہوئی رہی ہے کہ وقت بھی ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں جن میں عالمی بنواریتہ رہے کہ نہیں بلکہ اپنے ان اوقات کو درست کر کے پھرے۔ ماحول ان کے متحرک ہونے کے وقت ہے اور اس کے بعد ہی ہم اللہ تعالیٰ سے تمنا کی امید کر سکتے ہیں۔ ہم ڈاکٹر کے پیر کے اللہ تعالیٰ ہمیں تاریخ اس ماحول کا خاکہ اور اس کے روشنی میں حل کرنے اور اس کی روش کے مطابق اس کے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وہا تو یکتہ الہا باللہ العلیٰ اعظم



## فہرست

ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۰۰	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ	۳۰۱	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ
۳۰۲	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ	۳۰۳	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ
۳۰۴	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ	۳۰۵	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ
۳۰۶	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ	۳۰۷	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ
۳۰۸	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ	۳۰۹	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ
۳۱۰	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ	۳۱۱	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ
۳۱۲	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ	۳۱۳	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ
۳۱۴	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ	۳۱۵	ترجمہ: علامہ ابن سعدی کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۲۳	<p>جمال اللہ بن محمد بن علی</p> <p>شہسار اللہ بن محمد بن علی</p> <p>دوسری راہیت</p> <p>شاہب اللہ بن محمد بن علی</p> <p>زکی سے مناسبت</p> <p>فتح قصص</p> <p>یوسف کا قتل</p> <p>قانون سے ملے</p> <p>زکی کا حوالہ</p>	۳۱۸	<p>ابوالخیر کی گرفتاری</p> <p>چہار کا حکم</p> <p>فتح ۵۱۵</p> <p>مسلم کا مرنے والا</p> <p>برصوائی کی وفات</p> <p>فرقتہ باختر کی گرفتاری</p> <p>ابوالخیر کا قتل</p> <p>حاکم حلب کی تہ تیغی</p> <p>طغرل بن کاہنہ</p>
۳۲۲	<p>دوسرا حوالہ</p> <p>شاہد بن علی</p> <p>زکی کا قتل</p> <p>شاہب اللہ بن محمد بن علی</p> <p>جمال اللہ بن محمد بن علی</p> <p>اشکان کا روضہ</p> <p>فتح حلب</p> <p>شاہد بن علی کی شکست</p> <p>جمال اللہ بن محمد بن علی</p> <p>محمد بن علی کی حکایت</p> <p>فرنگیوں کی سازش</p> <p>شہر فرنگیوں کے حوالے</p> <p>زکی کا شہید ہونا</p> <p>جرمن کے شہنشاہ کا شہید ہونا</p> <p>یوسف طغرل کی شہادت</p>	۳۱۹	<p>جنگ میں شکست</p> <p>دعوت پر منہ زنی</p> <p>بیرل فوج کا صفایا</p> <p>یوسف کا مہم حکومت</p> <p>امامین فرقہ کا قتل</p> <p>مردانی کا قتل</p> <p>فرنگیوں کا متحدہ حملہ</p> <p>صلیب پرستوں کی پہچانی</p> <p>ابن کا قتل</p>
۳۲۵	<p>محمد بن علی کی حکایت</p> <p>فرنگیوں کی سازش</p> <p>شہر فرنگیوں کے حوالے</p> <p>زکی کا شہید ہونا</p> <p>جرمن کے شہنشاہ کا شہید ہونا</p> <p>یوسف طغرل کی شہادت</p>	۳۲۰	<p>زکی کا حسن سلوک</p> <p>ہاری کی وفات</p> <p>دعوت کے لئے انعامات</p> <p>حسن الملک کا مہم حکومت</p> <p>صلیب پرستوں کی سرکوبی</p> <p>فتح حماہ</p>
۳۲۶	<p>عادل بن زکی کی وفات</p> <p>سلطانوں کا متحدہ مقابلہ</p> <p>جرمن کے بادشاہ کی راہیں</p>	۳۲۱	<p>ایک صدی کی تسخیر</p> <p>صلیب پرستوں کی تباہی</p> <p>حسن اللہ کی کے مقام</p>
۳۲۷		۳۲۲	



صفحہ	مترجم	صفحہ	عنوان
۳۳۵	فتحی اور سلطان دوم خانہ جنگیوں اور احمد بن زکی سے جنگ اور الدین سے مصالحت صالح علی بن کاظم بدک قاصد کی آمد	۳۳۸	عشق سلطنت کا فائدہ فرنگیوں کے خطرات خوارج الدین کی سیاست اسرائیل و مشرق کا فائدہ خوارج الدین کی فتح و مشق آفریقا حاکم کی علامہ علی شجرہ خاندان یحییٰ
۳۳۶	شرط مصالحت مقبوضہ علاقوں کی تقسیم فرنگیوں کے چھوڑنا فرنگیوں کی مائز مانی	۳۳۹	فرنگیوں کی حکومت فتح کا کیر
۳۳۷	دوسری راجت فتحی اور سلطان دوم کی وفات سلطنت کی تقسیم زکیہ الدین سیدنا کی وفات راجہ اختر	۳۴۰	فرنگیوں کی حکومت فرنگیوں کے صلے موصول کی جنگیں ہندی سے صلہ ہندی کا فرار موصول پر قبضہ فتح خربت برت
۳۳۸	خوارج الدین کی وفات نیرات الدین کا فرار قریب پروردارہ قبضہ غیاث الدین کا قتل کیا کہ اس کی حکومت	۳۴۱	صلیب پرستوں سے جنگ فتحی اور سلطان کی وفات مادی کی پیش قدمی فتحی اور سلطان کی غزوہ کشمیر موصول پر قبضہ فتحی علی
۳۳۹	فتحی کا فرار افغان سے صلہ مشیر کا فرار کیا کہ اس کا فرار کیا کہ اس کی حکومت اشراف سے جنگ شہزادہ نالان پر قبضہ	۳۴۲	



سنہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۵۰	ہندستان کی وفات گھنہی ملک میں لڑنے والے حکمرانوں کی حکومت شاہواری کی حکومت سرت قوم کی حکومت جلال الدین کا خلاصہ	۳۴۹	فرنگیوں کی حکومت خوارزم شہادت جنگ ہندوستان کی حکومت کشمیر کا مہد حکومت غنتا
۳۵۱	فتح سنجہ فتح جہان فتح آفریقا	۳۴۸	ایقینہ دینی گرجاؤں کی حکومت ایلیہ پانی کی وفات مخلطہ کی تعمیر
۳۵۲	تکلیف کا خلاصہ نصرتی حکومت مصر کے لڑنے والے حکمرانوں کا خلاصہ مسلک کو قتل افسوس کی حکمت محمد بن مسلمہ	۳۴۷	نویں دنیا جہانوں کا خلاصہ نصرتی حکومت نیکو کا انجام پلیمینا کو قتل نیکو ملک کی فتح نصرتی حکومت
۳۵۳	جلال الدین کی وفات جہان کا خلاصہ ایلیہ حکومت کے متعلقہ ۱۰ باروں کی حکومت	۳۴۶	نصرتی حکومت ایلیہ حکومت نصرتی حکومت نصرتی حکومت نصرتی حکومت
۳۵۴	خالد بن ولید کی حکومت ایلیہ حکومت کے متعلقہ ۱۰ باروں کی حکومت	۳۴۵	نصرتی حکومت نصرتی حکومت نصرتی حکومت نصرتی حکومت نصرتی حکومت
۳۵۵	ایلیہ حکومت کے متعلقہ ۱۰ باروں کی حکومت ایلیہ حکومت کے متعلقہ ۱۰ باروں کی حکومت	۳۴۴	نصرتی حکومت نصرتی حکومت نصرتی حکومت نصرتی حکومت نصرتی حکومت
۳۵۶	ایلیہ حکومت کے متعلقہ ۱۰ باروں کی حکومت ایلیہ حکومت کے متعلقہ ۱۰ باروں کی حکومت	۳۴۳	نصرتی حکومت نصرتی حکومت نصرتی حکومت نصرتی حکومت نصرتی حکومت



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۶۳	فرنگی حاکم کی سرکاری صلیوں کے قتلوں کی خبر حاکم علی کی شکست	۳۵۷	مستوفیوں کا چاہا نہ تھا بلکہ صیب پرشون کا بیت المقدس پر قبضہ بیت المقدس کی برقی حکومت قادیسیوں کا تسلط فرنگی صلیوں کی خبروں کی خبر بیت المقدس کی خبر سلطین اسلام کا خلاف مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر
۳۶۳	مرہٹوں کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر	۳۵۸	مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر
۳۶۵	مرہٹوں کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر	۳۵۹	مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر
۳۶۶	مرہٹوں کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر	۳۶۰	مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر
۳۶۷	مرہٹوں کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر	۳۶۱	مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر
۳۶۸	مرہٹوں کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر	۳۶۲	مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر
۳۶۹	مرہٹوں کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر فرنگی حاکم کی خبروں کی خبر	۳۶۳	مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر مرہٹوں کی خبروں کی خبر صلیوں کی شکست قادیسیوں کی خبر



صفحہ	تعداد	صفحہ	تعداد
۳۷۰	۳۷۰	۳۷۰	۳۷۰
۳۷۱	۳۷۱	۳۷۱	۳۷۱
۳۷۲	۳۷۲	۳۷۲	۳۷۲
۳۷۳	۳۷۳	۳۷۳	۳۷۳
۳۷۴	۳۷۴	۳۷۴	۳۷۴
۳۷۵	۳۷۵	۳۷۵	۳۷۵
۳۷۶	۳۷۶	۳۷۶	۳۷۶
۳۷۷	۳۷۷	۳۷۷	۳۷۷
۳۷۸	۳۷۸	۳۷۸	۳۷۸
۳۷۹	۳۷۹	۳۷۹	۳۷۹
۳۸۰	۳۸۰	۳۸۰	۳۸۰
۳۸۱	۳۸۱	۳۸۱	۳۸۱
۳۸۲	۳۸۲	۳۸۲	۳۸۲
۳۸۳	۳۸۳	۳۸۳	۳۸۳
۳۸۴	۳۸۴	۳۸۴	۳۸۴
۳۸۵	۳۸۵	۳۸۵	۳۸۵
۳۸۶	۳۸۶	۳۸۶	۳۸۶
۳۸۷	۳۸۷	۳۸۷	۳۸۷
۳۸۸	۳۸۸	۳۸۸	۳۸۸
۳۸۹	۳۸۹	۳۸۹	۳۸۹
۳۹۰	۳۹۰	۳۹۰	۳۹۰
۳۹۱	۳۹۱	۳۹۱	۳۹۱
۳۹۲	۳۹۲	۳۹۲	۳۹۲
۳۹۳	۳۹۳	۳۹۳	۳۹۳
۳۹۴	۳۹۴	۳۹۴	۳۹۴
۳۹۵	۳۹۵	۳۹۵	۳۹۵
۳۹۶	۳۹۶	۳۹۶	۳۹۶
۳۹۷	۳۹۷	۳۹۷	۳۹۷
۳۹۸	۳۹۸	۳۹۸	۳۹۸
۳۹۹	۳۹۹	۳۹۹	۳۹۹
۴۰۰	۴۰۰	۴۰۰	۴۰۰



صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۸۷	میدادِ حق و باطل	۳۸۲	دو بار، ایک بار طرہ
	افریقہ، نام کی بات		خدا کی بات
	بھگت کے تین بھائی		دو بار، ایک بار
	حکایت کی بات		فرمانِ اہلِ حق کی بات
	صاحبِ پرستوں کی بات		بھائی فریقہ میں سرکاری سلطنت کا رد
	نقصِ مہر		مہم کام کی بات
۳۸۸	میدادِ حق و باطل		فرمانِ اہلِ حق سے
	دو بار، ایک بار		صاحب کی بات
	میدادِ حق و باطل		شہنشاہِ اہلِ حق کی بات
	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات
۳۸۹	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات
	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات
	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات
۳۹۰	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات
	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات
	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات
۳۹۱	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات
	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات
	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات
۳۹۲	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات
	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات
	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات
۳۹۳	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات
	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات
	میدادِ حق و باطل		بھائی کے بھائی کی بات



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۰۰	ایمانی زندگی کے خلاف جنگ حفاظت کی بنیادیں نہروں کی درختوں سے فوجوں کی دوا بھی مسلمانوں کو لکھتے ایمان کا قتل	۴۹۳	پاپا : (۱) بارگاہ میں سلطنت جو اہل زین کا حال زین کی وفات ہیت المقدس پر قبضہ جو اہل زین کا حال سمہ و منہ سلطنت کی زندگی جہاد پر مشابہت
۴۰۱	ایمانی زندگی کی حکومت طلب فرنگیوں سے جنگ ایمانی زندگی کی پیش قدمی فرنگیوں کی شکست دہ بار شکست	۴۹۵	اردین کی خبر یاقوتی کی گرفتاری گردوں سے مقابلہ یاقوتی کا قتل معاذ کی حکومت معاذ کی وفات
۴۰۲	سلطان سے مصالحت فرنگیوں کا محاصرہ طریقہ جنگ جنگ کی بنیادیں پیشا حام طلب دین کا سفارتی	۴۹۶	ایمانی زندگی کا حال ایمانی زندگی کی مسزوری اردین پر قبضہ پاکستان کی بنیادیں جہاد میں عدم شرکت مسعود کا قتل تیسرے کا قتل
۴۰۳	ایمانی زندگی کی وفات مالک بن نویرہ کی وفات تیسرے کا قتل مالک کی شہادت طلب کا طویل محاصرہ زین کی حکومت دہ بار جنگ کے بعدین کی خبر	۴۹۸	ایمانی زندگی کا قتل فرنگیوں کی گرفتاری فرنگیوں کے ساتھ ساز باز ایمانی زندگی کی گرفتاری



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۱۳	رنگی حکومت کا آغاز	۴۰۵	ہو گیا جو حکومت
	رنگی کی شہادت		تبریز کا شہر کا چھین
	پسرور کی حکومت		دارا میں کا خاں مرہ
	پسرور کا تعلق	۴۰۶	رنگی کی حکومت
	طیف کو نکلت		ارتق سے جا نہیں
۴۱۴	رنگی کا انتقال و رمان		پلا کوئی نہ کی حکومت
	جوانی کو کوئی اہل مقرر		تھوڑے دن کے حکام
	دوسری کی حکومت		ذوالقادر میں ہو
	پسرور میں بدتمی	۴۰۷	ذوالقادر میں زندان
	رنگی کی ممانت		صلوں کہ میں کی ممانت
۴۱۵	ذوالقادر کے انتقال		ذوالقادر کا تقرر
	رنگی کا احتساب		پسرور میں حکومت
	حاکم پسرور کی حیثیت		پسرور کی چھین
	رنگی کے ماتحت حکام		پسرور کا خاں مرہ
	ذوالقادر کا ممبر کی حیثیت	۴۰۸	قادر کی موت کے حکام
	ذوالقادر کے حکام		فرستہ کے حکام مرہ
۴۱۶	ذوالقادر کا خاں مرہ	۴۰۹	شجرہ قادیان و ارتق
	ذوالقادر	۴۱۰	ذوالقادر
	صوبہ کے حکام		ذوالقادر کی حکومت
	ذوالقادر کی حکومت		ذوالقادر کا تقرر
۴۱۷	ذوالقادر کی حکومت	۴۱۱	ذوالقادر کی حکومت
	ذوالقادر کی حکومت		ذوالقادر کی حکومت
	ذوالقادر کی حکومت		ذوالقادر کی حکومت
۴۱۸	ذوالقادر کی حکومت	۴۱۲	ذوالقادر کی حکومت
	ذوالقادر کی حکومت		ذوالقادر کی حکومت
	ذوالقادر کی حکومت		ذوالقادر کی حکومت







صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
۶۶۰	یہ تھی جو تہذیب مشرق میں بھارت تہذیب	۶۶۰	فرنگی کی پرت تہذیب اور یہ کہ ہم طلب سینکھ رہے ہیں مگر ان کی طلب
۶۶۱	دیکھو کالوں کی فی تہذیب میں تباہی تہذیب کے لئے	۶۶۱	ہر ایک کی تہذیب میں اس کی تہذیب تہذیب کے لئے
۶۶۲	تہذیب کے لئے تہذیب کے لئے تہذیب کے لئے	۶۶۲	فرنگیوں سے تہذیب تہذیب کی تہذیب تہذیب کے لئے
۶۶۳	تہذیب کے لئے تہذیب کے لئے تہذیب کے لئے	۶۶۳	فرنگیوں کی تہذیب تہذیب کے لئے تہذیب کے لئے
۶۶۴	تہذیب کے لئے تہذیب کے لئے تہذیب کے لئے	۶۶۴	فرنگیوں کی تہذیب تہذیب کے لئے تہذیب کے لئے
۶۶۵	تہذیب کے لئے تہذیب کے لئے تہذیب کے لئے	۶۶۵	فرنگیوں کی تہذیب تہذیب کے لئے تہذیب کے لئے



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۲	تعلیم تربیت کے لئے مسکن فرنگی کے لئے مکان آرامت خیر علی موسلمین کے لئے کی تعمیرات نور اللہ کے لئے یاد موسلمین کے لئے مسکن	۵۲۶	فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن سلیب پرست مکان کو نور اللہ کی نور اللہ کے لئے کی تعمیرات تعلیم کے لئے کی تعمیرات فرنگیوں کے لئے مسکن
۵۳	نور اللہ کے لئے مسکن موسلمین کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن	۵۲۷	نور اللہ کے لئے مسکن موسلمین کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن
۵۴	فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن	۵۲۸	فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن
۵۵	فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن	۵۲۹	فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن
۵۶	فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن	۵۳۰	فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن
۵۷	فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن	۵۳۱	فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن فرنگیوں کے لئے مسکن



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۶۳	پیغام صلح کی ناکالی تجدید فکری کی طاقت غلبہ اللہ تکلیف اللہ دین کا محاصرہ تکلیف کی تعمیر نازی کی کیتھری جنگ جائزہ کی شکست اور فخر سیدہ امالیہ کی معجزہ سرخ مراد علی تکلیف اعزاز کی تعمیر طلبہ کا محاصرہ در صلح عالم کشمیر اور سکن تافریقی عوام طاقت کشمکش کا فروغ و زوال تکلیف وادارہ کی تعمیر ملک صانع کی وقت عزالہ بین کی جان بخشی محاصرہ کی پندری جہاد کی توجہ پر محکم صاحب پروردگار اللہ بین کی حکومت انجیر پر کی طرف پیش قدمی ہوا کی تعمیر	۳۵۷	خود مدہ بین کی سرست رقہ و عام کے کام دشمن جس ملک صانع کی جان بخشی حاکم پر مسل کی خود مدہ سیف اللہ دین غازی کی فتوحات انجیر پر ہر قدم فتح دشمن کا منصوبہ صلح اللہ بین کا پیغام فرنگیوں سے مصافحت صلیب پر مستول کا ذکر طلبہ پر حملے کا اندیشہ کشمکش کی صورت طلب سیف اللہ دین سے مصافحت صلح اللہ دین کی فتح دشمن تکلیف پیش کی تعمیر دشمن کا کیا حاکم حاکم انجیر پر وادارہ بین کا فخر فتح دشمن محاصرہ و غلبہ کشمکش کی پالیسی فرنگیوں کی پیش قدمی ایک قلعہ کی تعمیر فتح ملک فتحی ہندو کی اور فروست سیف اللہ بین غازی کی آمد اور موسل کی توجہ کو شکست تجدید فتح کا دوبارہ ملک
۳۶۴		۳۵۹	
۳۶۵		۳۶۰	
۳۶۶		۳۶۱	
۳۶۷			
۳۶۸			
۳۶۹			
۳۷۰			
۳۷۱			
۳۷۲			
۳۷۳			
۳۷۴			
۳۷۵			
۳۷۶			
۳۷۷			
۳۷۸			
۳۷۹			
۳۸۰			
۳۸۱			
۳۸۲			
۳۸۳			
۳۸۴			
۳۸۵			
۳۸۶			
۳۸۷			
۳۸۸			
۳۸۹			
۳۹۰			
۳۹۱			
۳۹۲			
۳۹۳			
۳۹۴			
۳۹۵			
۳۹۶			
۳۹۷			
۳۹۸			
۳۹۹			
۴۰۰			



[illegible]



[illegible]



[illegible]



[illegible]



[illegible]











صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۵۵۱	عظیم صلیبی لشکر کی چار قدمی مکا کا حاکم	۵۴۵	تھمسان کی جنگ مخالفہ رزیہ
	مسلمانوں کو موت چار خاک کی آفتی جنگ		خبر بے خبر کا اثر
	تندقی میں گھوڑے	۵۴۶	مخالفہ رزیہ
	مسلمانوں کے جنگی مراکز		نہ بھڑاس
۵۵۲	صلیب پرستوں کا چاندی مخالفہ رزیہ		صلیب پرستوں کی
	شیعیان کی فوج پر حملہ		سند کی فوج کی موت
	فوج کی سپاہیوں کا قتل		وادی کی طرف سے مرگ
	مقتولین کی تعداد	۵۴۷	وادی کی فوج کی موت
	وادی کی جنگ		وادی کی فوج کی موت
	مسلمان کی وادی		وادی کی فوج کی موت
۵۵۳	مسلمان کی جنگ سے اپنی		وادی کی فوج کی موت
	وادی کی فوج کی موت	۵۴۸	وادی کی فوج کی موت
	وادی کی فوج کی موت		وادی کی فوج کی موت
	وادی کی فوج کی موت		وادی کی فوج کی موت
	وادی کی فوج کی موت		وادی کی فوج کی موت
۵۵۴	وادی کی فوج کی موت		وادی کی فوج کی موت
	وادی کی فوج کی موت		وادی کی فوج کی موت
	وادی کی فوج کی موت		وادی کی فوج کی موت
۵۵۵	وادی کی فوج کی موت	۵۵۰	وادی کی فوج کی موت
	وادی کی فوج کی موت		وادی کی فوج کی موت
	وادی کی فوج کی موت		وادی کی فوج کی موت
	وادی کی فوج کی موت		وادی کی فوج کی موت



صفحہ	موضوع	تعداد
۵۱۱	مرطوب کی طرف سے پیش قدمی برصغیر کی چابی جنگ اور سلطان کی خدمت مطالعہ اور بین کے اختلاط حکامی اہم مجلس جنگ خواراک کی قلت صلیب پرستوں کو حیرانہ دیکھ کر ان کی معاذت و نصیحت تکلیف شکن آفات خیر و خوراک کا بار بار دست سکندر فتح کی یاد دیانے العظمیٰ کا پیغام سلطان کا تعجب جنگ	۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱
۵۱۲	اگر ملک کی شکست ساحل کی سرنگ ان کی حکاکہ مطالت کی حدایت صلیب پرستوں کا حکم پر قبضہ ہمارے نادان جنگ منسوب پرستوں کی خدمت تقدیر میں ہاتھ میدان جنگوں کا بار بار انجمن کا تعجب صلیب پرستوں کی حیرانہ دیکھ کر مسلمانوں کی فتح و شکست دربار و مقابلہ کی چاندی عقدان کی چادر	۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰



[illegible]



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۸۲	محمد بن العزیز کا اخراج حاکم جوصل کا قصہ اشرف سوئی کی تختہ بونی حاکم جوصل کی حکومت معاذہ صلح فتح بعلبک کی جنگیں	۵۷۱	افضل کے خلاف بہادت مصر میں افضل کی حکومت افضل کا مصر کا مشق دشمن کے اخراج مصری فوج میں اشتراک مصری فوجوں کی واپس
۵۸۳	ملک عادل سے مصالحت ما کہہ اڈ کی شکست شاہ فرات کے حملے	۵۷۲	اکابر کے خلاف متحدہ جہاد افضل کی بجائے دشمنوں کی معذرت
۵۸۴	افضل کی شکست خالد کا مصر بلقان کا قتل فتح خلاط	۵۷۳	حکومت پر قبضہ افضل کا اخراج حکومت عادل کی شکست مصر امیر فخر الدین
۵۸۵	افضل کا ملک بقاء بنیاد کی سرکوبی شاہ مصر صلیب پر تختوں کی پٹھان مصری فوجی بڑا حملہ حکومت عادل کی خوش آمدی طرابلس الشام کی جنگیں بلقان کا فوجی سرکوبی مصر کی حالت و جنگیں حکومت عادل کی آمد فتح خلاط	۵۷۴	حکومت عادل کو اطلاع فخر الدین کی خوش آمدی بابر بخت کاوی فتح خلاط کی واپس فرزندان منرج الدین کی شرافت شاہی فوجوں کی تفسیر حکومت عادل کے خلاف متحدہ جہاد انگریزوں کی طرف تہدیم بابر کی کامیابی
۵۸۶	فتح خلاط فتح خلاط کی واپس فتح خلاط کی واپس فتح خلاط کی واپس فتح خلاط کی واپس	۵۷۵	افضل کے خلاف خالد بھر کا جنگ افضل کی بہادت خالد بھر کا جنگ افضل کی بہادت



[illegible]



[illegible]



[illegible]



[illegible]







عیسائیوں کی سازش اور عقیقت یہاں ہے، رام اور باز لفظی حکومت نے اپنے کرتے ہوئے انتہا کر سنبھالنے کے لیے عرب کی حلقی حکومتوں سے مل کر ایک مہم کی سازش کی تھی۔ انہوں نے اپنی ہادوہیت کے لیے مغرب کے مسیحیوں کو مذہب کے نام پر مسلمانوں کے خلاف کمزور کیا اور مجبور و مناسب موقع کا انتظار کرتے رہے۔

انہوں نے یہ سازش اس لیے کی تھی کہ ملکی حکومت نے ارمینیا، قویہ اور ایشیائے ترکستان کے ان تمام علاقوں کو فتح کر لیا تھا جو بلادِ روم کے نام سے مشہور تھے۔ یوں، روم کی بازنطینی (شرقی) سلطنت کا جو رگ کل ہوسٹ کا تھا اور رومیوں کے پاس صرف قسطنطنیہ اور اس کے گرد و نواح کے علاقے باقی رہ گئے تھے۔

اسی سازشی منصوبے کے ماتحت مسلمانوں کی مسابہ سبکی سلطنتیں مناسب موقع کی منتظر رہیں جب انہوں نے دیکھا کہ ملکہ ثمود کی دستبرد و مستحکم سلطنت کمزور ہو گئی ہے اور کوئی مضبوط مرکزی حکومت مسلمانوں کی باقی نہیں رہی ہے تو ہاپانے، روم اور اس کے مسیحی پادروں نے یہ پوپ کی ابھرتی ہوئی بیانی سلطنتوں کو اس بات پر درغہ کیا کہ وہ شام و فلسطین میں عیسائیوں کے مذہبی اور تہذیبی مقامات پر قبضہ کر لیں اور بیت المقدس کو فتح کر کے مسلمانوں کو نکال دیں۔

**صلیبی جنگیں**۔ ان مذہبی چٹھانوں کے اور غلٹانے سے عرب کے دور دراز علاقوں سے بے شمار سبکی رضا کار اس مذہبی جنگ میں جبراً جبراً صلیب جنگ کے نام سے مشہور ہوئی تھیں۔ جوش و خروش کے ساتھ مصر لینے والے دو کثیر تعداد میں مسلمانوں کے لشکر نے اسے ہار دیا۔ پوپ کے حکم پر مسلمانوں کی صلیب جنگوں کی وجہ سے کمزور ہو گئی تھیں اس لیے ان صلیب پرستوں نے لہایت آسانی کے ساتھ شام کے اہم ساحلی شہروں پر قبضہ کر لیا اور وہاں سے پیش قدمی کرنے کے لیے مضبوط قلعہ قائم کر لیے تھے۔ عرصہ کے بعد انہوں نے بیت المقدس بھی فتح کر لیا۔ وہاں بھی محلیہ مسلمانوں کے خلاف قتل و غارت گاہ کا بازار گرم کرتے رہے۔ پھر یہ صلیب پرست شام و فلسطین کے علاوہ مصر، لیبیا، آفریقہ کے کئی شہروں پر بھی قابض ہو گئے۔

**مسلمانوں کی نا اہلی**۔ اگر مسلمانوں کی چھوٹی چھوٹی صلیبیں تھیں ہو کر ان کا مقابلہ کرتیں تو ان صلیب پرستوں کا قلعہ قمع کرنا مشکل کام نہ تھا مگر نہایت آسوں کے ساتھ کوہِ پامپا ہے کہ اسلامی ریاستوں میں اس قدر نا اہلی اور خود غرضی چھائی ہوئی تھی کہ وہ اپنا اقتدار کھو کر بے تحاشہ کے لیے خود کو فرنگی صلیب پرستوں کی آغوش میں پلے جاتے تھے اور اپنے حریف کے خلاف خود ان سے فوجی اور مالی مدد مانگ کر لیتے تھے۔ لہذا، اگر ان صلیب پرستوں کا قلعہ نہیں گرتے اور اگر نہ لگتی اور اعلیٰ حکام ان کے چند بہادر حکمران نہ ہوتے تو شام و مصر، مصر، اسیٹیا اور ایشیائے کوچک کی اسلامی سلطنتوں کی مکمل تباہی چھٹی تھی۔

**ذہنی خاندان کے کارنامے**۔ یہ حقیقت ہے کہ ذہنی سلطنت کے بانی عبداللہ بن زہبی نے نہایت شجاعت اور بہادری سے ساتھ ان صلیب پرستوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا اور انہیں لاکھ لاکھ کشتیاں اڑنے کر انہیں ان کے مضبوط قلعہ اور قلعوں سے نکال دیا اس کے بعد اس کے بطل اللہ، فرزندِ نور اللہ بن زہبی نے انہیں مزید شکست دے کر مسلمانوں کی لاش رکھی۔







برائی و فحش کا ہندو اہلوں نے کبھی نہیں نکال دیا تھا۔ شریعت کے گراں تمام خانیقات کی مانت کو مکمل کیا ہے اور جاہل  
خواہی میں اسی کے حوالے دیئے ہیں کیونکہ عارف اکابر بھی اس دور کی سب سے معتبر اور مستند رہے ہیں۔

دورِ اہل سنت یعنی اربعہ و ائمہ کی اس لکھنؤ میں بھی بھٹیوں اور بارگاہی مقامات کے ذمہ داری بہت مختصر تھی۔ وہ  
مقام میں بھی شیخ اور عبادت کی کئی قطعات ہیں، ان کے لیے میں تراویح میں ایک سے دو تک نماز کی تلاوت کرتا، باقی سنتی سے  
گراہم کے اکثر کتب خانوں اور کوائف کے ذخیرہ میں تھی۔ بہر حال میں بھی صرف بولاق کا ذکر ہے۔

بیروت کا نسخہ : فرکار، بیانیہ، جدید اور خوش کے بعد ایک کتب خانہ ہے جسے ایک عہدِ حاضر و ہمت کا چمپا ہوا مستند  
دار اسے بیروت کے دارالانوار السعدانی نے شروع کیا ہے۔ اس کا گاہ بھی زیادہ عمدہ نہیں ہے، یہم کتاب کا متن طبعی جہد  
میں کتب و تصانیف اور اہل علم و ادب کے لیے جو دیکھا جائے ان میں ان کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ بھی بہت سی کتابوں کا ذخیرہ ہے  
اس میں (اشعار) بھی ہے جو اس عہد میں تھیں، یہاں اس کا ذکر نہیں کرتے، یہ بھی ان کے اضافہ و تضافات اور دیگر کی بھی ہیں۔  
بہت حد تک۔

ان تمام چیزوں کے باوجود بیروت کے قریب سے بھی دینی طبع و ادب پر مبنی طائفہ (یا غرض) جو ہے جس  
طرح بولاق کے نسخے میں موجود تھی، یہاں مصحور ہوتا ہے کہ اس کے شریک بھی اس نسخہ بولاق کے علاوہ اور کوئی عمل اور بھی نکال دیتے  
(قلمی نسخہ) نہیں مانتے۔ یہاں اس کے ذکر ہے وہ ان مالی مقامات کو مکمل کرنا اس کا شریک بھی نہیں ہے ان کے علاوہ ان کے دیگر بھی  
نہیں کرنا، کیونکہ میں بہر حال اس کی امداد میں بھی مصروف ہوں۔

تحقیق و تصحیح : ان حالات میں ایک دینی کتاب کا ترجمہ کرنا کسی قدر دشوار کام ہے، اس کا اندازہ اپنی تحقیق کے ساتھ  
میں ہر خط و کتابت کی تصحیح کرتے رہتے ہیں اور ان کے کچھ ایسے نسخے بھی شریعت کے تحت ہیں جتنا چاہیے نہیں اور ترجمہ کرنے کے  
ساتھ اصل متن کی حفاظت و تحفظ بھی کرتے ہیں کہ اس کا خرابی و خالی قبضہ کو مکمل کر لے کے لیے مستند تاریخی کتب کی مدد کرتے ہیں  
کرتی ہیں، کیونکہ کچھ نسخے نہ ہوتے ہیں کہ وہ اسے یہ کرنا ضروری تمام حالات سے بچنے کے لیے ہر مقام پر حاشیہ کے ذریعہ ان  
کی امداد میں مشکل تھی اس لیے جہاں بہت ضرورت تھی اس میں وہ اپنی اہم نے وہ شیخ شہادت کے احکام و روایات کے  
کو پیش کی ہے اور تاریخی کتب کا حوالہ بھی دیا ہے۔

تجلیت و ترتیب : اصل کتاب میں چند طبعی غلطیاں تھیں ان میں جہاں اگر وہ تھے اور نہ طبعی غلطیاں تھے اور نہ  
اوپر مقرر کیے گئے تھے، لہذا ہم نے ہر محقق کے حالات، نصاب، سب کے تحت ترتیب دیئے ہیں اور ہر محقق کے لیے  
جدا جدا جہاں اگر وہ تھے، گونے لایا گئے تھے، سب ذیلی عنوانات کا ذکر کیے ہیں۔ ہر ذیلی عنوان کے تحت ہر  
غلطی و غلطی کے لیے ایک نام کا ذکر کیا گیا اور ہر محقق کا نام اس کے لیے لکھا گیا اور تاریخی مواد کا ذکر کرنے اور وقت کے ملاحظہ  
مطہر کرنے میں بہت ہر غرض میں ہم نے ان سب کو لے کر غلطیوں کی آپس میں اور جامع قبرستان میں طرزِ سرجہ  
لکھا ہے کہ پڑھنے والے کے ذہن میں ایک نظر و دینی واقعہ کا حلیہ قائم ہے۔



عام قیصر ترجمہ۔ مسلمانوں کے اس مایہ ناز مورخ اعظم اور مہرانیات کے ماہر فاضل مصنف امین صدیق کے اس تاریخی شاہکار کا ترجمہ کرنے میں ہم کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں؟ ان کا فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں تاہم یہ حقیقت ہے کہ ہم نے تاریخی واقعات کی سہارے کو اچھی طرح سمجھنے کے بعد قارئین کو نہایت سلیس اور عام فہم زبان میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ لہذا عربی زبان کے عام قاریوں کی طرح ہم نے ترجمہ کو جتناک، مبہم، اور غیر واضح نہیں بنے دیا ہے بلکہ تاریخ اعظم کے خیالات اور تاریخی واقعات کو سزاوارتہ انداز میں چمکھڑا پیش کرنا چاہا ہے اور جوں ضرورت سمجھتی ہوئی وہاں تفسیر کے ذریعے سب غموض کی گئی ہے۔

تکمیل ۱۳۷۵ھ

محبہ عربی کراچی نوری







## باب : اولی

### شام میں ہونے کی سلطنت

ہم بیان کر چکے ہیں کہ سلطنتی سلاطین اپنے اپنے دور میں شام پر کبھی کبھی غلبہ اور سلطان ملک شامہ کا ایک حاکم اسماعیل بن ارمین الخوارزمی نے لیسٹین کی طرف لشکر کشی کی اور اس نے رے اور بیت المقدس کو فتح کر لیا تھا اور وہاں اس نے قاضی حکومت کی خلافت کی جو یک فتح کر کر ہوا، خلافت کے مابین ہوئے علاقہ کو مطلع کر دیا تھا اس کے بعد وہاں نے دمشق کا محاصرہ کیا یہ واقعہ ۳۵۳ھ میں ہوا۔ پھر وہاں بار بار دمشق کا محاصرہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے ۴۵۳ھ میں دمشق پر قبضہ کر لیا پھر وہاں سے دمشق اس نے مصر کی طرف لشکر کشی کی اور اس کا محاصرہ کیا اور وہاں سے لوٹ آیا۔

**فتح دمشق** سلطان اہل اسلامان کی وفات کے بعد اس کا چچا سلطان ملک شامہ ۵۵۳ھ میں تخت نشین ہوا تھا اس نے اپنے بھائی شمس کو شام اور اس سے متعلقہ علاقوں کا حاکم بنادیا تھا اور وہاں سے اس نے ان صوبہ علاقوں کو اپنے قبضہ میں لینے کا اختیار دے دیا تھا لہذا اس نے حلب کی طرف فوج کشی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا اس عرصہ میں مصر کی سپہ سالار بدر الجمالی نے دمشق کے محاصرہ کے لیے اپنی فوجیں بھیج رکھی تھیں، شمس اسماعیل نے قبضہ میں تھا اس نے تاج الدولہ شمس سے اور وہاں حلب کی مدد و لشکر لے کر اس کی مدد کے لیے روانہ ہوا اس نے مصر کی فوجیں دیکھیں اس کے بعد اسماعیل دمشق سے شہر سے شمس کی طاقت کے لیے باہر نکلتا شمس نے اطاعت کرتے ہوئے جیل اور تاخیر پر اسے طاعت کی اور قتل کر دیا اس کے بعد وہ خود دمشق پر قابض ہو گیا یہ واقعات چلے بیان کیے جاتے ہیں۔

**حلب کی جنگ** پھر سلیمان بن قنقش نے شہر حلب پر قبضہ کر لیا اور اس نے مسلم بن خریس و قنقش کو دیا اور حلب کی طرف فوج کشی کی اور اس شہر پر قبضہ کر لیا جب شمس کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو وہ لشکر لے کر حلب پہنچا اور وہاں سے فریقین میں جنگ ہوئی اور سلیمان بن قنقش جنگ میں مارا گیا۔

سلطان ملک شامہ خود فوج لے کر حلب پہنچا اور شہر فتح کر لیا اور اس کا حاکم اسماعیل بن خلدون کو دیا جو نور الدین بن احمد بن کاہرہ تھا۔

**مشہد لشکر** پھر سلطان ملک شامہ ۵۵۳ھ میں بغداد آیا وہاں اس کے پاس دمشق سے اس کا بھائی تاج الدولہ شمس کا حکم حلب جسم الدولہ اسماعیل بن حاکم، حاکم زہرا بن بچے جب وہ اپنے علاقوں کی طرف نکلے گئے سلطان نے جسم الدولہ اور زہرا بن بچہ کو حکم دیا کہ وہ دونوں جامع الدولہ شمس کے لشکر کے ساتھ شام کے ساحلی علاقوں کو فتح کرنے کے لیے روانہ ہوں اور وہ سب قتل کر مستتر قاضی حاکم کے قبضہ سے مصر کے ملک کو چھوڑ لیں اور وہاں سے قاضی سلطنت کا نام اٹھان نہ دیں۔







جان کی بے پرواہی سے اس نے ملک پر اس سے بھٹ کی اس میں اس صبر و شہادت ہوئی یہ اس کے دایرہ تک پہنچ کر  
 گیا اور کیا تو ملنے کے وہی وقت لے رہا۔

میکر فرقیات اور وہ لوہہ اور اس صبر کے ٹکڑے کے خیر کھوار ہو گئے تھے تاہم وہاں تھیں یہ اس کا کام نہ کرنے کے  
 بعد اس نے وہ بھی فتح کر لیا اور اس میں اس کی حالتیں کو زیر کیا۔ وہ اس کے بعد اس نے حرم اور دربار کے لوگوں کو دلچسپ کرنے کی  
 رحمت کی خبر اجازت کے لیا گیا ہے اس کے ہم ترہیزوں کو ملنے لگا اور وہ اس کے قلعے میں قہر لگا  
 تھے وہاں تھیں ان کی طرف سے کیا وہاں اس کے ساتھ قلعہ اور دربار میں وہ دربار اور دروازوں ہونے پر  
 اور وہ لوگوں کو بچے وہاں سے وہ وہاں لایا، ان کے ایک مہنگا کو اس کی وادہ بہت کا، بال اس کے پاس تھا۔

بر کیا رقی کو شکست اس زمانے کے وہی راجہ تھے جن کے ہم ترہیزوں میں مرہ و۔ وہ جلد مرہ کو گرفتاری سے  
 مقیم ہو چکا اور وہاں سے نہایت دور کے قریب بھی لایا اور اس میں سلطان شمس کے غلاموں سے اس پر غلبہ ہوا اور اس کے  
 اس کے پاس اس کے ساتھ گشت رانی اور وہاں پہنچنے کی طرف سے بھاگ گیا۔

سلطان شمس نے یہ سن کر بہت ہی غصہ کیا اور وہاں پہنچنے کی طرف سے بھاگ گیا۔  
 اس کے ساتھ وہاں تھیں کے لئے وہی راجہ تھے جن کے ہم ترہیزوں میں مرہ و۔ وہ جلد مرہ کو گرفتاری سے  
 مقیم ہو چکا اور وہاں سے نہایت دور کے قریب بھی لایا اور اس میں سلطان شمس کے غلاموں سے اس پر غلبہ ہوا اور اس کے  
 اس کے پاس اس کے ساتھ گشت رانی اور وہاں پہنچنے کی طرف سے بھاگ گیا۔

سلطان شمس کا قتل۔ جب برکھ راجہ اپنے بچے سلطان شمس سے شہت لیا کہ اس کی طرف سے بھاگ گیا تو سلطان محمود  
 اس کے ارکان کو اس کے لئے اسے تیار کر دیا اور وہ اس کے قتل کے بارے میں منظور ہے۔ اس کے بعد چار یا پندرہ ہزار  
 سلطان محمود کے حکم سے اسے شہت لیا اور وہاں پہنچنے کی طرف سے بھاگ گیا۔

سلطان محمود کے لئے اسے تیار کر دیا اور وہ اس کے قتل کے بارے میں منظور ہے۔ اس کے بعد چار یا پندرہ ہزار  
 سلطان محمود کے حکم سے اسے شہت لیا اور وہاں پہنچنے کی طرف سے بھاگ گیا۔

رضوان بن شمس کا عہد حکومت۔ جب سلطان شمس غلبہ سے روانہ ہوا تو اس نے اپنے ایک ہم من بنی  
 خود کو اس کے پاس لایا اور وہاں پہنچنے کی طرف سے بھاگ گیا۔















دارن میں غلاموں سے بچم۔  
 کہ چونکہ مغربین نے جو فوجی والدہ سے مراد لی کر رکھی ہے۔ اس لیے وہ دکان کے لائے کی طرف اس فی دکانی کی وجہ سے  
 زیادہ روکی ہے چنانچہ وہ (مغربین) اکثر کو بھٹکی سے بھٹکی کی طرف راہ نظر ۱۹۱۳ء میں جن بھٹکی ہو گئی۔ وہ اس کے  
 ساتھ بھرے کا جامہ پہنیں جس کی شکل ملیا۔ ان دونوں نے فوجی امور کے لیے فرنگیوں کے دوشہ دستہ بھی بھجوا دیے تھے۔  
 اس نے ان سے امداد کو لیا جس نے پورا نہیں کیا۔ اس لیے تمام شہر یہ پہنچا اور اس پر قبضہ کر دیا۔

مغربین کی خود مختاری: ایک دوسری روایت یہ ہے کہ جب تلالی مغربین نے کوئٹہ روانہ ہوا تو وہ اپنے تعلقوں کی طرف  
 چلے گئے اور وہاں رہنے لگا۔ اس سے پہلے میں مغربین کا فوجی سٹیشن سٹیشن کو تمام بنا کر اس کے ساتھ ایک چڑھانے کا اور  
 اس کے بجائے غریبوں کے لئے ایک پختہ خان گھر بنایا کے ساتھ اچھا اسلوب تعمیر کیا جس کی خدمت کا ضروری۔

فرنگیوں کی شکست: فرنگیوں کو ایک فوجی دستہ دمشق سے قریب پہنچ گیا تھا جس نے دمشق پہنچ کر ایک نئی شروع کر  
 دی تھی اس لیے مغربین نے اپنی فوج کو کھینچ لیا اور اس کے مقابلے کے لیے پہنچا۔ یہاں مقدس اور عسکری فوجی ساتھ بھی اس  
 کو روکنے کے لیے فوج لے کر پہنچی۔ مغربین نے ان فرنگیوں سے جنگ کی اور انہیں اس کے قلعہ میں محصور کر دیا۔ پھر اس قلعہ کا  
 محاصرہ کر کے اس پر براہ دشمنی قبضہ کر لیا اور اس کا حصہ کر کے اس کی ایک جماعت وغیرہ بنایا۔ پھر دمشق فتح کیا اور  
 باوجود اس کے۔

فرنگیوں نے قلعہ کے ایک کونے پر قبضہ کر لیا تھا لہذا مغربین اس کو ان کے لئے لڑنے سے چھڑانے سے یہ فوج  
 لے کر پہنچا اور ان کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور وہاں سے فرنگی باشندوں کو ہٹا کر اس کو ویران کر دیا۔

جگر مس کے خلاف جنگ: طلب کے نام سے وہاں سے بھی فرنگیوں کی سرکوبی کا ارادہ کیا اور گرد و نواح کے حکام کو  
 اس مقصد کے لیے بلایا۔ چنانچہ ابو الغازی بن دحق و دہلی بن اور سلطان مشہور و اپنے لیے اس کے پاس آئے۔ اس  
 مسئلہ کے نام جگر مس کا نام دیا اور فرنگیوں کو کہہ دیا۔ ابو الغازی نے اسے مشہور دیا کہ وہ جگر مس کے علاقے کی طرف  
 جاتے ہیں اسے فوجی اور مالی امداد ملے گی۔ اس نے بھی اس کی تائید کی۔ چنانچہ وہ سب ماہ رمضان ۱۲۱۳ء میں  
 کے علاقے کی طرف بڑھے اور اس کا محاصرہ کر دیا۔ وہاں جگر مس کی طرف سے اور وہ مقرر تھے۔ یہ محاصرہ بہت شدید ہوتا  
 آیا اور ابھی بن اور سلطان دشمن کی طرف سے ایک تیرگئے سے زخمی ہو گیا۔ اس لیے وہ اپنے علاقے کی طرف لوٹ کر  
 رہائی مسئلہ کی طرف چلے گئے۔

صلح کی تجویز: جگر مس نے مجبورے باہر پڑاؤ ڈالا کہ وہ اور وہ جنگ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ ۱۲۱۴ء میں اس نے فوج کے  
 سرداروں سے خط لکھا کہ اسے اور انہیں دھواں کے خلاف بڑھایا اور اس نے ساتھ ساتھ کو بھی یہ قسم دیا کہ وہ اس سے صلح  
 طاعت کا اعلان کریں اور اس سے صلح کریں۔

اس نے دھواں کو بھی اسی قسم کا پتہ دیا۔ یہ وعدہ کیا کہ انہیں ساتھ دھواں ضرورت الہی ہے اس لیے اسے اس سے  
 کو بڑھایا اور غازی کو گرفتار کر لیا جاتے۔







[illegible]

دوسری روایت: ایک روایت یہ ہے کہ اصحابِ واحد اور غلامِ طلبہ نے جتنے دیکھ لیا۔ یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ کونسی روایت ہے۔

جسے از اسبابِ حق تعالیٰ فرمایا کہ ۔ کہ جو شخص نے اس بارے میں کچھ نہ کیا ۔

سچ اور سچے باشندے وہ ہیں۔ کوئی نہ کہے اور نہ ہی وہی نہ کہے اور نہ ہی وہی نہ کہے۔

[illegible][illegible]

**ظفر کھین کی شکست۔** پھر اردن سے میں ظفر کھین نے طبرہ کی طرف بھاگ نکلی تھی۔۔۔ اس نرنگی ماحول میں وہ کبھی نہ آئی۔ پچاس ہزار سال پہلے اس کا جنگی مقابلہ ہوا۔ شروں میں مسلمانوں کو شکست ہوئی۔ آخر کار ظفر کھین۔۔۔ یہ ان میں آخر کار اس نے مسلمانوں کو فیتہ دلائی تو انہوں نے ضرورت معلوم کیا جس کے بعد ظفر کھین کو شکست ہوئی وہ بدلتا ہوا (ظفر کھین) دیکھ کر کہتا ہے کہ ظفر کھین نے اسے اور وہ ظفر کھین نے اسے کی پشیمانی کی طرف بھاگ اس نے اسے کہہ دیا کہ وہ ظفر کھین نے اسے اپنے ساتھ سے نہیں لے کر آیا۔ باقی قیدیوں کو بعد از چھ ماہ اس کے بعد ظفر کھین اور بدلتا ویز نے۔۔۔ دوسری بار سال کے بعد۔۔۔

غزوہ بدر جلد: ۱ اسی ماہ میں قرآن مجید میں نزول ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ کہے گا وہ سچا ہے۔







سیدنا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 مکر کے کی تیاریاں کریں۔  
 دلی اور خاندانِ عباسیہ کو

سودو و کا قتل۔ اس اثنا میں سودو و طفرکین کے پاس دشمنی کیا تاکہ ان درہائی مدت میں صرف وہاں رہے۔ دہ  
 نے پہا جسہ وہاں نہ تھا تو نماز کے بعد فرق باطنی کے ایک شخص نے اس پر ہزارے سے تھک کر دیا جس کے نتیجے میں وہ  
 ان کے آخری حصہ میں فوت ہو گیا۔ اس کے قتل کا ملزم طفرکین کو کر دیا گیا۔ تاہم سلطان محمد نے اس کے بعد دوسل سودو و کو کم  
 قسطنطنیہ کو مقرر کیا۔ اس نے قسطنطنیہ کے حاکم یاز بن ابی العازی اور اس کے والد کو قتل کر دیا۔

بنو امیہ کی مکر کا حوالہ۔ بنو امیہ کے مکر کے حوالہ سے لے آئے اور اسے شکست دے کر کیا: کو اس کی قید سے بچا  
 لیا۔ ان کا باپ اور والدہ زنی وہاں سے نکل کر دمشق کے حاکم طفرکین کے پاس پہنچ گیا اور وہاں رہنے لگا۔  
 طفرکین سلطان محمد سے تاراج تھا کہ اس نے اس پر دوا کے قتل کا اصرار کیا تھا اس لیے اس نے اس کا کیکر کے  
 حاکم کے پاس بھیج دیا تاہم سید اور انہوں نے ان کی والدہ کا مدد کر لیا۔

ابو العازی کی گرفتاری۔ ابو العازی نے دیا۔ مکر کے ملای کا قصہ یہاں: ہمارے حصہ کے مذکورہ قح جان۔ بنو قریبہ نے  
 گرفتار کر لیا: اور قید کر لیا۔ جب طفرکین اس کو چھلانے کے لیے آئے تو قریبہ نے حلف اعلان کیا کہ اگر طفرکین اپنے ملک  
 نہیں آجائے گا تو وہ اسے قتل کر دے گا۔ یہ بعد اسے شکست دے کا نظارہ کر دیا تاکہ وہ اسے آکر لے جائے مگر  
 اس کے نتیجے میں دیر ہو گئی تو طفرکین وہاں سے چلا گیا۔

جہاد کا حکم۔ بھر سلطان محمد نے تمام فوجوں کو فوجی سپہ سالار کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے بھیجا۔ اس نے پہلے دیا کہ اس  
 جنگ کی ابتدا طفرکین اور ابو العازی کے ساتھ ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ دونوں جہاد میں باہر تھانہ شہر روانہ ہوئے۔ ان  
 فوجوں نے ہراول دے کر حاکم ہراول برحق ابن برحق کی فوج بھیج دی۔ جب وہ سب پہنچے تو انہوں نے اس کے افسر ہراول اذوم  
 اور ہراول دے کے سردار شمس الخو اس کو پیغام بگولا کیا کہ وہ وہاں سے چھ جائیں۔ انہوں نے اس کے غیبت میں سالانہ  
 کے خلاف بھی پیش کیا۔ ان دونوں سرداروں نے طفرکین اور ابو العازی کو طلب کیا چنانچہ جب وہ وہاں پہنچے تو اہل حاکم  
 نے صلح کرنے سے انکار کر دیا اور مقابلہ کے لیے تیار ہو گئے۔

فتح حاکم۔ یہ صورت حال دیکھ کر (سلطان) لشکر لے کر ہراول برحق سے شریف آبادی طرف فوج بھیجی کی جو طفرکین کا مدد تھا۔  
 اس پر اس نے خود مشیر بقتل کر لیا اور حسین دین ملک وہاں لوٹ آئی۔  
 وہ اس نے تمام شہر سلطان کے حکم کے مطابق فتح کر دیا۔ اس پر امراء مجرتھے وہاں جنگ کرنے میں مستعد  
 کرنے لگے۔

مسلم حکام کی انتقامی۔ ابو العازی طفرکین اور شمس الخو اس میں حصہ لیا تھا۔ پہلے وہ اس کے فوجی حاکم  
 حاکم دینل۔ یہ فوجی امداد کی درخواست کی۔ بھر انہوں نے موسم سرما کے ختم ہوتے تک سب فوجوں کو اور ابو العازی اور دین



پھر سلطان محمد بعد ازاں اس سے پاس غفر کیلین، خانم دمشق کا نائب بھی بنایا اور اس نے سلطان سے فوجی مدد کی درخواست کی، یہ لچرا اس نے اسے دو لاکھ تیرہ ہزار روپے ان کے لیے شہر اور اس کے گردیاں، سیر، قلعہ، دیوار، قلعہ، قلعہ دیں جو۔

انگریزی کا جہاز : آئیے میں یہ بات انگریزوں کی فوج سے بتا دوں گا۔ ان کے بعد وہ جہازوں کو دیکھ کر حیرت میں آجائے گا۔ یہ جہازیں ہوائی سے اتر کر زمین پر اترتی ہیں۔ ان کے انجنوں سے آواز آتی ہے۔ ان کے انجنوں سے آواز آتی ہے۔ ان کے انجنوں سے آواز آتی ہے۔



ساتھ ہی ہندوؤں کے لئے بھی ایک راستہ نکالا۔ اس لیے اس نے مسیح سے اکابر کو دیا اور چھپ چھپ کر سے لوٹ لی۔ پھر اس نے  
 حیدرآباد کے مقام پر مصر کے سپہ سالاروں سے ملاقات کی کیونکہ حاکم مصر نے مصر میں کی روئے پر انہیں قتل کرنے کا حکم دیا  
 تھا اس کے بعد وہ دمشق آئے۔

**جنگ میں شکست**۔ احمد علی خاں نے مصر میں کے ایک مقبوضہ قلعے پر حملہ کیا۔ وہاں کے باشندوں نے انھیں زوال  
 پانے اور فرنگیوں نے اس قلعہ پر قبضہ کر لیا اور ان کے خلاف وہاں کے رہنے والے مصریوں نے اچھے پیچے اور قتل  
 کرنے کے لیے بیٹھ گئے۔ یہ دیکھ کر فرنگی فوجیوں سے مل کر وہاں کے ایک پہاڑ پر چھپ گئے۔ وہاں کے ان کا محاصرہ کیا گیا جب  
 اس کے میں اور مصر میں آئے تو انہوں نے اس سے خط و کتابت کی تاکہ وہ وہاں سے نکل جائیں مگر اس نے انکار کیا کیونکہ  
 اسے تو قتل بھی تھا کہ وہ قتل کا مصیبت کرے گا۔

یہ صورت حال دیکھ کر فرنگیوں نے اپنی ہمت نہ ہاری اور وہاں کے قلعے پر دوبارہ حملہ کیا اور وہاں کے لوگوں سے اسے روکنا  
 نہیں بہت نقصان پہنچایا۔ مگر یہ شکست خوردہ فوج دمشق واپس آگئی۔  
 اس واقعہ کے بعد مصر میں فرنگیوں کا حال حاصل کرنا۔ ان کے لیے مصر احمد علی خاں کی کہ پاس تھی۔ اس نے فرنگیوں کو  
 مدد دینے اور فوج انھیں کرنے کے لیے دو سو روپے سالانہ مصر میں دمشق واپس آئے مگر اس سے پہلے فرنگی فوج ملک کی طرف  
 روانہ ہوئی۔

**دمشق پر حملہ فرنگ**۔ احمد علی خاں نے فرنگیوں کے تمام مقام اور ان کی فوجیں کا مطالعہ کیا اور وہ دمشق کی طرف روانہ ہو  
 گئے۔ اور بہت بھاری فوجیں ان کے ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ مصر میں نے یہ خبر کی تو فرنگیوں کو وہاں سے اپنے اہل و عیال  
 کے لشکر کے سامنے ہیرے ڈال دیے۔ اس سے اپنے فرزند دہریہ دمشق میں اپنا جائیداد منظر کیا اور خود فرنگیوں کے ساتھ سامان  
 کے تو فرنگیوں کو رہا۔ بڑے نقصان کی جگہ آئی جس میں مصر میں نے کھڑے سے تیرہ سو دو مسلمانوں کی ہلاکت ہوئی۔  
 جب مصر میں احمد علی خاں کی فوجیں پیچھے ہٹ کر دمشق کی طرف جانے لگیں تو فرنگیوں کی اور فوج نے ان کو تھوڑا  
 دیا۔

**پیدل فوج کا صفایا**۔ اس وقت میان جنگ میں ترکانوں کی پیدل فوج دہریہ تھی۔ جب فرنگیوں کی پیدل فوج  
 ان کے ساتھ آئی تو ترکان کی پیدل فوج نے اپنے اپنے حصے میں آکر کھینچ کر فرنگیوں کی پیدل فوج پر چڑھ کر ان کے ساتھ  
 نہایت سخت قتل کیا۔ انہیں مارا اور ان کے خون کی گولیوں کو بے پروا اس کے بعد وہ بہت سامان تھوڑا حاصل کر کے فرج  
 باب ہو کر دمشق واپس آئے۔

فرنگیوں کی فوج جب ناکام ہو کر لوٹی تو انہوں نے اپنے پیچھے کالی دیکھی۔ ان کا سردار وصال ان کا چکا تھا اور  
 ان کی پیدل فوج مرنے لگی تھی۔ یہ خبر سن کر آپد عرب و عرب کر رہا تھا۔

**پوری کا عہد حکومت**۔ اس واقعہ کے بعد دمشق کے ساتھ مصر میں نے اپنا سفر و سیر میں وقتا پائی۔ وہ تاج بہ واد  
 کش کو آزاد کر دیا غلام تھا۔ جسے میرزا آغا پندرہ سو روپے سالانہ تھا۔ اس کا تہ لکھنؤ میں تھا۔ جب اس کی وفات







الملك نے جس نے اسے قید کر لیا اور اسے قادیان میں رکھی کے پاس بھیج دیا۔ اس کے ساتھ چند افراد بھی قیدی تھے۔ ان سب کو قادیان میں رکھی کے پاس بھیج دیا گیا۔ اس ملک پر قادیان میں پان کا نام پڑھا۔

زنگی کا حسن سلوک جب وہ قادیان میں رکھی کے پاس پہنچا تو اسے اندیشہ کے خلاف قادیان میں رکھی نے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور اس کی تمام ضرورتوں کو پورا کیا۔ قادیان میں رہنے کے دوران میں اس کی تلاش میں قادیان میں رکھی نے اس کے بارے میں سنائی کہ قادیان میں رہنے کے دوران میں اس کو کچھ دیا گیا۔

پوری کی وفات کے بعد میں فرقہ دھندلی ایک مدت سے قادیان میں رہ رہی تھیں۔ قادیان میں رہنے کے دوران میں اس کے بارے میں سنائی کہ قادیان میں رہنے کے دوران میں اس کو کچھ دیا گیا۔

دشمن کے نئے تقاضات اس کے بعد اس کا فرزند اور وہی جہد شمس الملک اسے قادیان میں رہنے کے دوران میں اس کے بارے میں سنائی کہ قادیان میں رہنے کے دوران میں اس کو کچھ دیا گیا۔

شمس الملک کا عہد حکومت اس کے بعد اس کا فرزند شمس الملک اسے قادیان میں رہنے کے دوران میں اس کے بارے میں سنائی کہ قادیان میں رہنے کے دوران میں اس کو کچھ دیا گیا۔

عسلیب پرستوں کی سرکوبی قادیان میں رہنے کے دوران میں اس کے بارے میں سنائی کہ قادیان میں رہنے کے دوران میں اس کو کچھ دیا گیا۔

فتح حماق قادیان میں رہنے کے دوران میں اس کے بارے میں سنائی کہ قادیان میں رہنے کے دوران میں اس کو کچھ دیا گیا۔

قادیان میں رہنے کے دوران میں اس کے بارے میں سنائی کہ قادیان میں رہنے کے دوران میں اس کو کچھ دیا گیا۔











۹۔ فتح اللہ علیٰ مصر ص ۱۰۰  
کہ وہ چھپا کر ڈال دے۔ مگر اس نے اپنی ٹھیک کہی۔ اس پر شہر کا محاصرہ کیا گیا جس کا زبردست مقابلہ کیا گیا۔ نیزہ وہاں  
مائل بادشاہ کے آخر میں وہاں سے چلا گیا۔

۱۰۔ بارہ محاصرہ۔ پھر وہ ۱۱۵۵ھ میں ایک۔ نئے زردنواح میں پہنچا تو حاکم دمشق کے ایک قصبہ الحوالہ کے چشموں نے  
چھپوڑا لیا۔ چہرہ ہاں سے وہ بارہ قصبہ چھپا کر اس کا محاصرہ کر لیا۔

شہزادہ روم کے حملے۔ اس واقعہ میں شاہ روم طلب پہنچا اس نے فرنگی فوجوں کو بلوا کر بہت سے (مسلمانوں کے) غلوں  
پر قبضہ کر لیا۔ جن میں سے ایک زبیر اور گل کہ ان کے قلعہ کی مثال تھے۔ اس نے ان کے محاصرہ بھی کیا تھا۔ اس کے بعد شہزادہ  
روم واپس چلا گیا۔

زنگی کا نکاح۔ محمد اللہ بن زنگی نے شہینشاہ روم کے معصوم کے زور ان معصوم سے محاصرہ کیا تھا۔ مگر جب شاہ روم واپس  
چلا آیا تو اس نے وہ بارہ جنگ شروع کر دی۔ اس واقعہ میں اس نے حاکم دمشق شہاب الدین محمود کو یہ پتہ بھیجا کہ وہ اس  
سے اپنی والدہ و بہن خاتون بنت جاولی کا نکاح کر لے۔ اس سے اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ اس بھانجے سے دمشق چلا کر  
سکے گا۔ شہاب الدین محمود نے اپنی والدہ و کائنات محمد اللہ بن زنگی سے کہا کہ اگر دمشق پر قبضہ کرنے کی آرزو پوری نہیں  
ہو سکی۔ اپنی معصوم اور اس کا گھرانہ کے سرکردہ کر دیا گیا۔ سرحد خاتون کو ماہ رمضان میں اسی سال اس کے پاس رخصت  
کر دیا گیا۔

شہاب الدین کا قتل۔ شہاب الدین محمود حاکم دمشق کو جس کی خواب بچہ شہزادہ شہاب الدین بن محمود میں اس کے تین  
آزاد کردہ غلاموں نے اپنا قبضہ کر لیا اور وہ بھاگ گئے۔ ان میں سے ایک کا نکل اور باقی دو گرفتار کر لیے گئے۔

بحال الدین محمد کی تخت نشینی۔ اس کے قتل کے بعد معین الدین ابن نے اس کے بھائی جمال الدین بن محمود کی وجہ  
مطلبہ حاکم خوارزم شہر سیلی۔ وہ بہت رحمت کے ساتھ اپنی فوج اور اراکین سلطنت کو لے کر دمشق پہنچا اور وہیں حاکم بھی  
گیا۔ اس نے بھیک کی حکومت اور اس کا انتظام سلطنت اپنے ہر امجد کے ذرا کردہ غلام معین الدین ابن کے سپرد کیا۔ اس  
طریقہ اس کے تمام امور سلطنت پر متبوع تھے۔

اشخاص کا رد و آئی۔ جب شہاب الدین بن محمود نے قتل کی خبر اس کی والدہ خاتون کو طلب میں موصول ہوئی تو وہ بہت  
پریشان ہوئی۔ اس نے اپنے شہزادہ شہاب الدین بن زنگی کو پھر بھیجی جو اس وقت جزیرہ بحر قزحہ میں تھی والدہ نے زنگی کو  
اس کے لینے کو انتظام لینے پر آمادہ کیا۔

محمد اللہ بن زنگی یہ خبر سنی کہ دمشق کی طرف روانہ ہوا۔ اور دمشق کا محاصرہ کرنے کی تیاری کی پھر وہ طلبہ کی طرف  
روانہ ہوا جہاں حاکم معین الدین ابن ابڑ تھا۔ اس سے پیشتر شہزادہ الدین زنگی نے چوہدرہ طلبہ پر اس کی طرف مائل و اولاد بھیجی تھی  
تاکہ وہ دمشق پر سے قبضہ کر لے مگر انہوں نے ایسے نہیں کیے۔



چراغِ ہدیہ، اسے بغیر کسی شہرِ حلیک و فیروزہ ہاں زبردست جنگ کا آئینہ بن گیا۔ اور اس کے خلاف فتحیہاں نصب کردہ تین ہاکو شہر والے جھیل روڈل دیں۔ آخر کار اس نے ۳۳۳ھ میں شہر پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت بھی ایک ڈوئی دستہ تک کسی حصہ و رہا نہ کر سکے۔ اگر انہوں نے بھی تھیلے رکھ دیے۔ پھر انہیں قتل کر دیا گیا۔ اس نے وہاں کے دوسرے باشندوں کو بھی قتل کر دیا۔

**شامی فوج کی شکست** پھر وہ دمشق روانہ ہوا اور وہاں کے حاکم کو بیٹا ویاک و شہر اس کے حوالے کر دے اور وہاں کی حکومت سے متبردار نہ جائے۔ مگر وہ اس کی بات ماننے پر تیار نہیں ہوا۔ لڑائی نے اس کے بدلے میں دوسرے مقام کی حکومت لینے کا بھی وعدہ کیا۔ پھر وہ اس کے لیے بھی تیار نہیں ہوا۔

لہذا وہ فوج لے کر آئے جو صحرارہ پار کیا کے حصار پر اس نے ۱۹۱۰ھ اور ۱۵ مارچ ۳۳۵ھ میں ہوا۔ دمشق کی فوجیں اس کے متحمل نہ کیے۔ بلکہ باہر نکلتی تو لڑائی نے اس پر فتح حاصل کی اور انہیں شکست دے دی۔ پھر وہ صحرارہ کی طرف بھاگے اور وہاں بھی دوبارہ جنگ کر کے شام کی فوجوں کو دوبارہ شکست دی۔ پھر اس نے دس دن کے لیے جنگ بند کر دی۔ اب فریقین کے درمیان کا صلہ دیا جاتا ہے۔ پھر اس نے کہے کہ حاکم دمشق کو تین شہر کے بدلے میں جنگ باندھ دیا۔ وہاں آتے ہوئے پھر کر کے دے دیا جائے گا۔

حاکم دمشق کے ساتھیوں نے اسے یہ شرط قبول کرنے سے روک دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لڑائی نے دوبارہ جنگ شروع کر دی اور دھرم کا حصار دھت کر دیا۔

**جمال الدین محمد کی وفات** ابھی حوالہ دینا تھا۔ نے دمشق کا حصار توڑ دیا اور موافقت کی سلسلہ چھوٹی ہوئی تھی کہ جمال الدین محمد بنی ہوری حاکم دمشق ۳۳۴ھ میں انتقال ہو گیا۔ لڑائی نے یہ خیال بنایا کہ اب دمشق کے حکام دوسرے لشکر و سپاہیوں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ اس لیے اس نے جنگ اور حصار کو ختم کر دیا۔

**محمد الدین ابنی کی حکومت** پھر دمشق کے حصار نے بہت فتنے پام کی انہوں نے جمال الدین محمد کے بعد اس کے فرزند محمد الدین ابنی کو حکومت پر حاکم بنایا۔ اس کا سر پرست معین الدین ابنی مقرر ہوا۔ اور وہی سر پرست سلاطین کا علاقہ رکھ کر انہیں تسلیم دیا۔

معین الدین ابنی نے فرقی فریقوں سے لڑائی کے خلاف جنگ میں مدد طلب کی۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ فوجی مدد کے صلے میں دشمن کے علاقہ کا شام کا حصار نہ کرے گا۔ اسے سچ کرنے کے بعد فوجوں کے حوالے کر دے گا۔ فریقوں نے اس کی بات مان لی۔ کیونکہ انہیں اندیشہ تھا کہ اگر معین الدین ابنی نے لڑائی شروع کر لی تو وہاں کے مخالف جنگ کرنے کا۔

**فرنگیوں کی سازش** معین الدین ابنی نے لڑائی کو جب اس سازش کا علم ہوا تو اس سے پہلے کہ لڑائی فریقوں کی فوجوں کی مدد کو پہنچیں و دشمن کے فرنگیوں کی طرف روانہ ہو گیا اور جو دن کے حوالے میں اسی سال کے ماہ رمضان میں اس نے ۱۰۱۰ھ فرقی فریقوں اس کا تہ لہ کرنے سے بچ گیا۔ اس اور اپنے شہریوں سے باہر نہیں نکلتا۔ اس لیے فرقی فریقوں کے بعد



داریناں ملے ہر نام  
 بادشاہی کی دشمنی کا عاصدہ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ اس نے دمشق کے مصافحات میں مرج اور غوطہ کے دیہاتوں کو تخریب  
 آتش کیا اور اس کے بعد وہ اپنے شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔

شہر صلیبیوں کے حوالے فرنگی فوجیں اس کے درج کرنے کے بعد دمشق پہنچ گئیں اور صلیب الدین ابراہیم (ابن ابی العزیز) پر  
 کرنے کے لئے بازگئی کے علاقہ کا شائق کو فتح کرنے کے لئے ان کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ اس نے اسے فرنگیوں کے حوالے  
 کرنے کا معاہدہ کیا تھا۔

قاسم کے حاکم نے شہر سر پر حملہ کیا تھا واپسی پر اس کی خدمت میں اٹاک کے حاکم سے ہوئی جو فوج لے کر اپنے  
 رقیب حاکم دمشق کو فوجی کمک پہنچانے کے لئے دمشق جا رہا تھا (لہذا دونوں میں جنگ ہوئی) اور حاکم قاسم ہوا اس کے  
 ساتھ کی فوجیں امدادی گئیں اور جو باقی فوجیں انہوں نے قاسم کی طرف بھاگ کر پڑا دی۔  
 اس وقت کے بعد باہر صلیب الدین ابراہیم نے فرنگیوں کو اپنے پاس لے کر اسے فتح کر کے فرنگی فوجوں کے حوالے کیا۔

فرنگی کا شدید حملہ جب دمشق کو یہ خبر ملی تو اس نے دمشق کی طرف کوچ کیا۔ اس نے اپنی فوج کے عقب حصے حوران اور  
 دمشق کے مصافحات پر حملہ کرنے کے لئے بھیجے اور خود مع دوسرے دمشق پہنچ کر اس نے وہاں اچانک حملہ کر دیا دمشق کی  
 فوجیں اس کا مقابلہ کے لئے نکلیں۔ اس نے سارے دن جنگ کی۔ اس کے بعد مرج رہے کی طرف ہٹ گیا اور وہاں دواچے  
 فوجی دستوں کا ہتھیار کرنے لگا۔ چند روز قیام فوجیں بہت مایوس ہو گئیں۔ اس کے پاس بھیجیں۔ اس کے بعد دواچے  
 شہر کی طرف ہٹا۔

جرمنی کے شہنشاہ کا شدید حملہ جب فرنگی فوجوں نے شام کے ساحلی علاقوں کو فتح کیا تو یورپ کے ہر ملک کے  
 لوگ مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کے لئے پہنچنے لگے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ یہ لوگ اپنے دشمن کے مقابلے میں تیار ہیں۔  
 چنانچہ ۱۲۴۴ء میں جرمنی کے شہنشاہ نے ایک لشکر جرار کے ساتھ مسلمانوں کو کمک کا قصد کیا۔ اس کی فوج کی تعداد  
 بہت زیادہ تھی اس کے علاوہ مازد سامان اور مال دولت کی بہت فراوانی تھی۔ اس لئے ان کی فتح و نصرت کے بارے میں  
 کسی قسم کا شک و شبہ نہ تھا۔

جب یہ لشکر جرار شام پہنچا تو وہاں کی تمام فرنگی فوجیں ان کے ساتھ شامل ہو گئیں اور ہتھیار کے قیام کو کم کا انتظام  
 کرنے لگیں۔ اس نے تمام فرنگی فوجوں کو حکم دیا کہ وہ دمشق کی طرف کوچ کریں۔ لہذا وہ ۱۲۴۵ء میں دمشق پہنچ گئیں اور  
 اس شہر کا محاصرہ کر لیا۔

صلیب الدین ابراہیم نے اس کی مدد کے ساتھ ان فرنگی فوجوں کے ساتھ ساتھ کر رہا تھا اور غارتگری اور لooting کا کام  
 محمد بن کی جنگ ہوئی۔ مسلمانوں نے نہایت صبر و استقلال کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا۔ تاہم انہیں کافی جنگی نقصان  
 برداشت کرنا پڑا۔

یوسف مغربی کی شہادت اسی جنگ میں مشہور عالم و زاہد پیر الدین یوسف اللہ لاہ البغدادی شہید ہوئے۔



الدین اترنے ان سے اور خواست کی تھی کہ وہ اپنے ہاتھ چرنی کی وجہ سے وہیں چلے جائیں۔ مگر انہوں نے فرمایا: میں نے (اپنی جان) فروخت کر دی ہے اور میں (وہ تعالیٰ) نے اسے فروغ دیا ہے اس لئے میں یہ سودا اچھا نہیں کروں گا۔ جس میں بہادری کا خم دیا گیا ہے۔<sup>۱</sup>

چنانچہ جب موصوف جنگ کے لئے آگے بڑھے اور دانش سے نصف فرسخ پر اسے کے مقام پر شہید ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد بھی شہید ہوئے۔ جس سے فرنگی خوجوں کو غلبہ حاصل ہوا اور شہنشاہ جرمی سپہ سالار انہیں بھیجے گئے۔

علاء الدین زنگی کی وفات: اس سے چند روز قبل کے حاکم علاء الدین زنگی کا یہ وہ جس میں انتقال ہو گیا تھا اس کی وفات کے بعد اس کا ایک فرزند سیف الدین عازنی موصول کا دامہ بہہ اور دوسرا فرزند نور الدین محمود طلب کا حاکم ہوا۔

مسلمانوں کا متحدہ مقابلہ: یمنین الدین اترنے موصول کے حکم سیف الدین عازنی سے فوجی امداد طلب کی۔ لہذا وہ اپنے بھائی نور الدین کے ساتھ فوج لے کر روانہ ہوا۔ جب جس کے شہر کے پاس پہنچا تو فرنگیوں کو جنگ کا اعلیٰ علم پہنچا۔ لہذا وہ اس کے ساتھ بھی جنگ کرنے پر مجبور ہوئے۔ اس طرح ان کا جنگی ساز و سامان اور تعداد و حصوں میں تقسیم ہونے لگی۔

اس انکار میں یمنین الدین اترنے بھی جرمن فوجوں کو پیغام بھیجا کہ وہ شہر شام شرق یعنی حاکم موصول سے پروردگار میں۔ اس نے پیغام میں خیم فرنگی فوجوں کو بھی ایک پیغام بھیج دیا جس میں انہیں خبردار کیا گیا تھا کہ جب شہنشاہ جرمی دمشق سے فوج کر لے گا تو وہ اس کے ساتھ ترم میں نہیں روکیں گے۔ اس نے ان سے یہ وعدہ بھی کیا کہ اگر وہ وہیں چلے جائے گا تو وہ انہیں کا شام کا قلعہ دے گا۔

وہیں پیغام کے بعد وہ جرمی کے شہنشاہ کے پاس گئے اور اسے حاکم موصول کے قلعوں سے آگاہ کیا اور بتایا کہ وہ دشمنی پر قبضہ کرے گا۔

جرمی کے شہنشاہ کی واپسی: یہ وہی سن کہ وہ اس شہر سے فوج کر گئی اور یمنین الدین اترنے حسب وعدہ انہیں کا شام کا قلعہ دے دیا۔ جرمی کا شہنشاہ مسترد پاراچھائی شال مغرب میں اپنے ملک واپس چلا گیا۔

یمنین الدین اتر جرمن فوجوں کے کھمروں کے ملحق کے ایک سال بعد ۱۲۱۵ء میں فوت ہو گیا۔ وہ سلطنت آئی کا بہت بڑا سیاست دان تھا۔

مغلیں سلطنت کا خاتمہ: موصول کا حکم سیف الدین ۱۲۱۳ء میں فوت ہو گیا۔ اور اس کے بعد اس کا بیٹا قسب الدین حاکم ہوا اور نور الدین محمود طلب اور اس کے مصداقہ کا حاکم برتر اور رہا۔



نور الدین محمود دمشقی کی طرح نور الدین محمد بن محمود سے ہم درگاہا جاتا تھا۔ اس عمر میں یہ اتفاق پیش آیا کہ فرنگیوں نے

فائل ملکات کے قبضے سے سہمخانہ طاقو چھین لیا۔ یہ حکم دیا کہ وہاں سے جو ہاتھی و گھوڑے و اونٹیں و بکریاں و

فرنگیوں کے خطرات قرار دے کر محمود سلطان کے فائل کوان سے ہاتھی نہیں لے سکتے تھے کیونکہ اس کے دربار میں دمشق حاکم تھا پھر ان فرنگیوں کے جو صلے اس قدر دے جو کہ وہ عہد میں کو جمع کرنے کے بعد دمشق کو فتح کرنے کا ارادہ کرنے لگے۔ اسی سبب انہیں نہیں دیا کرتے تھے اور وہ چھین وصول کرنے کے لیے اس علاقے میں آتے تھے اور اپنی زمین مافی کارروائیاں کرتے تھے۔ یہاں پر فرنگی قیدی اپنے وطن مانا جاتے تھے اسے پھر اپنے تھے۔

نور الدین کی سیاست اپنے حالات کی وجہ سے نور الدین محمود بن محمود بن محمود سے متعلقہ محسوس ہوا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اگر وہ دمشق پر تسلط کرے گا تو حاکمہ دمشق فرنگیوں سے نبردوارہ اور اسے حاصل کرے گا۔ اس لیے اس نے حاکمہ دمشق مجاہد بن علی سے ہندوستان کی اطلاع بھیجی کہ اسے اپنے اہل خانہ بھیجے۔ اس نے یہ حکمت عملی اپنی اختیار کی۔ اس نے اسے ان امراء و حکام کے خلاف ایک ایک کر کے بڑا کارنامہ کرنا دیا۔ جو اس کی قوت و طاقت کا زیادہ حصہ دے کر اسے فتح کرنا تھا کہ قتل و غصہ نے اسے گھما کر وہ دمشق سے چلے گئے اور اس نے اپنے لیے تیار ہے۔

اسرائیل دمشقی کا قاتل جب مجاہد بن حاکم دمشقی کو اس کے ذریعے کسی ایسے شخص کی سزا دی کہ اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد نور الدین نے دمشق کے حاکم و حاکمہ دمشق کے دربار میں بہت سخت تھا۔ جب مجاہد بن حاکم کے دربار میں اس کی سازش کی اطلاع دی گئی تو اس نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

نور الدین کی فتح و فتح اس عمر میں نور الدین نے دمشق کے لوگوں کے ساتھ انتقام کر کے اسے اپنی طرف ہٹا کر لیا اور وہاں اس کی رعایت کرنے کا وعدہ کر لیا تھا۔ لہذا جب نور الدین نے دمشق کی طرف پیش قدمی کی۔ مجاہد بن حاکم دمشق نے فرنگیوں سے فوجی اور اس کے حلقے میں بھٹک شہر اس کے حوالے کرنے کا وعدہ کیا چنانچہ وہ اپنی مشترک فوج کو انظار کرنے لگے۔ مگر اس سے پہلے نور الدین دمشق پہنچ گیا۔ اس واقع پر ان نور الدین نے اسے سخت کر دی۔ مگر اس نے اس سے ہندوستان بھی۔ انہوں نے شہر کا شہر تو روایہ قبول دیا جس سے نور الدین داخل ہو گیا اور اس نے دمشق پر قبضہ کر لیا۔

آخر کی تمام کی جلا وطنی جبہ اند بن حاکم دمشق نے لکھنؤ میں ہاتھی نور الدین نے بدرجہہ اذیت اسے جس کا شہر اس کے معاشرے میں نہ دیا۔ لہذا وہ وہاں چلا گیا مگر اس کے بعد اس نے جس کے بڑے پاس کا حکم دیا چنانچہ وہ اس پر دستبرد لگس جو وہ روایہ چلا گیا۔ یہاں اس نے حکام کے قریب گھر بنایا اور وہیں فوت ہوا۔

نور الدین محمود دمشقی اور اس کے خاندان پر کا بعض مؤرخین اور اسے اپنی صورت میں مٹا کر لیا۔ یوں شرم و ایران سے خاندان جس کی طرف سے خاتر ہو گیا۔ حقیقت باتی رہنے والے ذات سے صرف خاندان احمدی ہے۔



شجرہ خاندان تھیں

محمد الہ زین اتی

شمس الدین محمد

امین الملک و بی

الفرید

احق الہ تھیں اسپ اور سون

سولہ بن محمد







عہدِ صلح اور سلطان۔ اس کے بعد اس کا فرزند فتح علی اور سلطان اس کا جانشین حاکم ہوا اور دو حکومت کرتا رہا۔ جب ۱۱۰۵ء میں فرنگی فوج نے گڑھام کے سرحدی علاقے کی طرف روانہ ہوئے تو انہوں نے قلعہ کا کاروانہ اختیار کیا۔ دروس کے بادشاہ نے انھیں اپنا دینے پر متحمل ہو کر اس طرف سے تھوڑے تھوڑے کی اجازت دی کہ وہ قلعہ کو فتح کرنے کے بعد باقی کے قلعے میں رہے اور انہوں نے یہ شرط تسلیم کر لی اور قلعہ کی فتح کو دیکھ کر کے دو فتح علی اور سلطان بن سلیمان کے علاقے سے گزرنے کو قلعہ اور سلطان نے فوج کشی کر کے قلعہ کے قریب میں فرنگی فوجوں کا کیمپ لیا۔ فرنگی فوج نے اسے شکست دی اور انہیں جاننا انہوں کے علاقے پہنچ گئے وہاں سے گزرنے کو کہ پہنچے وہاں دھبیہ بن ثانی ایک تعلق حاکم قلعہ کا سرور کے لیے تیار ہو گیا اور انہوں نے قلعہ کو دھبیہ بن ثانی کے پاس دیا جہاں ایک دہانہ اس کے قلعہ کے لیے مسافر گزرنے کا کام کیا اور دوسرے اور اہم بنایا۔

صلیبیوں کی حکومت: ہائیچ پائن سٹیج کے اردو سے تیار اور ہجرت کیا گیا ایک امریکی نے کچا کر کے اردو کیا اور اس کا  
مرکب نر فرنگی بوجھوں کے پاس لے گیا چار فرنگیوں کا ایک حاکم اس شہر پر حکومت کرنے لگا۔  
طلب اور محنت کے کام نے اعلیٰ اعلیٰ کیا اور کے نیچے کچی کرنے کا اردو کیا تھا کر فرنگی فوجوں نے ان سے  
محنت لے لیے خند و کناہت کی اور وہ دیکھا کہ وہ اعلیٰ کے علاوہ وہ کسی مقام پر بقدر نہیں کر ہی کے چتا پھر اس کے اس  
بعد کے بعد انہوں نے اعلیٰ اور ملت کی کر دیا اور وہ ہائیچ پائن کی فوجی وہ کرنے سے قاصر ہے۔

فرنگیوں کے حملے - اس اثنا میں ترکمانی فرمیں عراق کے اردو خان میں حصار ہو گئی تھیں اور کشتیاں بن ملحق نے نس کا باب، اٹھنہ، بھٹہ، سلم، شہر، قضا، اٹھارے کے قریب روٹی خانہ سے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ اسی کے قریب ملحق کے علاقے کو ایک دوسرے ترکمانی سردار نے فتح کر لیا تھا اور اسی کے اردو اٹھنہ کے دوسرے جنگیں ہوئی، اپنی جہیں اس لیے ملحق کے حاکم نے فرنگیوں سے فوجی امداد طلب کی۔ چنانچہ اٹھارے کا ایک فرنگی سردار ۱۷۹۳ء میں پانچ ہزار کا لشکر لے کر پہنچا۔ اپنی اٹھنہ نے اس کا مقابلہ کیا، اور اس فرنگی سردار کو شکست دے کر اسے اسیر بنا لیا۔ اس کے بعد حریف فرنگیوں نے اس کو چھڑانے کے لیے نہیں۔ انہوں نے قضا انکور کے قریب اپنے انظرہ بھی لکھا جاتا ہے۔ جنگ کی اور اسے فتح کر لیں۔ پھر وہ دوسرے



۴۲۲

تھوکر کو فوج کرنے کے لیے روانہ ہوئے جہاں اساتذہ کی بھی داغ بیل تھی۔ انھوں نے اس کھوکھلے گھر کو صاف کر دیا۔ اس عرصہ میں انھیں داغ بیل نے بہت سی فوجیں مل کر لی تھیں اور فوج کی ایک بڑی تعداد کو ایک کیمپ میں چھپا کر جنگ کا آغاز کیا۔ عموماً عرصہ سے بعد کیمپ کا وہ اس کی بہت بڑی فوج تھی اور اس نے پلٹ کر ایسا بڑا دست حمل کیا کہ دشمن کا کوئی قہر بھی نہ پاتا تھا۔

اس کے بعد میں نے پیش قدمی کر کے طلبہ کو فتح کر لیا اور اس کے حاکم کو قیدی بنا لیا۔ اس کے بعد اطلاع کیے سے مزید فوجی فوج آئی اسے بھی اس نے شکست دی۔

**موصول کی جنگیں** موصول راجا رگن پتہ بود کے علاقے کو حاکم ایک سلاوی قبیلہ سلاو تھ اس نے جھٹ کا امراہہ کیا تو سلطان نے موصول اور اس کے مضامعات کا علاقہ جادوی کو دیا اور اپنے سپہ سالار کو قسم دیا کہ وہ فرقہ کو اس ساتھ جہاد کرنے کے لیے روانہ ہو جائیگی چنانچہ جادوی نے راجا بودینہ جہرمس کو جب اس بات کی خبر ملی تو وہ موصول سے ادب کی طرف روانہ ہوا۔ اور ان کے ارامل کے حاکم اور لکھیا، مین، ساسک، انھرونی کے ساتھ معاہدہ کر لیا۔ اس طرح سے جادوی بوزج پہنچ گیا تھا لہذا جہرمس اور پائے د جہرمس کے امرا کے ساتھ ایک معاہدہ کے لیے فوج لے کر پہنچا اور جنگ کی غرض سے جادوی کی فوجوں کو شکست ہوئی اور جہرمس تباہ و برباد کیا گیا۔ جادوی نے اسے قیدی کر لیا۔

**جاوہی سے مقابلہ** جاتی ماند و شکست خورد و فوج موصل پہنچی اور اس نے بکر مس کے بجائے اس کے سفیرین فرزند زنگی کو حاکم بنایا اور اس کے باپ سے آفرین کر کے غلام غزنوی نے سلطنت کا انتظام سنبھالا۔ ظہر اس کے بچے میں تھا اور اس نے فوج میں الہ و دولت اور گھوڑے تقسیم کیے۔ اور جاوہی کا جنگی ستا بلکہ کرنے کے لیے چار ہاں بھلا کر گئیں اور اس نے صدق میں مزید نہ تھی۔ اور دونوں علاقوں کے حاکم کچھ اور سلطان سے فوجی امداد کے لیے علاقہ قنات کی اور ان میں سے ہر ایک سے اس نے یہ امداد کیا کہ جب وہ جاوہی کو ستا بلکہ میں کھستے رہے۔ نیز کے قہورہ انھیں موصل کا حاکم بنادے گا۔

مصدق نے تو اس بے چارے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ اس اثنا میں جو بلی مرسل پہنچی مکیا اور اس نے اس کا کھانا کھالیا۔ اس نے یہ اعلان کیا کہ اگر وہ شہر کو اس کے حوالے نہیں کرے تو جگر میں گولہ کر دے گا۔

جاوڑا کا قہر اور مہم دے اور ان جنونی کے پاس یہ خبر پہنچی کہ قلعہ اور سلطان اچھے فوجیوں کے انحصار سے مقام پر چلے گیا ہے۔ یہ خبر جس کراس نے حوصلہ کا پھسوا دیا اور تاجدار کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔

برقی جادوئی کے کوٹھ کرنے کے بعد وہاں پہلے بھی لکھا تھا۔ اس نے وہاں سے باشندوں کو اطاعت کا پیغام بھیجا مگر انہوں نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے لیے وہ بے ہودہ لڑائی لڑ گیا۔

**مصلحت بر قبضہ**۔ مصلحت کے حاکم و مصلحتان نے فرنگی فوجوں کو مقابلہ کرنے کے لیے چاہی وہی جلاوطن ہو یا تو وہاں کوچ کر گیا۔ اس نے بعد جلاوطنی کی فوجیں برسرِ عمل سے نکلیں۔ انہوں نے نصیحتیں کے مقام پر کھج امر لڑنے کے لیے پہنچ کر اس سے معاہدہ کر لیا اور سے وہ عمل لائے۔ ۱۷۵۷ء میں ماہر چپ گئے اور فرنگی اے اٹا حاکم چلیا۔ پھر کس کار فرما دار اس کے سامنے وہاں سے اٹل







اور ان کے علاوہ حضرت محمدؐ کے قریب پہنچا تو شہزادہ کا حکم اور انجم میں تپیل اپنی فوجی نے کراچی شہر راہ میں آگیا۔ تاہم فتح اور سلطان نے طریقے جنگ جاری رکھنے کا فیصلہ کیا اور اس نے اپنے اس لشکر کو بلایا جس نے قریبوں کے خلاف رومانی کی ہدایت کی۔ چنانچہ وہ اس نے پانچ آگے مگر اس عرصے میں جاہلی نے اس کی فوج کی کھیل تھا اور کو قہر سے سمجھا۔ اس لیے اس سال وہ ذوالقعدہ کے مہینے میں اس نے سلطان کا ہنگامہ شروع کر دیا۔ فتح اور سلطان نے ہر انت خود کو ذیل پر حملہ کیا اور اس کے صحرانہ کو کراہا اس کے مقابلے میں جو وہ نے اپنی فوج سے حملہ کیا۔ پھر چاروں کے دوسرے ساتھیوں نے بھی اس پر حملہ کر کے اسے شکست دے دی۔ فتح اور سلطان نے فرخزادہ و شمر کی وجہ سے اپنے آپ کو باہمی میں ذرا غور کر لیا۔

**موسصل پر قبضہ**۔ آخر کار چوہہ نے موسصل پہنچی کراچی فتح کر لیا اور سلطان محمد کا نام۔ ہر کے غصوں میں وہ بد حال ہو گیا اور اس کے پاس فتح اور سلطان کے فرزند ملک شہزادہ بھی گئے۔ قویہ اور قصہ اور دیگر دینی شہروں میں (موجودہ ترکی) مقبوضات پر اس کا فرزند۔ جو سوا سوا تھوڑا تھوڑا ہوا۔ سلطان نے اسے طغیت پر آ کر دیا۔

**فتح سلطان علی**۔ سلطان علی اور سید اس جنگ کرانی سابقہ نے قبضے میں تھے اس کی توفیق کے حکام سے جنگ دینی تھی اس جنگ میں مسکین میں دشمن بلانک ہو گیا تھا اور اس کی جنگ پر اس کا فرزند محمد حکم ہوا۔ انہی اپنے آپ کی صحت فرنگی فوجوں سے کاہر جنگ کو مارا۔ وہ عرصہ تک جس فوج سے اس کے سرے سے بعد سونے فتح اور سلطان نے اس سے اسے مقبوضات پر قبضہ کر لیا۔ اور محمد اس کے بھائی کے قبضہ میں رہا۔ جس کا نام باقی سلطان بن محمد تھا۔

**فتح اور سلطان دوم**۔ پھر سید بن فتح اور سلطان علی نے فوج میں فوت ہو گیا اور اس کا جانشین اس کا فرزند فتح اور سلطان دوم ہوا۔ وہ کہ سلطان علی باقی اور سلطان کے ساتھ جنگ کرتا رہا۔ اس کی بیٹی جو فتح کی فتح اور سلطان نے شادی کی تھی۔ اپنی اچھو سے کی صاحبزادی سے نکاح کیا اس کے والد نے اسے بہت عزیز اور سزاوارہ سزا دیا۔ اسے کر بھیجا۔ اسے اس میں حاکم منصبہ دیا۔ اور سلطان نے اسے نالاکہ و ترک سمیت لوٹ لیا اور اس کی کاکا کے اپنے قبضہ میں لائے۔ انھوں نے محمد بن داخندہ کے ساتھ کر لیا اور اس کا محمد پندہ چکا۔ اس کے خلیے پر مشورہ دیا کہ ہلاکی مرتد ہو جائے تاکہ تاریخ فتح ہو جائے پھر اسلام رکنے کے بعد میں اپنی کاکا کے اپنے قبضہ میں رہا۔

**ذات جنگی**۔ اس واقعے کے بعد فتح اور سلطان نے اپنی فوجوں کو جمع کر کے باقی اور بن پندہ کو پھر باقی اور سلطان نے اسے شکست دی۔ اس واقعے میں شہزادہ نے فوجی اہل احباب کی توفیق سے ہلاکی اور اس عرصے میں باقی اور سلطان نے کوچ کیا تو اس کا جانشین اور انجم بن محمد اس کا جانشین ہوا۔ فتح اور سلطان نے یہ موقع قیامت جانتے ہوئے اس کے ہنگامہ کے پر قبضہ کر لیا اور اس کے بھائی کو اس میں کر کے بھی بھاری کا علاقہ فتح کر لیا اور فتح اور سلطان نے یہ حد تک دین مسعود کے پاس سرف نور بہادر و شہزادہ کا پھر محمد تک میں صورتہ دیا۔ یہی فتح اور سلطان اور نور علی بن محمد ونگی کے دور میں بن محمد بن محمد اور سلطان نے جنگ میں طرف۔ چنانچہ اس کے ساتھ بن محمد نے صحرے فتح اور سلطان کو تیری طور پر اس بات سے منع کیا۔



اور انہی میں سے حضرت محمدؐ جب ابراہیم بن محمد بن دانشمند فوت ہو گیا اور اس کی جگہ پر اس کا بھائی زادہ النون تھا کہ ہوا تو شیخ ازملان نے اس پر حملہ کر دیا اور علیہ السلام سے چھین لیا۔

نور الدین زنگی سے جنگ۔ پھر نور الدین محمود بن زنگی نے ہاتھیوں میں شیخ ازملان دوم بن مسعود کے قہقہہ خاٹوں میں علیہ السلام کو اس اور انصاری طرف کو گھٹا کر جب وہ وہاں پہنچا تو شیخ ازملان دوم اس کے پاس معذرت کرتے ہوئے پہنچا اور اس کا احترام کیا اور اس ملک کو فتح کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر اس نے ذوالنون بن دانشمند کو اس کے پاس معذرت کے لیے بھیجا۔ مگر اس نے سفارت قبول نہیں کی۔ لہذا اس نے فوت کھٹکی کر کے مرعش اور ہسنا اور اس کے دو بیٹوں کو اپنے پر قبضہ کر لیا۔ چنانچہ ماہ ذوالقعدہ میں اسی سال ہوا۔

نور الدین سے مصالحت۔ اس نے ایک فکرمند شخص کی طرف سے بھیجا جس نے جاسوسیہ اس پر قبضہ کر لیا۔ ایسی حالت میں شیخ ازملان دوم مصالحت کی طرف مائل ہو اور اس نے نور الدین عاقل کے پاس صلح کا پیغام بھیجا اور حسن سلوک کا خاکہ دکھا دیا۔ چونکہ وہ فرنگی فوجوں کی طرف سے بہت پریشان تھا۔ اس لیے اس نے ان شرائط پر صلح کی کہ وہ جہاں کے لیے فوجی امداد بھیجے اور یہ کہ یہ اس کا حلاق بن کر لکھنؤ سے ذوالنون بن دانشمند کے قبضہ میں رہے گا۔

پھر مائیک کی تلامذہ کے بارے میں علیہ السلام کو فرماں آیا جس میں شیخ ازملان عاقل اور یاد کر کے بارے میں بھی احکام دیے گئے اور جب نور الدین فوت ہو گیا تو شیخ ازملان نے ذوالنون کو اس وقت سے نکال دیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔

صلاح الدین کا عزم جنگ۔ ایشیائے کوچک (درومی علاقوں) کے حکم قیچ ازملان دوم بن مسعود نے واپار کر کے غلات لے کر دہلی کے حاکم نور الدین محمود بن شیخ ازملان سے اپنی بیٹی کی شادی کر دی تھی اور اسے اس سلسلے میں کئی قلعے بھی دیدیئے تھے۔ مگر وہ نے اس کی بیٹی کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا اور اس کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح کر لیا تھا اور اسے چھوڑ دیا تھا۔

لڑکی کے والد شیخ ازملان دوم کو اس بات کا بہت رنج تھا اور اس نے ارادہ کیا کہ وہ واپار کر کے اپنے والد و نور الدین کے علاقے پر غلہ کر کے اسے چھین لے۔

اس کے والد نے صاحبزادہ بن احمد بن ابوبکر کو درمیان میں ڈال دیا اور اس کی سفارش کرائی تو اس نے اس کی سفارش نہیں کی۔ اس نے یہ جواب دیا کہ وہ ان قلعوں کو واپس لے لیا چاہتا ہے جسے اس نے شادی کے وقت علیہ کے طور پر دیئے تھے۔

صلاح الدین اب اس بات سے بہت رنجیدہ ہوا اس زمانے میں وہ فرنگی فوجوں کے ساتھ چلے کر ہاتھ بٹھا رہا تھا۔ اس نے ان کے ساتھ مصالحت کی اور خود انکو لے کر دروہی علاقے کی طرف روانہ ہوا۔ شام میں الساج، سامانیہ بن نور الدین محمود اور صلاح الدین وہاں سے تلخ شام کے راستے سے ذوالقان پہنچا اور وہ اس نے عالم شیخ نور الدین محمود سے ملاقات کی۔

قاصد کی آمد۔ اس موقع پر شیخ ازملان دوم نے اس کے پاس ایک قاصد بھیجا جس نے بنی ہین کے قاصد اس



جہاں اللہ میں ہے بخیر۔  
کے داد کوئی اور کسی کے حالات بتاتے مگر وہاں کا صدر پر بہت ذرا نشا ہو اور اسے دھمکی دی کہ وہ اس کے ملک کو فتح کرے گا۔

حاکم نے صلاح اللہ بن کے ساتھ نرم رویہ اختیار کیا اور پوچھ دلوں پر صلاح اللہ بن کو بھجوا دیا۔ اس نے ایک عورت کی خاطر جہاد کو ملوث کیا اور دشمن سے صلح کر کے فرار کو اٹھا کر کے دو یہاں تو یہ ہے اس میں اس کا بری طرح سے غناور ہے۔ اگرچہ اس سلطان دوم نے اپنی بیٹی اپنے باپ کے مرنے کے بعد اپنے شوہر کے ساتھ تاجپاتی کے سلیسے میں اس سے منسلک نہ ٹھیلے کے بعد درخواست کرتی ہے تو وہ اس کا حق سمجھتی ہے۔

شرط مصافحت صلاح اللہ بن کو اس کا یہ مشہور پند آیا اور اس نے اس اچھوتے ختم راہ کہ وہاں کے درمیان صلح کرانے اور اس مصافحت میں وہ بھی اس کا مددگار ہو گیا۔ بقدر اچھوتے نہ ان کی سبک کرادی اور یہ شرط رکھی کہ وہ ایک سال کے بعد اس عورت کو طلاق دے گا۔ اس نے نور اللہ بن سے اس قسم کا معاہدہ کر لیا جو اس نے پورا کیا۔ یوں ہر ایک اپنے اپنے شریکی طرف ہٹ گیا۔

مقبوضہ خلافت کی تقسیم فتح اور سلطان دوم نے یہ ارادہ کیا کہ اسے مقبوضہ قانون کو اپنے فرزندوں میں تقسیم کر دے۔ چنانچہ فرزند اور اس کے مصروفات کا طلاق اس نے اپنے فرزند کو بیٹا اللہ بن بکھر کو دے دیا اور البصرہ اور اس کا طاقی قصبہ اللہ بن کو دیا اور دو قاطا طلاق دین اللہ بن سلیمان کو اور البصرہ کا طلاق بھی اللہ بن کو اور قطیف و غز اللہ بن قیسر شاہ کو دے۔ دو حصہ خلیفہ اللہ بن کو اور قیسر اللہ بن کو دے گا۔ یہ حکم ان کے درمیان سے دو گونے چھین کر دیا۔

فرزندوں کا جھگڑا اس کے فرزند قطب اللہ بن کا اثر اس پر زیادہ غالب تھا اس لیے اس نے اسے آواز دیا کہ وہ قیسر شاہ کے قصبے سے قطیف چھین لے چتا تھا اس نے یہ طلاق اس سے چھین لیا۔ اس واقعے کے بعد قیسر شاہ صلاح اللہ بن بن ابوب کے پاس پہنچا کہ وہ اس کی سفارش کرے۔ صلاح اللہ بن نے اس کا عزت و احترام کیا اور اپنے بی بی المادول کی بیٹی سے اس کا نکاح کر دیا پھر اس نے اس کے بی بی اور والد کے پاس اس کی سفارش کی۔ پھر انہوں نے قبول کر لی اور اسے سلیب کا طلاق دے دیا۔

فرزندوں کی بفرجائی اس کا فرزند کن اور بن بکھر اس پر مسلط ہوئے اور اس نے اس کے شہر میں بغیر ہر بی بی حسن کو قتل کر دیا۔ اس پر اس کے بی بی فرزند اس کے دائرہ طاقت سے نکل گئے اور قطب اللہ بن اپنے والد کو بڑا کھو قیسر یہ لے گیا۔ تاکہ وہ اس کے قتل کو اس کے بھائی سے چھین کر اسے دے دے۔ مگر فتح اور سلطان بھائی کر قیسر یہ چلا گیا اور قطب اللہ بن نے تو یہ اور البصرہ جا کر ان دونوں علاقوں پر قبضہ کر لیا۔

اس کے بعد فتح اور سلطان دوم کی یہ حالت ہو گئی کہ کبھی وہ ایک بیٹے کے پاس رہتا تھا اور کبھی دوسرے بیٹے کے پاس پہنچتا تھا مگر وہ سب اس سے بددینی کا اظہار کرتے تھے آخر کار قویہ کے حاکم فری سے اس میں کھجور و نر اس سے فوجی مدد طلب کی یہ پھر اس نے اسے اور بی بی اور اس کے ساتھ قویہ پہنچ کر اس پر اس کا قبضہ کر دیا۔



محمد بن محمد بن نصر رحمہ اللہ کی طرف ہوا تو وہ اس کا محاصرہ کر لیا۔ مگر اس عرصہ میں قنچ اسلطان دوم بیمار ہو گیا اور وہ قیامت ہو گیا اور وہاں وہ فوت ہو گیا۔

دوسری روایت: دوسری روایت یہ ہے کہ اس کے فرزندوں کا جھگڑنا اس سے اتنا بات پر ہوا کہ اسے اپنے فرزندوں میں علاقوں کی تقسیم پر پیشانی ہوئی اس لیے اس نے پورا وہ کیا تھا کہ وہ اپنے فرزند قصب الدین کو اپنا ماسار علاقہ دے دے اس پر وہ سب ناراض ہو گئے اور اس کے دائرہ اطاعت سے نکل گئے۔ اپنے فرزندوں کے پاس باری باری جاتا تھا۔ آخر کار اس کے فرزند گنجر حاکم قونیہ نے اس کی اطاعت قبول کی تو وہ اس کے ساتھ قونیہ کے بھائی محمود کے علاقہ کی طرف روانہ ہوا اور رہ گیا۔ یہ کامحاصرہ کر لیا۔ چنانچہ اس محاصرہ کی حالت میں قنچ اسلطان کی وفات ہوئی اس وقت قیامت الدین قونیہ فوت گیا۔

قنچ اسلطان دوم کی وفات: پھر قنچ اسلطان دوم قونیہ میں یا دوسری روایت کے مطابق قنچاریہ میں فوت ہو گیا اس کی وفات ۵۵۸ھ کے سال کے درمیان میں عرصہ میں ہوئی اس نے ستائیس سال تک حکومت کی۔ وہ انصاف پسند یا سزاوار اور بارگاہ حکمران تھا وہ اس نے چھ ماہ تک حکومت کیا تھا۔

سلطنت کی تقسیم: جب اس وقت ہوا تو اس وقت اس کا ایک فرزند قیامت الدین گنجر قونیہ اور اس کے مطاعات کا خود مختار حاکم تھا اس کا بھائی قصب الدین انصاری اور سیدوں کا حاکم تھا۔ قصب الدین جب بھی ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف جاتا تھا تو راستے میں قیماویہ کا شہر پڑتا تھا چنانچہ شہر سے باہر زمین کا بھائی نور الدین محمود اس سے ملاقات کرتا تھا۔ وہ ایک عرصے تک اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہا۔ مگر اس نے چنانچہ اس کے ساتھ قمری کر کے قتل کر دیا۔ مگر قیماویہ میں اس کے ساتھیوں نے اس کا مقابلہ کیا۔ ان کو سربراہ حسن تھا۔ اس نے اس کو بھی اپنے بھائی کے ساتھ قتل کر دیا اس کے جد شہر والوں نے اس کی اطاعت قبول کی اور اس نے شہر پر قبضہ کر لیا۔ مگر بہت جلد اسی واقعہ کے بعد قصب الدین بھی فوت ہو گیا۔

رکن الدین سلیمان کی فتوحات: قصب الدین کی وفات کے بعد دو کاٹھ کے حاکم رکن الدین سلیمان نے اپنے والد کے تمام روٹی علاقوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی چنانچہ اس نے قصب الدین کے مقبوضات سیدوں اور انصاریہ کی طرف قونیہ کی اور ان تمام علاقوں پر قبضہ کر لیا مگر اس نے قونیہ پر حملہ کیا اور اس کا محاصرہ کر کے اپنے بھائی قیامت الدین کو قتل دیا اور قونیہ کو فتح کر لیا قیامت الدین شام بھاگ گیا۔

اس کے بعد رکن الدین سلیمان نے کھنڈ اور الماسا کو بھی فتح کر لیا مگر اس وقت اس کے بھائی قیامت الدین قنچاریہ میں قیامت الدین نے قنچاریہ اور سیدوں کے علاقوں پر قبضہ کر لیا اور مگر اس کے پاس پہنچ گیا۔

فتح انقرہ: پھر وہ رکن الدین دوم پہنچا جو قہرمان شہر خاں کے شاہ محمد بن علی کے فرزند کے قبضہ میں تھا جب اس کا حاکم اس کے مہمالت کرنے کے لیے آیا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور شہر فتح کر لیا اور رکن الدین سلیمان انقرہ کے علاقہ



اپنے بھائیوں کے تمام مقبوضہ عمارتوں کا ذمہ حاکم بن گیا۔ انکرو کا قلعہ بہت مضبوط تھا (اس لیے وہ اسے ہر فتح کے بعد فتح نہیں کر سکا) اس کو فتح کرنے سے لیے اس نے بہت فوج جمع کی اور تین دن تک اس کا محاصرہ کیا۔ پھر اس نے پتھر پھینکے، پھر کھنسی کو بھیجا جس نے اس کے بجائی کو قتل کر دیا اس کے بعد اس نے اپنے بیٹے کو انکرو کا قلعہ کر دیا۔

**رکن الدین کی وفات** : ماہ ذوالقعدہ ۷۱۳ھ میں رکن الدین سیماں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا فرزند علی سلطان مرہ حاکم ہوا مگر وہ زیادہ مدت تک حکومت نہیں کر سکا۔ رکن الدین ایک دورانہ نسل حاکم تھا۔ دشمنوں کے لیے بہت خطرہ تھا بہت دھمکیاں دی گئیں اس کی طرف زیادہ تر فوج۔

**غیاث الدین کا فرار** : جب رکن الدین سیماں نے غیاث الدین کھمر و کا قلعہ کا قلعہ تو جین یا تھا تو وہ طلب کیا تھا جہاں چاہرہ ثانی بن صراح اور بن بھکران تھا اس نے اس کا خیر مقدم نہیں کیا تو وہ تھکھڑے ہو گیا۔ چنانچہ وہ دم سے اس کا استقبال کیا اور وہاں کے ایک مذہبی پیشوا (شیخ) کے اپنے بیٹے کے ساتھ اس کا قلعہ کر دیا۔ اس چوڑی کا تھکھڑے کے مطالبات میں ایک قلعہ بھگاؤں تھا چنانچہ جب فرنگی فوجوں نے تھکھڑے پر دبا دیا تو غیاث الدین اپنے بیٹے کے قتل کے خوف سے فرار ہو گیا اور بن بھکران کے پاس اسے اپنے بھائی کی موت کی اطلاع ملی اس کے ساتھ ساتھ قلعہ کے بعض حکام نے اسے یہ پیغام بھیجا کہ وہ قلعہ آ کر قلعہ پر حکومت کرے لہذا وہ وہاں پہنچ گیا۔ پہلے نسل شہر بھوسور ہوئے پھر ان کی فوجیں نکل کر حملہ کر دیں اور اسے شکست دے دی اور وہ کسی خبر میں نہ رہا مگر یہ قلعہ نہ ہو گیا۔

**قوتیہ پر دوبارہ قبضہ** : پھر قلعہ کے باشندے اس سے حامی ہو گئے اور انہوں نے اپنے حاکم کو نکال دیا۔ جب قوتیہ کے باشندوں کو یہ خبر ملی تو انہوں نے بھی فوجیں بھیج کر اسے مدد دی۔ رکن الدین کے خلاف بھارت مروجی اور اسے گرفتار کر لیا اور غیاث الدین کو ہوا کر اسے واپس حاکم بنایا اور اس کے بیٹے کو اس کے حوالے کر دیا۔

اس کا دوسرا بیٹا قلعہ شاہ اپنے خسر احوال کو بکریا لایا ہے اسے پس کٹی گیا تھا اور جب رکن الدین نے جہان کا ہوائی قلعہ طلب اس کے ہاتھ سے جین لیا تھا تو اس نے اپنے خسر سے قوتیہ اور طلب کی تھی اس نے نہا جانے کا حکم دیا۔

**غیاث الدین کا قتل** : اس عرصے میں غیاث الدین طاقتور حاکم ہو گیا تھا۔ چنانچہ شہنشاہ کا حاکم علی بن يوسف نور خیرت برت کا حاکم قلعہ الدین بن بن سلطان اس کے پاس آئے جاتے تھے۔ اس کی طاقت بڑھتی ہی گئی۔ یہاں تک کہ تھکھڑے کے حاکم انکرو نے حملہ کر دیا۔

**کیک کوکس کی حکومت** : جب غیاث الدین کھمر و دارمسا تھا اس کے بعد اس کا فرزند کیک کوکس حاکم ہوا۔ وہم نے ان کا لقب "حاجاب باللہ رکھا۔ ہزارن الروم کے حاکم خنکرک شاہ بن کیک کوکس نے اس کے خلاف اپنی حکومت کا دعویٰ کیا اور اسے قلعہ کے لیے وہ اپنے بیٹے کے خلاف جنگ کے لیے روانہ ہوا اور وہاں اس میں اس کا محاصرہ ہوا۔ اس کے بعد اس کے بھائی کیک کوکس نے انکرو پر قبضہ کر لیا۔

کیک کوکس نے ملک احوال ان کو مشق سے فریادیں چنانچہ اس نے اس کی امداد کیلئے فوجیں بھیجیں مگر بن قویوں کے



یہ سب سے پہلے کی بات ہے۔

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث

پہلے پہلے ہر ایک سے کوئی کچھ نہ تھا، کیا؟ اب سب نے انگریزوں کی اہل اچھے بھائی بہنوں کے چہرے سے بھرا اور اُسے رُخا کر لیا، مگر اُس نے غلہ نہ کیا۔

یہ رہا اپنے بچے جنرل کے سے بچ کے لیے نہ نا، اور یہ گیا، اس لیے یہاں پہنچ حاصل کر کے بچے کو تر  
ویا، وہاں سے سب کو کھینچ کر لے لیا۔

فتح حبيب کا ارادہ: جو بہن سلطان ولد نے طلب کیا نہ تھا اس سے پہلے میں طلب کیا ہے، چند ہوس سے جانک نہ  
 کیا اس سے پہلے پہنچ گیا تھا میں نے اسے اس وقت پر تو یاد کیا کہ وہ طلب یہ جگہ نہ لے لیا ہے، نہ جگہ اعلان  
 ہے اور میں نے جگہ اور کہہ کر توں کو بھی فتح کیا ہے۔

جب انکا پرخت ہوئی اور ان کے جوار میں سے جڑیں نکل کر زمین کے نیلے گئے جہاں سے پانی اور غلبہ  
 زمین کے رشتے کے ذریعہ پانی کے ذریعہ

الغرض جسکے معنی ہوں : میں نے افسوس ہی علاجِ امارت میں شکیلا کو امان کے ساتھ توجہ کرنے کے لیے ہوا یا اس سے یہ  
معاذہ کیا کہ مجھ کے افسوس میں کیا کسی کا نام لیا جائے گا اور طلبِ دانش کے سرحدات سے علاقوں پر افسوس کی صورت  
کرتے گا۔ مگر جب افسوس میں کس قبضہ سے طریقِ امارت اور بخاری و سنیہ کی شیخین لیے جو جس وقت اس کی کھراچی کا حق  
کیا کہ اس کو یہ کہے۔

[illegible]

کیونکہ اُس کا قہر اور اثرات ہزاروں سال کی حد سے زیادہ ہوا ہے۔ اس کے ساتھ مشرق و قبلہ عرب سے کیا فوجیں بھی  
 موبیذہ تھیں۔ اس کے سب سے بڑی بیوی حیدر علی بن ابی طالبؑ کے بیٹے کے بیٹے تھے۔ اُن سے  
 اس کے اہل بیت تھے۔ اُن کے ہر ایک کے ہزاروں سالوں کا مقابلہ کر۔ کیونکہ اُس کا ٹکڑا تھا۔ اُن کے اہل بیت سے  
 بنا گیا ہے۔

میرزا رفیع افغان اور دیگر باغیوں نے قلعہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کی تعداد اس قدر تھیں کہ ان میں سے نہیں گشت: رہ کر گئے جو انے بیابان میں آئیں۔ پھر انہوں نے دوقین قلعوں کو بھی محاصرہ کیا۔ ابوالدین صاحب نے ان کے خلاف کے دوائے کیا۔ اسے بھی جہلی تھوڑے سے وہاں ہلاک ہوا۔ مگر میں نے بتا دیا ہے۔ اس لیے اس نے راہی ملاؤں کی طرف توجہ کرتے گا اور محاصرہ کرے۔



کیجئے اور تخت نشینی۔ شرف سے جنگ کے بعد لڑکا کھاتے پر ارا، دیکھا خاک رو، شرف کے حلاق الجڑ پڑ پر تل کرے گا اس نے آم اور عریلی کے خاکوں کے ساتھ اویں سجادہ کر لیا تھا۔ یہ (دوسرا) کام اس کے مکافطہ پر جھوٹے تھے۔ ۱۷: منطوق کی طرف روانہ ہوا ۱۸: شرف سولہا کی حفاظت سے ناقل ہوا جائے اور اسے عام امن میں لے کر لے کر اس میں رہے ۱۹: اس دور سے ہی بھی بچا ہوا تھا اور اپنے وطن لوٹ گیا۔ ۲۰: یہ وہ علاقہ ہے جہاں اس کے قرام کے پچھتے سن تھے اس لیے اس کی موت نے اس کے بھائی کیجئے اور قید خانہ سے رہا کیا کیجئے کہ انکو چھ (افراد) کی لے کر بھیج دیا کہ اس نے اسے قید خانے میں بھی تھیر کر دیا تھا۔ لیکن قید خانے سے نکلنے کے بعد اسے وہاں کا کھانا کھا لیا تھا۔

تک ۱۰ مہینے روایت ہے کہ ان کا اس نے خود اسے قید خانہ میں بند کر دیا اور وہاں ہی رہا جب تک کہ اس کو اپنے گھر پر لایا گیا۔

**اشرف سے جنگ**۔ الجزائرہ کے حاکم الاشرف اور دمشق کے حاکم المغنم کے درمیان دایا پی جوئی۔ دوسری طرف سلطان محمد غورزمشہد تاجری سے بھی جنگ کر رہا تھا۔ سلطان سے دایا پی آخر آج دایا پیان پر قبضہ کر لیا۔ محمد علی کے زور پڑے حاکم اشعلی المغنم کی طاقت سے الاشرف کے مقابلے میں اضافہ ہو گیا۔ خالد بن بوزقانی میں سے شاہ مسعود حاکم نے اسے اپنی دونوں ساریاں دی۔

[illegible]

ایک صورت میں آمد کے ساتھ ہی ان اشرف سے مصالحت کر لی تو اشرف نے کیا دوا کی کہ وہ ملت حدیث کے اسے  
 لکھو گے مگر اس نے انکار کر دیا۔ لہذا اشرف نے آمد سے تمام کی دوا کے لیے اپنی بیوی بیٹیوں۔ اس وقت وقار القوام کا  
 تاحریک کے ہوئے تھے کہ ہم اس نے ان کی مشیت کو افواج کا جتیلہ بیوی اور یہ صرف انہیں گھست رہی بلکہ خوب خون ریزی کی۔  
 اس وقت تک۔ یہ ظاہر ہو کر وہ پھر قسوں کو ان کی طرف روانہ ہوا اور یہ کھینچ کر رہا۔

شہزادہ نیکانار قبضہ : اہلکارانہ شہزادہ کا نام بہرام شاہ تھا۔ حکم شاهی خاندان جلال آباد سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ ساٹھ سال تک وہیں کا حاکم رہا اور فتح ارسلان بہرام شاہ کی اولاد کی اعانت لڑائی کرنا رہا۔

اسی دن وفات کے بعد اس نے فرزند محمد، والدہ بی بی ادا شاد و قائم ہوا۔ فرزند علی یقیناً بونے اسے پچھلے چھپکا، نہ وفات  
 لے کر نہ اس کے پاس تھے، وہ وہ اس کے ساتھ تھی، بنگلی میں اسے شریک ہو، جب وہاں پہنچا تو اس نے اسے گرفتار کر کے شجر  
 اور نکال پھینک کر دیا۔ اس کا ایک تصویر کمان تھا۔ وہاں سے حکم تے ہتھیار نہیں، اے تو اس نے وہ شاد و کہہ کر اس سے  
 ان کے نائب نے تمام محکمہ کو اپنا دار اس نے اس کے حکم کے مطابق وہاں تک پہنچا کے مرنے لگا۔

پھر کیا تو نے نیرنگی الرواق قصید کیا۔ وہاں کا دواؤں میں ہر مضرک۔ شیوہ میں قلم اسرار و جوار میں مضرک شاعر نے



اشرف کی امانت کا اعلان کیا اور غلام حسن اس کے نائب حاکم نامہ میں مل سے نوی محلیہ طلب کی۔ چنانچہ وہ نوٹوں سے مکر ہو گیا۔

فرنگیوں کو شکست : یقیناً جو بپ اس بات کا پتہ چا تو اس نے اس کا مقابلہ نہیں کیا۔ اور شہر ازمین سے اپنے ملک واپس آ گیا۔ بپ وروہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے دشمن فرنگیوں نے اس کے ایک قلعہ ضویا کو فتح کر لیا ہے۔ یہ قلعہ بحر نماز کے قریب واقع تھا۔ اس نے اس کی بحری اور بری دونوں راستوں سے محاصرہ کر لیا اور آخر کار مسلمانوں نے اس قلعہ کو فتح کیا۔

خوارزم شاہ سے جنگ : اردن وروہم کا مکر یقیناً کاچاز کو بھائی تھا۔ اس نے جمال الدین خوارزم شاہ کی امانت قبول کر لی تھی۔ اور اس نے ساتھ غلام کا محاصرہ بھی کر دیا۔ جہاں اشرف کا آواز نہ ہو وہاں ایک قلعہ جمال الدین نے غلام پہ بند کر کے کچھ عرصہ تک وہاں کھڑا رہا۔

یقیناً اس واقعہ کے بعد چند دنوں سے خوارزم شاہ بھی تھا۔ اس نے قلعہ کا محاصرہ بھی کیا۔ اس نے اس کے اپنے بھائی اشرف کو جو دشمن تھا مقرر کیا۔ اس نے ان کا بیڑہ اور دشمن کی فوجوں کو اکٹھا کیا اور انھیں لے کر یقیناً کے پاس پہنچا۔ اس نے یہاں اس میں امن سے ملاقات کی اور وہ دونوں یکجہٖ ہوا اور لشکر ہمارے کے ساتھ اس سے غلام کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کا قلعہ جمال الدین خوارزم شاہ سے شیرازہ بنگان کے قریب تھا۔ وہاں کا مسیحی حکم کیے کر خوف زدہ ہوا اور وہ نہایت گھبراہٹ میں اس طرف روانہ ہوا اور اس سے آواز بٹھانے لگا۔

انھوں نے غلام کے قریب قریب پہنچا۔ پھر اشرف تمام کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ جمال الدین نے غلام کو تیار کر دیا اور وہاں پہنچا۔ لہذا وہ صبح اپنے ملک کی طرف ہٹ گئے۔ اس کے بعد مصحف نے اپنے اہلیوں کی آمد و رفت کو روک دیا اور سچ ہو گئی۔

ہوا بپ کی شکست : علاء الدین یقیناً نے روم سے شہر کی طرف اپنے سلطان وسیع کر لی تھی۔ اس نے غلام کے قلعے پر بھی قبضہ کر لیا۔ اور لہذا اس نے اس کی مدد سے اپنے اشرف بن عیادوں کے ساتھ مل کر جمال الدین خوارزم شاہ سے جنگ کی تھی۔ اشرف بن عیادوں نے اس کی شکست کی اور اس کا قلعہ بلکہ کئے کے لیے اپنے بھائی اکمل سے نوی محلیہ طلب کی۔ چنانچہ وہ مسر سے نوٹ لے کر اس کا قلعہ بند ہو گیا۔ اس نے ساتھ اس کے تمام خاندان کے حکام شامل کئے۔

اور وہی سرحد سے قریب وہ اپنے اردن پر پہنچ گیا تھا۔ اس کی ہوا میں فوجوں کا سرور حاکم خاتہ تھا۔ وہ بھی اس کے خاندان کا تھا۔ یہ سب اس کی بیگہ ہوئی اور یقیناً نے اس کو شکست دے دی اور وہ اسے غارت گری میں تباہ کر دیا۔

۳۳۲ھ میں اکمل اپنی فوجوں کو لے کر مسر واپس چلا گیا۔ یقیناً ان کا قلعہ قبضہ کر رہا تھا۔ پھر اس نے بازار حرا میں حملہ کیا اور ان دونوں ماقول کو قتل کر کے نائب کے ہاتھ سے بھیج دیا اور ان کی طرف سے ان کا حاکم مقرر کیا۔ یہ دونوں بدلتے ہوئے اکمل نے ۳۳۳ھ میں واپس لے لیے۔















اور ان کے بعد اس کا نام ابو عبد اللہ رکھا گیا۔  
 یہی اس کا گروہ تھا۔

سید کا انتقال : ایک اور سری روایت ہے کہ جب جو کون سے بھائی کو ہوا تو جھوٹے قوموں نے مانتے ہوئے بدو میں  
 کر کے کھینچ کر لے گئے۔ جیسا کہ اس کے ساتھ لکھ کر لکھا۔ چنانچہ جب بدو قوموں نے قاتل کو قتل کرنے کے بعد چاہا  
 کہ جس نے اس کو قتل کیا تھا اور اس کی جائے سے مرگیا تھا۔ بلکہ کون سے نے اسے قتل کیا اور اس کی جائے سے  
 قتل کیا تھا۔

بدو قوموں نے اس کے بعد باوجود اس کے تمام قاتلوں کو مار ڈالا اور جب اس کا قصہ پھیل گیا اور اس نے کراہی  
 کی تو اس نے اس کے قتل کو مٹانے اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔

میں اس پر فوج : ابو عبد اللہ نے یہاں پر فوج کا عالم یہ تھا کہ اس کا والد بدو قوموں میں ایک سے قتل کر کے اس  
 نے اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا  
 اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا  
 یہی ہے اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا

جب اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا  
 یہی ہے اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا  
 یہی ہے اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا  
 یہی ہے اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا

یہی ہے اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا  
 یہی ہے اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا  
 یہی ہے اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا  
 یہی ہے اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا

ابو عبد اللہ : اس کا نام ابو عبد اللہ ہے۔ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا  
 یہی ہے اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا  
 یہی ہے اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا  
 یہی ہے اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا

ترکہ اس کے کہ ابو عبد اللہ : اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا  
 یہی ہے اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا  
 یہی ہے اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا  
 یہی ہے اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا۔ چنانچہ اس کا والد بدو قوموں کے ساتھ حکومت میں رہا اور اس کے قتل کو مٹانے کے لیے کہا



رسمان اور ان کی فوجوں کو جو اس کے ساتھ تھیں، ہم دیا کہ وہ اس کے خلاف جنگ کریں۔ چنانچہ وہ اس کے ساتھ  
جنگ کرنے کے لیے اس کے پاس پہنچ گئیں۔ اس جنگ میں اسے شکست ہوئی۔ پھر اس نے سلطان رکن الدین سے پناہ  
مطلب کی۔ چنانچہ اسے پناہ دے کر قندھار لے گیا اور وہاں اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد جو ایک ترکمان کا امیر مقرر ہوا اور  
یہ حکومت اس کی والدہ کی طرف سے چھٹی رہی مگر تاہم وہی وہاں کے فوجی حاکموں پر مسلط رہے۔

کیونکہ اس کی گرفتاری۔ جب علاء الدین کی کاؤس شکست کھا کر قلعہ پشاور واپس کے بادشاہ نے اس کے ساتھ اچھا  
سلوک کیا اور اس کے ہم کاؤس جاری کر دیا۔ اس کے ساتھ اس کی خیموں میں سے بعض روٹی، سیراب بھی تھے۔ ان سب نے  
اس کی عداوت کا منصوبہ بنا دیا اور قلعہ پشاور پر قبضہ کر لیا۔ ان کی یہ سازش کبھی گئی اور قلعہ کے بادشاہ نے زیادہ تر  
اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا اور اسے قتل کیا مگر بڑے گریہ کر دیا۔

کیونکہ اس کی وفات۔ اس کے بعد مقررہ کے بعد حاکم قلعہ اور روٹی خان بن چکے خان کے خاندان کے ایک حاکم  
مشکوٰۃ بن سلطان سے درمیان آجاتی ہوگی۔ مشکوٰۃ بن سلطان نے قلعہ پشاور پر حملہ کر دیا اور اس کے مردوں کو مار  
کر خوب چوری کر لی۔ یہ حالت دیکھ کر علاء الدین کی کاؤس قندھار سے بہت ترس کر اس کے پاس پہنچ گیا اور اس کے ساتھ اس  
کے پانچ قلعہ سرائی چلا گیا۔ وہاں اسے قلعہ پشاور واپس لے گیا۔ اس کے بعد اس کا فرزند مسعود اس کا جانشین ہوا۔ سرانی  
کے بادشاہ مشکوٰۃ نے اس کی والدہ سے نکاح کر لیا۔ مگر مسعود نے اس رشتہ سے انکار کر دیا۔ اور وہاں سے بہت ترس کر  
خان سے فرزند علاء الدین حاکم عراق کے پاس چلا گیا۔ اس نے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور اسے مسعود اس اور ان  
اور ان کے خاندان کے علاقے چلا گیا اور وہاں مقیم ہو گیا۔

رکن الدین بن قلیچ اور سلطان کا قتل۔ ہمیں علاء الدین بن قلیچ اور سلطان کو اپنے قلمرو میں کر دیا تھا اور اس  
پر قابض آیا تھا۔ مگر رکن الدین اس کی ان مطلق احمائی حرکات کی وجہ سے ناراض تھا۔ دونوں میں کشیدگی بہت بڑھ گئی تھی۔  
جب یہ خبر آئی کہ علاء الدین کی کاؤس قلعہ پشاور پر قبضہ کر لے گا تو اس نے رکن الدین کو قتل کرنے کی سازش کو مکمل کیا  
اور پوچھہ طور پر اچانک اسے قتل کر دیا اور اس کے جنازے کو قندھار کے سلطان علاء الدین بن قلیچ کو دیا۔ وہی نے رکن الدین کی نعش  
نہیں کیا۔ جس واقعہ تمام ایشیائی روٹی علاقے کی سلفیت کا مالک بن بیٹھا اور اس کی حکومت کے تمام حکام و سرکار ہونے لگے۔

ملک چاہر سے تعلق رکھتا تھا۔ چاہر نے ۱۱۹۹ء میں شہنشاہ بادشاہ چلیجہ تاج خوار سے اس کا فرزند  
ابا خان بھی ملے کر رہا۔ مگر وہ شہنشاہ کا ہم الملک تھا اور اس کی فوجوں کا مقابلہ کرتا رہا اور ان کے مشروں میں بھی  
چاہتا تھا۔ چنانچہ وہ چلیجہ سے دور ہو کر اپنے ملک میں گھر گیا۔ وہاں اس وقت ایک قادی حاکم کا حکم تھا۔ چنانچہ  
شاہ علاء الدین کے لیے چاہر کو خان کے فرزند ابا خان لے کر قادی حاکم کے قتل کی قیادت میں بھیجیں  
جس کے نام کوادون اور قتل تھے۔ مغل فوجیں شام کی طرف بڑھیں اور شاہ علاء الدین مصر سے ان کے مقابلے کے لیے آیا۔  
کہ برائی ہوئی جو کہ بہت مالا مالا سفر تھا۔ چنانچہ اس کے اگلے جیسے کی فوجوں کی مدد بھیج دی گئی۔



تاریخوں کو گھسٹت: اس جنگ میں تاریوں کو گھسٹت سوتی۔ شہ ظاہر نے ان کا تعاقب کیا اور قرطبیوں میں دو روز پیش کے مقام پر جنگ ہوئی اور تاریوں نے دوبارہ گھسٹت کھائی اور شہ ظاہر قسار کے مقام پر ان کو کھل عام کر دیا اور جنگی قیدی لے کر واپس آئے۔ بعد ازاں نے قسار کے قریب واقعہ کی آہ کا انتظار کرتے رہا۔ کیونکہ اس نے پشیدہ طور پر شہ ظاہر کو موت جگہ دی تھی اور اسے سلطان کے بدلے پر حمہ کرنے پر آمادہ کیا تھا۔

پرنس کی سلطنت کا خاتمہ: جب قسار کے حاکم ابوالفتح نے اس کو اس وقت تک اسرار علی فور و مظہر کا بہت بڑا لشکر لے کر قسار پر پہنچا تو وقت تک شہ ظاہر نے ملک واپس چلے گیا تھا۔ تاہم اس نے اپنی قوم کے سپہ سالاروں کی فائزوں سے اس پر ہتے دیکھے۔ اس وقت سے قسار کی حالتیں پچھلے عرصے کی حالتوں پر گرا گئیں۔ اس کی فوج کی حالت بھی اس کی فوج کی حالت کی طرح تھی۔ یہ حالت دیکھ کر وہ پرنس اور اس کے قریبیوں نے اس کے لئے ایک نیا اور اس کے تمام ملک پر خود قبضہ کر لیا۔

تاریخ شہ ظاہر کا قتل: ہر وقت کا ایک فرزند قسار کی رو میں اس سے بااثر و غیث الدین بکھرا کے ساتھ رہتا تھا اور وہ اس کا خانہ کے مہر سے بااثر تھا۔ جب بااثر خانہ کے بعد بااثر کو ان کا دوسرا فرزند بکھرا گیا اور یہ کہہ سوات اس نے واپس آئے۔ اپنے بھائی قسار کو بلانے کے لئے اس نے اس کی دعوت کیا۔ کیونکہ اس نے اپنی جان کا اتنا بڑا قتل گھر غیث الدین سے اسے آواز دیا کہ وہ اپنے بھائی کے قتل کی جھل کرتے۔ چنانچہ وہ فوراً بھی اس سے ملنے آیا اور جب وہ اپنا بھائی قسار نے اپنے بھائی قسار کو مارا۔

سلطنت قسار کا خاتمہ: منظور نے غیث الدین پر یہ زور دیا کہ اسے محمود کے خیال کے مطابق اور دھندلے سے دہل لایا۔ چنانچہ جب محمود کے بعد ارغون خان بن ابابا خان بادشاہ ہوا تو اس نے غیث الدین بکھرا کو ایشیائی روم (سورہ و ترکی) کے ملنے سے معزوں کو روکا اور اسے اورنگ آباد میں شہر کر دیا اور اس کے بجائے روم کے قسار پر دیکھ کر اس کو قسار میں مقرر کیا اور غیث الدین بکھرا کے چچ زاد بھائی مسعود بن کیکاؤس کو اس میں رومی علاقے کا حاکم مقرر کیا۔ اس کی سلطنت کو محدود کر دیا گیا اور قسار کی سلطنت میں اور بادشاہوں کے اتحاد میں آگئی۔ پھر ان کی حکومت میں ناکام ہوئی اور ان کی سلطنت کو زوال بھی آ گیا۔ البتہ یہاں میں مرزا بن جوہان کے ظلم ارش کے فرزندوں کی حکومت کے عرصہ تک قائم رہی۔ اس کے بعد یہ پورا ملک ترکوں کے قبضے میں آ گیا اور وہ اس کے حاکم ہو گئے۔















**صلح کی گفت و شنید** اس کے بعد فہم دورہ آئی تو جس ان تھے جس میں حاضر بنوئیں اور الجین کا حاکم احمد شہزادہ بنی جو عز  
کدین مورو کا بھتیجا تھا ان کے پاس آیا۔ ان سے اپنے بچے کی اس عیبت چھوڑ کر قازمی صلاح الدین کی عیبت کرنے کا  
امر لیا اور ان کے ساتھ مومس کی طرف روانہ ہوا۔ جب قازمی صاحب قادیان جہد شہ کے پاس پہنچے تو قزالدین نے  
اپنے چچا، بنو بنی نور الدین محمود اور بنے ارکان مملکت کی ایک جماعت کو صلح کی کثرت و تشہیر کرنے کے لیے بھیجا۔ سلطان  
صلاح الدین نے اس وفد کا احترام کیا اور اپنے ارکان مملکت سے صلح کے بارے میں مشورہ چاہا۔ یہاں تک کہ سربراہی میں  
احمد مصطوب نے صلح نہ کرنے کا مشورہ دیا۔ محمد سلطان صلاح الدین نے مصطفیٰ دہلوی کو روانہ کیا اور (صلح نہ کرنے کی) ا  
مذمت چھی کی۔ اس کے بعد وہ آجکے نہ کرنے کے لیے بارواں بنے اور مومس سے واپس پہلے چلاؤ کیا۔ جس مومس  
نے غمت نہ لیا اور وہ قاضی شہر ثابت ہوئے۔ ابھی حالت میں سلطان صلاح الدین کا امی بات پر غمت نہ تابت ہوئی  
کہ انہوں نے مصاحت کیوں نہیں قبول کی؟ اس پر پہلے میں اس نے غلی المصلح اور امی کے تصدیق و مورو الا شہزادہ  
قاضی اعظم اجمالی نے مسہرے نہیں ہی طرح غلی کا حکم نہیں اس کی وجہ سے غزوہ بن کر پڑا۔

**قلندر کا حیا سر**۔ ارہلی کے جاکھ زمین المہینہ چہ سب اور اسی کے دیوانی مظاہر میں جن کو پہلی آنے تو حطانی نے اس کے مقابل یہ اور اچھی مشرقی رست کی فوجوں کے ساتھ غمیرایا۔ انہو ماے علی بنی امیر المظاہر اب الکاکی کو بکار۔ قوم کے حکام کے قصہ الجزیرہ کی طرف بھیجا چاہی اس نے جا کر اس کا سر پہ کر یا نہ بد قوم کے لوگ اس کے متاہد کے لیے آنے غمیرا اور قصہ صا سر کرتہ را رہا یہاں تک کہ سلطان صر نے اس میں موصول نہ دھ کر آئے وہ بد قوم سر تک اس کا سر وہیں شریک رہے۔

۴۰ اللہ ہی کو یہ اطلاع ملی کہ ان کو سب ان سے خبر دیا کہ تم لوگ رہا ہے تو میں نے اسے وہیں جانے سے منع کیا۔ وہ چاہے اللہ تعالیٰ کے لیے جی دیتی کہ تم کو چھوڑ اس نے جس کو کون گھرنے کے لیے کہا وہ اس سے تم کو چھوڑ کر گرنے کے لیے اس نے کوئی نہیں کی۔ پھر سلطان احمد نے اس کا مذاق دیکھ کر ہنسی مچائی۔

[illegible]

تجربہ: بیوقوفوں و بھٹکے جانم پر اعلانِ حکم کے راجی مافی کا کانٹا شاد، ان سے اس مقصد کے لیے کیا حکم و  
 حکم و حکم کیا ہے؟ یہ تھا جب شاد، ان کو قوت بخشنا تھا، پھر اے حکم دیا گیا۔ اعلیٰ خدا نے سلطانِ صلاح الدین بن ارباب  
 سے حکم و حکم کیا، اور انھوں نے ان کو جس کی قوت بخشنا اور ان کے اعلیٰ مداخلت سے حکم و حکم کیا۔

سلام اللہین کا محاصرہ۔ سلام اللہین فوج کے کھڑے ہونے کے لیے روانہ ہوئے ان کے اگلے حصے نے فوج سے ہمہ سالار ناصر اللہین کو بن شہر اور غلغلہ اللہین بن ذکیر اللہین کو دیکھتے ہی تمام فوجیں حفاظت سے قویہ آ کر مقیم ہو گئیں۔















## باب چہارم صلیبی جنگیں

یہ فرنگی قوم (اول یورپ) ایلیات ابن کورین نے خط میں ذرا کی کس سے ہیں۔ مقابلہ خود اور ترک بھی اسی نسل سے ہیں۔ ہر شوش کا قول ہے کہ وہ مابین قوم کے زمانہ سے ہیں۔ ان کا وطن بکیرہ روم کے شمال میں مغرب اور شمال میں ہے جب روم اور یونان کی سلطنتیں طوق جمعی ہوئے تو ان کے مانت تھے۔ مغرب ان سلطنتوں و زوالن آج اور یہ فرنگی سماں تک خود بخوار ہو گئے اور ان سے جدا گانہ سلطنتیں قائم ہو گئیں۔ مثلاً اگلس میں قوم (کاتھ) کی سلطنت قائم ہوئی اور اس کے بعد جلا تھ کی سلطنت قائم ہوئی۔ جو صحن خانہ زن کے لوگ تیرہ نسلات سے لے کر بحر خرابی شوی (بحر اناطلیک) تک اور اس کے آس پاس کے سماں تک پر حکومت کرنے لگے انہی میں سے فرانس کے سلاطین ہیں جو مغرب کو کفرین یا فرنگی کہلاتے ہیں۔ ان کا ملک بحر ارم کے مغرب سے لے کر جزیرہ افریقا کے اس سلسلہ کوہ تک بچھا ہوا ہے جو اگلس کے مشرقی حصہ تک گھیرے ہوئے ہے اور یہ سلسلہ کوہستانی و مسرت (دیویریز) کہلاتا ہے۔

فرانس کی سلطنت۔ فرنگی ممالک میں فرانس کی سلطنت سب سے بڑی ہے۔ روسی سلطنت کے زوال کے بعد آغا ز اسلام میں یہ سلطنت طاقتور ہوتی تھی اور یہ مشرق کی طرف بھٹی گئی۔ یہاں تک کہ پانچویں صدی کے آخر میں یہ غیر روم کے جزیرہ جزیرہ کا بھی اس زمانے میں اس ملک کا پورہ و برونیل تھا۔ اس نے اپنے حکام صلیب (جزیرہ سسلی) کی طرف بھیجے چنانچہ انہوں نے یہ جزیرہ (سسلی) و جزیرہ میں مسلمانوں سے وچھین لیا۔ پھر وہ جزیرہ ام کے پرے افریقہ شام اور بیت المقدس کو فتح کرنے کے ارادے سے آگے بڑھے اور ان علاقوں کو حاصل کرنے کے لیے کوشش کرتے رہے۔

صلیبیوں کی آمد کی وجوہات۔ کہا جاتا ہے کہ جب مشرق میں سلجوقی حکومت طاقتور ہوئی اور انہوں نے فاطمی سلطنت سے شام کاہ۔ قیچین کیا اور مصر کا بھی حاصرہ کر لیا تو فاطمی سناہین نے فرنگیہ جنوں کو اپنی طرف آنے کی دعوت دی اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اس حلفے میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ فاطمی سلطان المستنصر نے فرنگیوں کے ساتھ سازش کی اور انہیں قہور دست کی ہمتیں فراہم کیں تاکہ وہ سلجوقی سرخروں کو مصر کی طرف آنے سے روک سکیں۔

فرنگی حکام اور ان کی فوجوں نے بڑے بڑے کی تیاریاں شروع کر دیں اور وہ فطی کے راستے قسطنطنیہ آئے۔ روسی بادشاہ نے انہیں اس شرط پر اپنے علاقے سے گزرنے کی اجازت دی کہ وہ اٹھ کھڑے کو فتح کرنے کے بعد اس سے عا لے کر دیں۔ کچھ اٹھ کھڑے مسلمانوں نے ان کے غلاموں سے بھجنا تھا۔ فرنگیوں نے یہ شرط تسلیم کر لی اس کے بعد عیسا روم نے اپنی فوج سے انہیں مدد کرنے کی تمام سمجھتیں فراہم کیں اور وہ مصر میں لشکر فوجی ساز و سامان اور ایک فکھر جزیرہ کو لے کر مسند



میرا کہنے سے بعد وہ فوج سلطان احمد خانی کے پاس پہنچ گئے۔

مصلیوں کی یاخار شیخ الاسلام نے ان کا مقابلہ کیا مگر ان کی ٹیڑھ نعرہ دے کے مقابلے میں شکست کا ترجما بھجوا دیا۔ پھر

وہ نکلا۔ پہلے یہ نہاد حاکم ایک بلوچی سردار ہاشمیہ جان تھا۔ انہوں نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔ جب کامرہ خست ہو گیا تو بعض مخالف قومی دستوں نے غدارانہ فی نواریں کی بدولت ان کیسوں نے شہر پر قبضہ کر لیا۔ پنجو زبان بھاگ گیا مگر وہ مارا نہیں اور اس کا سر ان کے پاس آ گیا۔ ان جنگوں میں چار سہ سے پانچ ہزار مارا گئے۔ ان کے ساتھ شریک تھے۔ ان کے نام یہ ہیں: (۱) سردار علی (۲) خٹیل (۳) کبیر پوری (۴) قلعہ (۵) مندہ ۱۱ غری ہاشمہ احمد قریگیوں کے اگلے صف کا سپہ سالار تھا۔ اس لیے نکلا کہ یہ حکومت اس نے ڈالے کر دی تھی۔

مسلمانوں کا کیا یہ مقابلہ جب مسلمانوں کو فرنگیوں کی تلوار کی غارتگری اور مشرق و مغرب سے قائم ہو جس ان کے

[illegible]

صلیب پرستوں کا بیت المقدس پر قبضہ

ایک فریقوں نے اس طرح مسلمانوں کو گستاخوں اور تواریکوں کے ہاتھ سے اور دوسرے شہر میں خود کو قتل کرنے کا حوصلہ پیدا کیا۔ چنانچہ انہوں نے پیش قدمی کر کے مقررہ العثمان کا میسر کر دیا۔ اس کی فطیوں کے اندر گھسائیں کی جنگ ہوئی۔ یہاں تک کہ شہر کے باشندے بہت غمزدار ہو گئے اور وہ فطیوں کو چھوڑ کر تو گھر میں آکر رہنے لگے۔ ہندو فریقوں نے خود کو قتل کر دیا اور شہر کے اندر داخل ہو کر انہوں نے تمیں تک قتل عام کیا اور چالیس ایک تک مقتول کیا۔ ان کے بعد وہ قتل کی طرف متوجہ ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر قزو کا انہوں نے ہر مسجد تک کی صوبہ کیا مگر وہ اسے چھوڑ کر گئے۔ آخر کار ابن صفحہ نے ان سے صلح کر کے ان سے چھوٹا جزیہ لیا۔ وہاں سے وہ گھر آئے اور ان کا سامبرہ کرنا۔ جہاں والد نے بھی ان سے صلح کر لی۔ مگر وہ جگہ بیٹھے سے بھی نہ ہٹ کر گئے۔



















طرف ہماک گیا۔ مسلمانوں نے اس کا خنقہ کیا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ آخر کار یہی مسئلہ سے پہنچ کر وہ یا فاکہ طرف ہماک گیا۔ البتہ باقی اندہ فرنگی فوج کو یہاں تک لے کر دیا گیا تا یہی واقعہ لیا گیا۔

مصری فوجوں سے جنگیں۔ جب فرنگی فوج ہماک کی حالت تمام میں وسیع ہوئی اور انہوں نے مسلمانان کو فتح کرنے کا ارادہ کیا تو مصری افواج کے سامان اس شخص نے ان سے جنگ کرنے کے لیے ۳۹۶ھ میں اپنے والد کے آزاد کردہ غلام سعد اللہ کو ان کی قیادت میں مصری افواج کو بھیجا۔ دوسری طرف بیت المقدس کے فرنگی حاکم بحدوین نے بھی جنگ تیار کر لی۔ چنانچہ فریقین میں یا فاکہ اور مد کے درمیان جنگ ہوئی جس میں مصری فوجوں کو شکست ہوئی۔ ان کا سپہ سالار سعد اللہ گھوڑے سے تر کر مر گیا اور فرنگیوں نے دیہاتی حالتوں پر قبضہ کر لیا۔

فرنگیوں کو شکست۔ اس کے بعد افضل نے اپنے فرزند شرف العالی کو فوج دے کر بھیجا۔ اس نے مد کے قریب ہازور کے مقام پر فرنگی فوجوں کا مقابلہ کیا اور فرنگیوں کو شکست دی۔ اس نے شکست کا فائدہ اٹھایا۔ تاہم بہت سے فرنگی سردار ہماک پر آس پاس کے کھد میں پناہ گزین ہو گئے شرف العالی نے ان کا چند دن تک محاصرہ کر کے اس کو قلعہ کو سر کر دیا اور وہیں کے فرنگیوں کو قتل کیا اور کچھ کو قیدی بنایا۔

فرنگی سپہ سالار بحدوین پہلے ہماک کر پناہ لیا اور پھر مد سے بیت المقدس پہنچا اسی وقت بہت سے فرنگی بیت المقدس کی زیارت کے لیے آئے ہوئے تھے لہذا اس نے انہیں جنگ کے لیے آدہ کیا۔ وہ سب جنگ کرنے کے لیے مسلمانان پہنچے جس سے شرف العالی اپنی فوج کے ساتھ موڑ دیا۔ اس لیے وہ کام ناک رہے۔

بحری بیڑہ۔ اس کے بعد جب شرف العالی نے اپنے والد سے مزید فوج طلب کی تو اس نے والد کے آزاد کردہ غلام حاج احمد کی قیادت میں بحری فوج بھیجی اور یا فاکہ کا محاصرہ کرنے کے لیے چٹانی زمین دھوس کی رہائشی میں ایک بحری بیڑہ بھیجا۔ بحری بیڑہ یا فاکہ پہنچا تو اس نے تاج العظم کو حکم دیا کہ وہ اپنی فوجیں لے کر آئے۔ مگر اس نے انتظار کیا لہذا انہوں نے اسے گرفتار کرنے کے لیے آویں بھیجے اور مصری افواج اور مسلمانان کی مدافعت کے لیے اپنے ایک آزاد کردہ غلام بحالی الملک کو مامور کر دیا گیا۔

فرنگی متبوضات میں توسیع۔ سال فتم ہونے پر فرنگی مسلمانان فتح نہیں کر سکے۔ البتہ بیت المقدس پر ان کا قبضہ بدستور تھا اور تمام کے مندرجہ ذیل علاقے ان فرنگیوں کے قبضے میں تھے۔

۱۔ یا فاکہ اور صوفیہ۔ ۲۔ بیضا۔ ۳۔ طبریا۔ ۴۔ اوران۔ ۵۔ قیاط۔ ۶۔ کب۔ ۷۔ پاس۔ ۸۔ ہا۔ ۹۔ وروج۔ ۱۰۔ جی۔ ۱۱۔ جی۔ ۱۲۔ شہر فرات میں اور اس کے حاکم فخر الملک بن عازر کا محاصرہ کر رکھا تھا کیونکہ وہ اپنا بحری بیڑہ فرنگیوں کے علاقوں پر ہر وقت سے حملہ کرنے کے لیے بھیجتا تھا۔

جب ۴۰۳ھ کا سال شروع ہوا تو ہماک کی فرنگی فوجوں نے مد اور مد کے چھوٹے حصے پر حملہ کیا اور اس کے گرد و افواج کو سلاطین کو دیا۔ اس کا حاکم سالم بن مالک یہاں تھا جسے سلطان ملک شام نے ۴۰۳ھ میں حاکم بنایا تھا۔







جس میں غلامی کا حکم ہے۔ دیکھو کہ یہ کون سا مذہب ہے جو ان کے لئے یہ حکم دیتا ہے۔  
 یہ جاننا کہ اس کو فوج سے جنگ کرنے کو ارادہ کیا تو کتنوں نے مسلمانوں میں باہمی اختلافات پیدا ہونے کے اندیشے  
 سے انھیں اس ارادے سے باز رکھا اور انھیں نے گروہ نہ بنایا۔

صلیبیوں کے قلعوں کی فتح۔ راستے میں عثمان جس فرنگی قلعے سے پاس سے زور دیا تو زخمی شدہ یہ بھی مرنے  
 لگے۔ ان کے فرنگی جانی فتح حاصل کرنے کے بعد وہیں آ رہے ہیں۔ ہذا عثمان نے ان سے جنگ کر کے ان قلعوں پر قبضہ کر  
 لیا۔

یہ کسی نے زبان چبھی کہ اس پر قبضہ کر لیا اور اپنی طرف سے ان کا حکم تو یہ کہ یہ بھڑا اور پھلوانوں تک اس  
 کا حاصر کیا۔ مجرورہ مصلحہ واپس نہ گئی۔

اس نے فرنگی ہاکم انھیں کو بختیخیز اور عارفہ ورائیہ ہونا نہ مسلمان قیدیوں کے بدلے میں رہا کیا۔

حاکم حلب کی شکست۔ پھر انہ کہہ دو فرنگی حاکم سوری ۹۸۰ھ میں اس کو حلب رضوان کے ایک غلام اور اس کی طرف  
 روانہ ہوا۔ جب ان کے ہاتھ ان کا حال پتا نہ گیا تو انہوں نے حاکم کو حسب درخواست سے فوجی مدد طلب کی۔ رضوان ان  
 کی مدد کے لیے روانہ ہوا اور اصر فرنگی فوجیں بھی اس کا مقابلہ کرنے کے لیے روانہ ہوئیں۔ پھر ان فرنگیوں نے رضوان  
 سے صلح کی اور خواست کی گریک بلوچی سردار اسعد صبار نے جو اپنے آقا کا یہ کئے تھے کہ بعد اس کے پاس آج ہونا تھا صلح  
 نہ کرنے کا مشورہ دیا (لہذا ایک شروع ہوئی) لہذا وہ میں فرنگیوں نے شکست کھائی پھر وہ جو شامی کے جہاز سے گئے وہ  
 اپنے تمام مسلمانوں پر حملہ کیا اور انھیں شکست دے دی۔ ان کے قاتل عامر بنیاد اور چیل فون جو چیل کے ہیں فلاح میں داخل ہو گئے  
 تھے۔ ان کی فوجی رہنمائی رضوان اور اس کے رہنمائی تھی۔ لہذا وہ حلب پہنچے۔ بلوچی سردار اسعد صبار جو مدد طلب کر رہے تھے ان کے  
 پاس نہ تھا۔

اس جنگ کے بعد فرنگی فوجوں نے دوبارہ اس قلعہ کا حاصر کر لیا۔ قلعہ کے باشندے طلب سے بھاگ گئے اور  
 فرنگیوں نے اسے تھوڑا فتح کر لیا۔

مصری فوجوں سے مقابلہ۔ حاکم مصر افضل نے ۱۰۰۰ھ میں اپنے فرزند شریف اسماعیل کو فوج دے کر مدینہ کی طرف  
 بھیجا۔ اس نے اسے فتح کر کے قہر میں مغلوب کر لیا۔ پھر اس نے اسے فتح کر کے فوج میں اختلاف پیدا ہوا اور باہمی  
 جنگ کی نوبت آئے تو فوجی کھاتے میں فرنگیوں نے ان پر حملہ کیا۔ اس وقت شرف بلوچی مصر چلا گیا اور افضل نے اپنے  
 دوسرے فرزند شہداء الملک حسن کو اس کے بجائے اپنے سالار جا کر سمجھ اس کے ساتھ مسلمان کا حاکم بن جائے اور یہ بھی روانہ  
 ہوا۔ انہوں نے جاگیر دمشق فتح کر کے بھی ملک طلب کی۔ چنانچہ اس نے اسی بلوچی سردار اسعد صبار کے زور قیادت  
 فوج بھیجی۔

مسلمانوں کی اس فوج کے ساتھ جیسے لے (لے) حکام اور بیٹے اہل فوج کا فرنگی حاکم بغداد میں بھی فوج سے نہ پہنچے۔ فریڈرک  
 میں مسلمان کی جنگ ہوئی اور وہ ان کی طرف لائوں کے دھرمک گئے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے حاکم جمال الدین شہید ہو  
 گئے۔ پھر فریڈرک نے جنگ بند کر دی اور دونوں طرف کی فوجیں اپنے اپنے جہیز واپس لے گئیں۔











اور پانی کھیا، یہاں وہ اس مقام پر پہنچا، جہاں سے مانتو جاتا ہے۔

پھر وہاں تک وہ صحت مند رہا، یہاں سے وہ واپس لوٹ کر آیا، اس میں سب کچھ ہو گیا۔

مصلحت یہ تھی کہ اس نے بعد ازاں تھوڑا سا دور چلتا رہا، اس سے مانتو کا یہ حسین گھر آگیا، وہاں ۱۰۰۰  
 کے قتل کے واقعہ سے پہلے اس نے یہاں سے گزرا، یہاں سے وہ واپس لوٹ کر آیا، اس میں سب کچھ ہو گیا،  
 اس نے ایک بار اس مقام پر پہنچا، اس پر قبضہ ہو گیا۔

اس نے حاکم کو قتل کر دیا، اس کی بیوی کا نام بھی اس نے اس کے ساتھ لے کر لیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،  
 اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،  
 اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،  
 اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،

یہ وہی کافر ہے جو اس نے قتل کر دیا، اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی تھی، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،  
 اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،  
 اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،  
 اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،

فرنگی حاکم سے مل گیا، وہ اس کے ساتھ رہا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،  
 اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،  
 اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،  
 اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،

اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،  
 اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،  
 اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،  
 اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،

فرنگی حاکم کی بیوی تھی، وہ اس کے ساتھ رہا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،  
 اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،  
 اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،  
 اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،

اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا، اس نے یہاں سے واپس لوٹ کر آیا،



تھیں ان کی سرکوبی کر کے، لہذا فریقین میں جنگ ہوئی۔ پھر وہاں کے لوگوں نے کہا۔

**قشوعا پر حملے:** (مجادد کے معہ بنی) اس تاریخی حاکم نے سسلیاؤں کے ایک دوسرا خلیفہ کی راہ دیئے نہ چھوڑا اور جس کا ہمال جو جنم نہ کہیے کے قتلوں پر پہاچے مارے رہے۔ ثنی سلب کے قاتلہ البان دیکسوم وغیرہ کے حاکم نے جو اسی تھا ان کی ایک ہزار اور راہروں پر پڑا۔ یہ وہ قوت مند ہو۔

**سُکائی واپسی** سکر کی پھر ان کے مقابلے نے بے شک اور یقین دہانی دہی چتر کوں نے انہیں مصالحت پر۔ دو دیکر اور یہ بعد کہ کیا۔ بہ کا شہر اس نے اصل حاکم انیس درویش کے حوالے کیا جوئے۔ جس جیل میں یہ۔ انیس۔ کہ نہ ہی چٹاؤں اور پاروں نے یہ کوئی دنی کہ سکر کی کاموں اس نے جب اپنے ملک۔ نے تو جتا تو ان نے اسے ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے اصل حاکم کے کسی وقت حوالے کرے۔ جب وہ تہ سے رہا نہ ہوا جائے۔

پیدا کرتی ہے جس کو نور، دستور میں جتنی راہیں آویزا دراتھیں نے بھی جہاں کی شرافت کے مطابق احاطہ کی ہو رہی تھی۔

جوابی کی جستجو سرگرمیاں: اساتذہ اہل ہمدردی نے شامِ یاقصدا کی تکرار سے شغریں کر لیں اور اس مقصد کے لیے وہ اس کے صداقت میں مہم سارہا۔ یہ معلوم: کچھ کر طلب کے حاکم بعضات سے اظہار کے حاکم سُرئی کو کچھ کس وجہ اپنی کے حصول سے شغور ہے جس نے اس سے فوجی امداد بھی طلب کی۔

[illegible]

اس کے بعد جانی تل اشٹرا گیا اور وہاں اس کا مگر کی فوجوں سے مل کر وہاں فریقین میں کھسکتا رہا جنگ ہوئی۔  
 خطہ کی دیگر فوجیں جو اس وقت ہر میں تھیں جانی کی فوجوں نے بہت دور کی اور انہیں شکست ہوئی۔ پھر فوجی فوجیں بنے نہ تھے  
 کا طرف میں تھیں۔ ہر قسم اور جہت میں اشٹرا نے

فرنگیوں کے خلاف طغریں کا جنود طغریں ۱۵۵۵ء میں جب یہ کی طرف روانہ ہوئے تو ابتدا میں مسلمان فوج نے نقصان اٹھایا۔ یہ وہاں ٹاری سے روکے تو انہوں نے فرنگیوں کو قتل کیا۔ دینی مسلمانوں نے حکم بیت المقدس کے لئے جانے کو (جو فرنگیوں کا سپہ سالار تھا) گرفتار کر لیا۔ اس نے زبردستی میں ہزاروں مار مارنے اور پانچ سو مسلمان سیراں کو چھوڑنے کا وعدہ کیا۔ مگر طغریں نے اسے قبول نہیں کیا۔ اس نے فرنگی سپہ سالار سے کہہ کر کہ تو مسلمانوں کو جانے دے تو مسلمانوں کو قتل کر دے۔ تو فرنگیوں نے اسے اپنے ساتھ لے کر لے گیا۔



پھر فرنگی حاکم بیت المقدس بقدوین اور فخرکین کے درمیان چار سال کے لیے صلح ہو گئی۔

**قلعوں پر قبضہ:** حصن غرب (قلعہ طرابلس کی ملکہ نورباغیہ شامل تھا اور بن عمار کا ایک آذر دگر وہ غلام اس کا ساک تھا اس نے بندوق کی اور اس کر سے سر دہاں قلعہ اور خرواف بھی فرنگیوں کی چاہ کا پورا کیا جو سے فتح ہو گیا تھا اس لیے اس نے فخرکین کو قلعہ سے قوی کرنے کا بیج بھجوا دیا اس نے قلعہ پر قبضہ کرنے کے لیے اپنے ایک ساتھی و سرانیں کو بھیجا جب کوئی امن جو رد عام قلعہ اس کے استقبال کے لیے آئے۔ تو اسرا نہیں لے اذہ عام تھا اسے ایک حیر مار کر قتل کر دیا تاکہ نہ ایک کو اس علاقہ کی خبر دے سکے۔

اس کے بعد فخرکین نے اس قلعہ کا محل مسموم کرنے کے لیے مغربیہ طرف دیوار کی وجہ سے وہاں جانکے رہا۔ جب برف باری فتح ہوئی اور موسم خلا تو چوبزار سواروں کو سے کروانہ ہوا۔ راستے میں اس نے فرنگیوں کے کئی قلعے فتح کیے۔ بن عمار قلعہ ایک بھی شلی تھا۔ آتے تھے قتل کر فرنگیوں کا سپہ سالار و روانی جو فخرکین کا محاصرہ کر رہا تھا۔ اس کے مقابلہ کے لیے آیا۔ محلی مقابلہ میں فخرکین اور ان کے ساتھیوں کو شکست ہوئی اور وہ حصن چھ گئے۔ مگر سردانی نے باشندوں کو پناہ دے کر قلعہ غرب پر قبضہ کر لیا۔

اس کے بعد فخرکین دمشق پہنچا بیت المقدس کے فرنگی حاکم بقدوین نے اسے پیغام بھیجا کہ وہ صلح پر آمادہ ہے۔ وادعہ شعبان ۱۱۵۵ھ میں ہوا۔

**صلیب پرستیوں کی حریدہ فتنہ حیات:** طرابلس بن عمار کے قبضہ سے غلبہ گیا تھا اور مصری حاکم نے وہاں اپنا نائب مقرر کروا دیا۔ فتح محمد بن عمار کا یہ نائب اور ان کا سپہ سالار فخرکین کا بیٹا تھا۔ اس نے قلعہ حبشہ میں وادعہ شعبان ۱۱۵۵ھ فرنگی فوجوں کے ذہنی ہلوا بہت سے فرنگیوں کو لے کر اطوار و سامان خود رکھنے ساتھ کشتیوں میں سویر ہو کر آئے۔ ان کی سربراہی کے ساتھ جہاز تھیں جو میں یہاں تک کہ جنگ کی فوج آگئی۔ مگر حاکم اٹلا کر مردانی کی فوجی روانہ کے لیے پہنچا مگر بیت المقدس کے حاکم بقدوین نے آکر دونوں فرنگی فوجوں میں صلح کرادی اور وہ صلیب طرابلس کا محاصرہ کرنے لگے انہوں نے وہاں بڑے جیسا "غلبہ" رونی جسے جن سے محاصرہ بہت سخت ہو گیا اگلے طرابلس کے پاس خود ایک رعد ختم ہو گئی اور مصر کا بڑی بڑا بھیجے خود رکھنے فرنگی بچھا تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فوجی فوجوں نے قبضہ کر لیا۔ انہوں نے شہر کو وادعہ قتل و غارتگری کی۔

شہر کے مصری حاکم نے کئی دن پہلے پناہ طلب کی تھی وہ شہر چھل چلا گیا تھا جہاں فخرالدین بن عمار بھی تھا اس شہر والوں نے بھی مگر حاکم انہیں کہہ دے پناہ طلب کی تھی۔ انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس لیے فخرالدین بن عمار شہر و کھانا نہ رہا۔ اس کے حاکم سلطان بن علی بن محمد الکفائی کا سامان ہوا اور پھر وہاں سے دمشق چلا گیا جہاں کے حاکم فخرکین نے اس کا استقبال کیا اور دمشق کا ایک علاقہ زبانی دے دیا۔ یہ واقعہ ۱۱۵۵ھ میں ہوا۔

**فتح صیدا:** مصر کا بڑی بڑا طرابلس کی فتح کے آٹھ دن بعد پہنچا اور مصر کے ساحل پر بیٹھ کر انہوں نے اس کا قلعہ صیدا اور جہازات کے ساتھ اسے تسلیم کر دیا گیا صیدا پر بھی فرنگی فوجیں مار رہے تھے۔ فتح محمد میں غلبہ آگئیں۔ اس کی صورت



یہ ہوں کہ فرنگیوں کا بڑی بیادہ ساتھ کشتیوں پر منتقل تھا۔ فرنگیوں اور قورامک کے ذریعہ اس کے ساتھ جہاں پہنچانا میں ان کے امرا بھی مل جتے یہ لوگ نہایت اور سیلی جنگوں میں حصہ لینے کے لیے وہاں آئے تھے۔ وہ بیت المقدس کے حاکم بنو دین سے ملے۔ پھر انہوں نے عراق اور بصرہ راستوں سے صیدا کی ناکہ بندی کر دی۔ یہاں مصر کا بڑی بیادہ ان کی امداد کے لیے نہیں پہنچ سکا۔

**فتح صور:** پھر انہوں نے صور پر فوج بھیجی۔ یہاں بھی انہوں نے قلعہ ٹھکس آلات استعمال کیے۔ اس لیے وہاں شہر کو اندھ بڑھ گیا۔ لیکن ان کا بھی وہی مشرکہ سویرا مل جڑت کا مشرکہ تھا۔ اس لیے انہوں نے فرنگیوں سے عائد طلب کی۔ پتا چلے کہ فرنگیوں نے وہیں مادی بھاد کی دہائی میں بھاد سے کراسے بھی رخ کر دیا۔ اہل شہر کا ایک حصہ تیار نہیں وہاں شور و مہم کے بعد وطن چلا گیا۔ ۲۴ مئی کی انگریز فرنگیوں کی پناہ کی۔ وہ کرشمہ میں قیام دے پھر عاکم بیت المقدس جہد میں واپس آ گئے۔

**مستطمان میں جھڑپیں:** مستطمان کا شہر مصر کی دینی حکومت کے ماتحت تھا اس کی فوجوں کے ساتھ فرنگی فوجوں کی بھیجیں جاتی۔ جہاں اور حرکت کا ایک ناظمی مامور جمال الملک ان کے ساتھ مقابلہ کرتے: وہ شہرہ صاف اس کے بعد جس الخلافہ تم ہوا۔ اس نے بیت المقدس کے کچھ دین سے خطا اختیار کی اور اس سے صلہ کر لی تاکہ وہ ناظمی غلطی سے محفوظ رہے۔

تاریخ میں مصر کے پہلے سالہ علی نے بھاد کے لیے اپنا ایک سپہ سالار، لونڈے نے فرجیہا سے پوشیدہ طریقہ یہ حکم دیا کہ جس الخلافہ کو گرفتار کرے اور اس کے بجائے حاکم مستطمان بن جائے۔

میں الخلافہ کو اس سازش کا پتہ چل گیا تھا اس لیے اس نے شاہیہ جہات کا اظہار کیا۔ وہی صورت میں مصری حاکم کو اندیشہ ہوا کہ کبھی فرنگی اس پر قبضہ نہ کریں۔ اس لیے اس نے اٹھارہ سویت کر کے جس الخلافہ کو بحال رکھا۔ جس الخلافہ نے اس کے بعد مصر کی تمام فوج کو سوار کر دیا اور ایک اور نئی جماعت سے مدد طلب کی۔ اس کی اس فوجت سے اہل شہر بہت دراض ہوئے پتا چلے انہوں نے اس پر فکرم کر کے اسے قتل کر دیا۔ مصر کے حاکم جبرائیل کے پاس جی اطاعت و فرما دیا کہ اس کا نظام بھیجے۔ نیز اس کی طرف سے ایک کہ بھیجا گیا جس کے بعد مستطمان نے تمام انتظامی امور درست ہو گئے۔

**حسن القاویہ پر قبضہ:** حاکم مصر نے فوجیں بھیجیں اور طلب متہ میں فرنگیوں پر ایک قلعہ نصرت اناورب کا محاصرہ کیا اور اسے فتح کر لیا اس نے وہاں قلعہ و قنات کر لی کی اور لوگوں کو قیدی بنا لیا۔ وہاں سے وہ قلعہ اور دنا کی طرف روانہ ہوا اور یہاں بھی تباہی پائی۔ آخر کار یہاں کے باشندے نہ صرف کئے خوب افسوس نے دونوں شہروں پر قبضہ کر لیا یہاں سے فرنگی فوجیں شہر سے کی طرف نکلیں اور اہل شہر کو پناہ دے کر اس پر قبضہ کر لیا۔

**مسلم رہا مستولی برنگی:** فرنگی فوجوں سے بچنے کے لیے اس نے تمام کی چھوٹی چھوٹی مسلمان مسلمانوں کو بہت خطرہ خوں ہوا اس لیے انہوں نے صحت کے لیے ان سے خط لکھا۔ ان کی فوجیوں نے اصرار کیا کہ انہیں یہ مسلمان رہا کر دیں۔







فوجیں اور بڑے بڑے ہی تھے جس تو حاکم طلبہ سلطان نے ان سے وہ قلعہ واپس لے لیے تھے جن پر ان فوجیوں نے قبضہ کیا تھا۔ اس لیے فوجوں کو اپنی اپنی جگہ پر واپس کر کے لے لیے۔ انہوں نے وہاں پہنچے ہی قیدی چاہی۔ اسی حالت میں سلطان کی خدمت میں پہنچے۔ وہاں انہوں نے فرنگی فوجوں سے جنگ کی تمنا کا اصرار کیا۔ پھر سلطان نے ان کے فرائض کو سمجھا دیا اور ان کے ساتھ ساتھ ان کا راز بھی سمجھ گیا۔ اس سے ان فوجیوں کو کچھ نہ رہا۔

سلمان کی وفات۔ شہزادہ صاحب جنگوں۔ وہاں حاکم طلبہ نے ان سے ملاقات نہیں کی۔ اس عرصہ میں، یار کرب کا حکم سلطان نے بھی چاہا تھا۔ اس لیے اس کی فوجیں واپس ہو گئیں۔ سلطان انھیں دہلی کے مذہب پر وفات ہو گیا اور اس کی لاش اس نے شہر چھپائی تھی۔

اسلامی فوجوں کا انتظام۔ سلطان کا قصد و فکر سمرقند و بلخان کے قریب خیرہ زن ہوا اس وقت دمشق کا حاکم طغرل بن سوار حاکم مومل کے پاس آیا پھر اسے ان کے حکام کے پاس دے دیے۔ شہزادہ سلطان نے پوچھا، پھر وہ فوجیوں کے پاس اس کا حکم پہنچا۔ پھر یہاں سے احمد و فوجیں واپس آگئے جو کہیں اور صرف ہیرمو و فوجیوں کے ساتھ دے دیتے تھے۔ یہاں، دہلی، فوجیوں نے ان کی ناکامی سے غم و افسانہ اور دواغلیہ کی طرف راغب ہو گئے۔

پھر شہزادہ حاکم سلطان بن محمد نکل کر سوار اور فوجیوں کے پاس آیا اور انھیں اپنے مذاق میں دیکھ کر طرف لے گیا اس طرح فوجیوں کا کام آسان ہو گیا۔ ان کے پاس نورنگ کی رسد کم ہو گئی تھی اس لیے وہ کوشش کرتے مسلمانوں نے ان کا تعاقب کر کے انھیں دور ہٹا دیا۔

شہر صور کا محاصرہ۔ جب بادشاہی فوجیں شہر کو گئیں تو یہاں مقدس کا فرنگی حاکم بھڑا دین نکلا اور اس نے پہلے فرنگی فوجیں واپس لیں اور بادشاہی فوجوں کو اپنی طرف سے شہر صور کا محاصرہ کر دیا جو سمرقند کی حکومت کے سربراہ اور امیر الفضل کے قبضہ میں تھا۔ وہاں اس کو جانشین حاکم عز الملک تھا انہوں نے وہاں پر جوں اور مختلفوں (قلعہ متعلی آقا) کو نصب کر دیا تھا۔ اس نے اہل محرابوں میں سے جن کی تعداد ایک ہزار تھی بہت نیرتو نیرتو کو بلا یا انہوں نے سخت مزاحمت کی اور وہ فصل کے فصل و جنگ تک پہنچ گئے اور اسے جلا دیا۔ اس سے بڑوں پر جن کی قتل کا قتل (خطا) چھوڑ کر نڈر رہ گئی کیا۔ یوں کچھ دین کی جنگ ہو گئی تھی۔

طغرل بن کا مقابلہ۔ اہل صور نے طغرل بن کا مقابلہ بھی دیکھا تھا۔ وہ ان کی مدد کر کے ان کے ہاتھ میں دو شہزادوں کے دو لے کر آئے تھے۔ چنانچہ وہ اپنا اس کے ساتھ پہنچا۔ انھیں دو سو گھوڑے بھیجے۔ اس کے بعد بھی شہزادہ جنگ چوری رہی شہر کے حاکم نے طغرل بن کو بھاری مہیا کیا۔ وہ بہت بھڑا بیٹا تھا۔ تاہم وہ شہر کو اس کے ہاتھ لے کر آئے۔

اور طغرل بن فرنگی حملہ آوری پر تیار ہو کر، تھا اور دمشق کے علاقے میں ان کے ایک قلعہ پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ اس نے ان کے پاس فوجیوں کو دے دیا۔ مانی کا راستہ بھی بند کر دیا۔ چنانچہ یہ فرنگی بھری راستے سے غروب کی مدد حاصل کرتے تھے۔



[illegible]

مجھ اس نے صیحا پکارنے کی اور نے تھکان چھوڑا اس نے جلد میری جینے کا حکم کیا تو فرشتوں کا ہاتھ میری طرف سے  
 ظاہر ہوا۔ ان کے شاہنشاہ پر غصہ نہ کرے گاں لیے انہوں نے سوار کا خاصہ برکت من کر دیا اور ہونا چلے گئے اس کے بعد ظفر کیوں سرد  
 کے شہر پہنچا۔ اس نے کئی لڑائی لڑائی اور انکی اور شہر اچھا لے لیا اور خلیفہ کی مرمت کرنے سے میں مستغنی ہوئے۔

معدود کی پیش قدمی : چار سو برس کے ساتھ ایدہ معدودہ : مشیخہ میں سرخا پیچھے ، اسے بھی گھر ہوا ، جاؤ تو فرمایا : اس کے بعد بڑے بڑے تھے جسے ساتھ ہوا ، اس نے انگلی کے مہم کی تہوں پر بند کر کے انہیں اس کے چہرے سے چھینے لیا ، اور فوٹو کے بہت سے چہرے کوئی نہ بے اور چہرہ نہ بے چاہا ۔

[illegible][illegible]

فرنگیوں کو شکست  
مسلمان فوجوں نے دریائے گندھارا کے کنارے اور بیت المقدس کو فتح کرنے کے بعد جڑواہے وہاں  
فرنگی فوجیں لڑنے سے تھیں۔ چنانچہ محمد بن جعفر نے وہاں تک پہنچ کر کئی عیسائیوں کو شکست دی۔ جس میں  
کئی آدمی ہلاک ہوئے۔ اور ان میں سے بہت سے مایوسی ہو گئے اور دریائے گندھارا کے کنارے ہجرت کرنے لگے۔ مسلمانوں نے کافی  
ان تھیں مایوسی کیا۔

فرنگی عداوت کا صفایا یہ فرنگی بوجھیں تھکتے کہ مر واپس تپتے تھکتے ہیں نہیں کہ جس اور طاقتور فرنگی بوجھیں ہیں۔  
 جس میں۔ مانتو مستحق ہو گئیں۔ انہوں نے ملے کہ چھانچے اور بچے کو تھکا لے۔ جس غلوں نے ان کا کپہ مبین  
 تھکا جاسا رہا تھا، فرنگی میں نہیں کر کے۔ اس لیے انہیں پھوڑ کر بیٹے تھے۔ تاہم مسلمانوں نے وہاں اور بچے انہوں نے  
 بڑوں فرنگی بوجھیں تھکا کر۔ ۱۔

جو کلمہ مسلمانوں کی طرف سے کہنے کا ہے۔ اور جو کلمہ کفر اور کفرانِ حق کے لئے کہتا ہے۔ اسے کلمہ کفر کہتے ہیں۔ اور جو کلمہ مسلمانوں کی طرف سے کہنے کا ہے۔ اور جو کلمہ کفر اور کفرانِ حق کے لئے کہتا ہے۔ اسے کلمہ کفر کہتے ہیں۔ اور جو کلمہ مسلمانوں کی طرف سے کہنے کا ہے۔ اور جو کلمہ کفر اور کفرانِ حق کے لئے کہتا ہے۔ اسے کلمہ کفر کہتے ہیں۔

۱۰۰ کا نقل: جب یہ واقعہ پیش آیا تو آپ نے فرمایا کہ: "اگرچہ اس واقعہ سے پہلے ہی کہ میں نے اپنے شیوخ و اصحاب سے



ہر ایک ملک میں صدر جنم  
(شہید) کے ایک فرد نے اس پر بغیر سے حملہ کر دیا اور وہ اس دن (دشمنوں کی جانب ہتلا کر) فوت ہوا۔ اس کے بعد حاکم  
دشمنی غفر کین پر یہ الزام لگایا گیا کہ اس نے اسے قتل کر لیا تھا۔

نئے مسلم سپہ سالار کا تقریر: سورود کے قتل ہونے کے بعد سلطان محمد نے اس کے دست پرستی کو بجا بدین کے لشکر کا  
سپہ سالار مقرر کیا اور فرنگیوں سے جہاد کرنے کے لیے اس کے ساتھ اپنے فرزند مسعود کو بھی روانہ کیا۔ سلطان نے دیگر علماء  
اور اہل کو یہ پیغام دیا کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔

چنانچہ (مسلم حکام میں سے) قاضی الدین زنگی بن اسفندر اور حاکم شہار فرک (جہاد میں) شریک ہوئے اور یہ لشکر  
جزیرہ قاضی بنی طرف روانہ ہوا اور اسے سورود کے نائب کے ہتھیار ملے۔

پھر وہ اردو بن کی طرف روانہ ہوئے اور اس کا محاصرہ کر لیا تا کہ اس کا حاکم ابو القازی ان کا مطیع ہو گیا اور اس  
نے اپنے فرزند ابو ذر و غفر کے ساتھ روانہ کیا پھر یہ جہاد میں رہا جس کے اور باوجود داخلہ میں سفر دین وہ اس کا محاصرہ کرتے  
رہے مگر اسے فتح نہیں کر سکے اور مسلمانوں کے پاس خوراک کی رسد کم ہو گئی۔ اس لیے وہ شمشاد اور سردی کی طرف کوچ کر  
گئے دوران خلافت کو خوب تباہ کیا اس کی آٹھ میں عرض کیے سوم اور رضوان کا فرنگی حاکم ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد اس کی بیوی  
حاکم ہوئی۔ اس نے فرنگیوں کے برخلاف برستی کی اطاعت کرنے کا پیغام بھیجا۔ لہذا اس نے اس خاتون شکران کی طرف  
خاموشی کے حاکم کو بھیجا تو اس (ملک) نے اس کے ہاتھ مال اور دولت اور تحائف بھیجے اور مسلمانوں کی اطاعت کا اقرار کیا۔ اس  
لئے اس کے پاس جو فرنگی تھے وہ ان کا کپڑے چلے گئے۔

سلطانی لشکر کا جہاد: سلطان محمد دمشق کے حاکم غفر کین سے آہ جب تھا کہ وہ سورود کے قتل کا ملوم تھا۔ لہذا وہ باغی  
ہو گیا اور سلطان کا مخالف بن گیا۔ مادرین کے حاکم ابوالقازی نے خلافت میں اس کا ساتھ دیا کیونکہ اس کے اور برستی کے  
دوسراں دشمن تھے لہذا سلطان کو کون دلوں کی مخالفت اور فرنگیوں کی جنگ کی وجہ سے بہت پریشانی ہوتی تھی کہ فرنگیوں کی  
خلافت بہت زیادہ ہو گئی تھی۔

لہذا اس نے حاکم رضوان امیر برستی کے ساتھ مل کر فوج کو تیار کیا اس کے ساتھ امیر جیسی جنگ امیر کسری اور موصل والیوں کی  
فوجیں بھی تھیں۔ سلطان نے انہیں حکم دیا تھا کہ ابو القازی اور غفر کین کی سرکوبی کے بعد فرنگیوں سے جہاد کریں۔

حمہ و لشکر کی فتوحات: چنانچہ دو ماہ رمضان المبارک ۵۷۵ھ میں جہاد کے لیے روانہ ہوئے انہوں نے رط کے  
مقام پر دریائے فرات کے کنارے اور طرب پہنچے۔ وہاں دشمنان کے بعد لاکھوں حاکم طرب تھا اور وہاں کی فوج کا سرور طرب  
انہوں نے غلامی لشکر نے ان دونوں کے سامنے سلطان کے وہ غلو پیش کیے جن میں شہر کو ان کے حوالے کرنے کے  
لئے کہنا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے ابو القازی و غفر کین سے فوجی اور دطلب کی۔ چنانچہ وہ دونوں دو چار سو آدمیوں  
کو لے کر وہاں پہنچے اور اس کے ذریعے جہاد میں کے لشکر کا مقابلہ کیا۔ یہ حالت دیکھ کر امیر برستی حاکم طرب گیا جہاں غفر کین کے  
موجود تھا اس نے اسے شج کر کے تختیوں تک اسے لایا اور پھر اسے حاکم طرب میں امیر فرجانی کے حوالے کر دیا۔ اس طرح وہ  
سلطان کے حکم کے مطابق ہر شہر فتح کرنے لگے۔ جو بات دیگر حکام کو بہت ناگوار گزری اور ان کی تیسری شہر اب ہوئے لگیں۔



[illegible]

ایسی اکثر کس سے اپنی جہوں میں جبراً اپنا بھروسہ کرتے ہیں۔ مگر وہ اس نے واقعی مراد میں پہنچ کر اس پر بھروسہ کرنا ہی  
نہ ملے۔ وہ اس سے طلب کی خاطر اس سے جو تیار ہو، وہ تمام سزا و ساریں اس کو ملتی ہیں۔ ان کے ساتھ یہ کہتے ہیں۔ چنانچہ اس کا ان کا قصہ  
میں لکھی ہوئی اس نے دیکھی کہ وہ اس کا رخ کر لیا۔

[illegible]

**فرشتوں کی بہشت:** صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمارت پر ملائقوں کی طرف چلے گئے۔ ان ائمہ کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نئے مومن کے سامان بائبل کے فرشتوں سے توفیق ہو جائے گی۔

برصغیر کی جنگ فرنگی باغی، مشن کے تحت ایک تمام پڑاوت نہیں اور اس پر پانچوں برصغیر اور اس کی تمام قلعہ بندیوں کی اور ہتھیاروں کو ہم مشن نے فرنگی قیروں کو بچا کر کے نکالا اور دیکھا تو آخر سے فرنگی کے گزرنے کا مقام ہر جگہ انکوں سے خالی اور مہر نہ تھا۔ یہ وہ حالت تمام برصغیر میں دیکھیں پہنچے اور سے رہا دیتے، لیکن اس نے جنگ اور کئے قلعوں و قیدی کے لیے اور بہت دور قیامت حاصل کیا اور وہ قیامت آئی۔

میں نے ہمہ رابطہ کا حق مر سنا اس لئے کہ جسے میں دیکھتا ہوں۔ یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھ لیا۔



نے اس پر جواب دیا۔

فرنگی بادشاہ کی موت۔ بیت المقدی فارنگی حکم بندہ بنی لاہور کے قریب فوت ہوئے۔ اس نے دیار بکر کو فتح کرنے کے لیے ٹکڑی لٹی تھی جب اس نے پانچ سو سال کے وقت، وہ ٹکڑی ہو کر اور وہ بیت المقدی لوٹ گیا۔ یہاں دوم گیا۔ اس وقت وہاں رہ کو دورنگی حاکم بھی موجود تھا جو مسلمانوں کی قید میں تھا اور اسے چاہتی تے رہا کیا تھا۔ مگر وہ اپنے طاقت کی طرف لوٹ گیا۔

طغرل بن کی بیعت اور حاکم دمشق غزوہ میں فتح کیا سے جنگ کرنے کے لیے روانہ ہو گیا تھا اور اس کو فتح بھی تھا۔ فرنگی حکم۔ اس نے اپنی طرف سے ایک بیعت کا بیٹا بھیجا تو طغرل بن نے یہ شرط بھی کہ وہ جنگ کر دے اور وہ سے انور تک کا علاقہ چھوڑ دے۔ مگر اس فرنگی نے یہ شرط قبول نہیں کی۔ اس لیے طغرل بن طبرستان پہنچا اور وہاں کے گورناروں کو بلانے لگا۔ یہ گوری تھی۔ پھر وہاں سے مسلمان بھی پہنچ گئے اس کا مقصد مصر کی سب سے بڑا رقبہ جس سے وہ جو بقدون کے خاقان میں آئی تھیں۔ جنگ اس نے دیکھ کر سے کوئی کہہ نہ سکتا تھا۔ انہیں بتا دیا کہ ان کے حاکم نے طغرل بن سے بیعت نہ کرنے کا حکم دیا ہے اور اسے سفر نہیں کرنے کا حکم دیا ہے اور اسے دمشق واپس چلا گیا۔

مسلمانوں کی شکست۔ اس کے بعد۔ مگر فرنگی فوج اور غزوات بھیج گئی تھیں اور وہاں کے ایک لشکر پر فتح کرنے کے بعد اسے کوٹ لیا۔ جب اس نے تابع ملک بصری اور فونی وے گران کے مقابلہ کے لیے بھیجا۔ اس نے بن فرنگیوں کو وہاں ایک جہاز میں سمجھ کر دیا جہاں تک کہ وہ پہنچا تو فرنگی سے باہر ہو گئے اور انہوں نے اسے پکڑ لیا اور اسے دلا دیا اور اسے اور مسلمانوں کو شکست دے دی۔ اس کے بعد فرنگی فوج نے گوری کی۔ مسلمانوں کی جلا جھکٹ اور اسے فوج و مصلحت اور اسے آگئی۔

مستعدہ حسلے کی کوشش۔ اس واقعہ کے بعد طغرل بن طلب کیا تاکہ وہ بجا غازی سے فوجی مدد حاصل کرے۔ اس نے اس کے ساتھ بیٹے کو لے کر دیا۔ کیا تاثر ہے اس میں؟ خبری کہ فرنگیوں نے دمشق کی مدداری پر تھکا۔ یہ اور جوہر بن وکولٹ اگر ان کا مقابلہ کر دیا ہے۔ اس لیے طغرل بن بہت جلد دمشق چلا گیا۔ یہاں غازی، زونین چھوڑ گیا تاکہ وہ فوجوں کو کھانا کرے اور وہ جوہر بن وکولٹ فرنگیوں سے بے خطر رہے۔

اہل حلب کی مصلحت۔ اس وقت میں فرنگی فوجیں طلب کے قریب پہنچ گئیں۔ انہوں نے سرائے پر قبضہ کر لیا اور شہر کا دوسرا حصہ گریزا۔ ان کا شہر والوں نے اپنی جائیدادیں انہیں فریاد کئے کہ ان کے راجہ صلی کی۔

شہر پر قبضہ۔ پھر ابو الحارثی زونین سے بکا دیا۔ فرنگیوں اور غزاکاروں پر مشتمل فوجیں ہزاروں فوج لے کر مدینہ کے لیے آئے۔ اس کے ساتھ اسامہ بن مالک بن شریک آگاہی اور ارمان کے ساتھ امیر غلمان اور سلطان بنہ انہیں بھی شہر تک پہنچ گئے فرنگی فوجیں انہوں نے قریب صلیاں کر کے ان کے ہم کی طرف روانہ ہو گئیں اور ایک ایک جگہ پر چڑھ گئے۔ انہوں نے ان کے سامنے مدد دیا۔ انہوں نے جنگ کی کہیں دینے کا ارادہ کیا تھا مگر ابو الحارثی ان کے پاس پہنچ کر انہیں کہہ دیا کہ مدد نہ دے۔







۱۔ خیر و برکت کا یہ سبب ہے۔

فرنگی حکام کا فرار۔ جب ملک ثروت سے یہ ناپسندیدہ فوجی دستہ اٹھا کر ہٹا دیا گیا۔ "معتبر" حکام کا یہ واقعہ  
 راجستھان کے قبائل کے خلاف جو چنانچہ ہوا تھا اسے یاد دلایا اور وہی فرنگی دستوں نے قدم پر قدم کر لیا۔  
 جب ملک راجستھان کے قبائل نے اس حکم کو تسلیم نہ کیا اور اسے اس کے قبیلے سے چھڑا دیا۔  
 وہاں پہلے "معتبر" فوجی دستہ مقرر کیا۔

[illegible]

انہی نے اس کے ساتھ کو جواب دیا اور اس کا شرچہ بھی اٹھایا۔ پھر انھیں مار ڈالیا۔ اور پھر اس سے جسے رسول  
 کہاں پہچانے اس کی چیز اٹھ لی۔ یہ سب کام خود بخود ہوتے تھے۔ اور وہی کی طرف سے مقرر کیے جانے  
 والے تدبیر سے متعلق تھے۔ یہ خدا کی تدبیروں کے نفاذ تھے۔

یہاں پہلے صرف سے غفر کیا گیا اور پھر یہودیوں کو بھی یہودیوں کے ہاں سے غفر کیا گیا۔ چنانچہ یہودیوں نے یہودیوں کو غفر کیا۔

**محمود بن خرقہ رحمہ اللہ**۔ سب فریقوں کو جس بات کو صحیح کہہ سکو، اس بات کو اپنی جگہ پر قائم کر دیا۔ وہ لوگ جو غلطی کرتے تھے اور ان کو اصلاح دینی اور ان کو صحیح فہم دینے کے لیے جبر سے روکنے والے تھے، ان کے سامنے ان کے اندر کو اٹھانے کا پورا یہ بھی حکم تھا کہ وہ ان کا احتساب کرنے سے باز نہ رہیں۔ اسی حکم کی بنیاد پر یہ حکم دیا کہ وہ ان کے لیے قیام رکھیں۔ اس کے اندر سے ان کی اصلاح دینی اور ان کو صحیح فہم دینے کے لیے اس شرط کے تحت ان کے لیے قیام رکھنا، یہ حکم دیا کہ وہ ان کو اپنی جگہ پر قائم کر دیا۔

**فتح عبور** آخر سال کے بارے میں مائی! اس میں فریخی شہر میں داخل ہو گئے، شہر کے ہر گوشے پر وقت جرنے کا  
 ٹپکے ٹپکے آواز جرجاتا ہے۔

پڑھائی کی فتح و شکست۔ پھر جتنی نے اپنی خوبیاں کو اٹھ کر اور اچھے سے فروج سے ان کو خطاب کی مرتبہ دے دی ہو۔ اور وہ کام دے کر کے بعد سے فریاد سے ٹھہرا لیا پھر وہ حسب کے قیاس سے قلمبند ہوا جو ممکن ہو جو وہ سب سے مہر لکھی جاسکتی ہو۔ اس کے ساتھ ہی کے یہ فریاد بھی لکھی ہو جسے وہ جتنے جتنے ہوئی اس میں مسماں ہو کہ وہ سے ہو لیا اور یہ سب کچھ نے مسماں ہو لیا۔ یہ سب کچھ لکھی جاسکتی ہو۔







۲۔ حج بنو نصر یہ کہ قسم۔ مرقیہ۔ سہولت و انعام پر جوئے  
نور تارہ۔ سہولت و انعام پر جوئے۔

فرنگیوں کو شکست اس سے میں تاج الشک و عظم ہوا نہ فرنگی فوجوں کا ایک دستہ خوران بھی لکھنے ہے اس نے اس  
نے اپنے ایک شخص کو نام خراسان و فوج کے فرنگی فوجی دستہ کے مقابلہ کے لیے بھیجا ان کے فرنگی فوجوں پر لڑنے  
پر عمل کیا وہ ان کا سامان لوٹ لیا۔ چربہ و مشت و اجس کیا۔

فرنگی حاکم جب ان کی شکست کی خبر ملی تو اولاً زکا علی سامان و بلخانہ و قلعے کے خلاف گئے۔ سلطانوں نے ان  
کا حق تعالیٰ کرتے نہیں تھے کیا حقیقت طاری۔  
ان واقعوں کے بعد ان کی کہہ کہ خدا نے قدرت میں پانچواںے فتح کر دیا۔

فرنگی حاکم کی شکست چربہ و قلعے میں ان کی برتری کی خبر ملی تو انہوں نے فرنگیوں کے خلاف ہند  
کیا۔ فرنگیوں کو کئی چاروں سالوں سے سختی سے لڑنا پڑا۔ اس وقت کو فرنگیوں کا ہندوستان کے لیے تھا۔ انہوں  
نے اسے آتے رہتے۔ پانچھ پانچ کر ان پر حملہ کیا اور اسے شکست دی اور اسے بہت نقصان پہنچا۔ وہ فرنگی حاکم جتوین  
کے قلعہ کی طرف بھاگے۔ اور وہاں قلعہ بنا لیا۔ جب فرنگیوں نے اس کا حال دیکھا تو انہوں نے اسے دھت کرنے کا  
اعزاز دیا۔ انہوں نے اسے قلعہ کا قلعہ کر لیا اور صرف سے فرنگیوں کو دے کے لیے اٹھا کیا۔ انہیں ہار کر لڑنا تھا۔ فوج  
کے مقابلہ کے لیے لیا اور ان سے جنگ کرتے۔ یہودیوں نے فرنگیوں کو شکست دی۔ ان کی قوت و ادراکیت کی طرف بھاگے۔  
جو کہ زمانہ فوجی ان کا حق تعالیٰ نہیں کرتی تھی اس پر انہیں تھے۔

پانچواںے کی فتح دشمن حاکم بروری میں خطر کی خبر ملی تو انہوں نے اسے بھاگنے کے لیے فرنگیوں کے خلاف  
اور حملہ کیا۔ فرنگیوں نے اسے ہار کر دیا۔ انہوں نے اسے ہار کر دیا۔ انہوں نے اسے ہار کر دیا۔ انہوں نے اسے ہار کر دیا۔  
اسلامی سودا و سرمایہ پر پہنچے تو فرنگیوں نے ان کا مال بھیج دیا۔ انہوں نے اسے ہار کر دیا۔ انہوں نے اسے ہار کر دیا۔  
انہوں نے اسے ہار کر دیا۔ انہوں نے اسے ہار کر دیا۔ انہوں نے اسے ہار کر دیا۔ انہوں نے اسے ہار کر دیا۔  
اسلامی فوجوں نے ان کی فوج میں قلعہ کا قلعہ کر کے فتح کر لیا۔ اور وہاں کے فرنگیوں کا مقابلہ کیا۔ ان کی شکست خور اور فوج قلعہ  
میں بھگے۔ فرنگیوں نے انہوں کے خلاف اسے ہار کر دیا۔ انہوں نے اسے ہار کر دیا۔ انہوں نے اسے ہار کر دیا۔  
کے حق تعالیٰ کرتے نہیں تھے۔ ان کے لیے فرنگیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے لکھے ہوئے۔

شخص الملوک کے عیال پرانے کار نامے پھر حاکم مشتق میں الملوک۔ ان کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ ان کی طرف فوجوں  
کے پہنچنے پر وہ دیر کے ساتھ آتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔  
کھوئے۔ ان میں سے۔ ان کے فرنگیوں کے خلاف اسے ہار کر دیا۔ انہوں نے اسے ہار کر دیا۔ انہوں نے اسے ہار کر دیا۔  
طاقت کر لیں۔

میں یہاں نے یہ بات لکھی کہ اسے فتح کر دیا۔ یہاں مذکور ہے کہ ان کے خلاف فوجوں کو اسے بہت شوق







گزارنا تو انہیں وہاں برقرار رکھ اور خود ان پر حکومت کرنے لگے۔

**فرنگی قلعوں کی تسخیر:** ۱۵۵۵ء میں حاکم دہلی شمس الملوک سہاکل نے ہمبر خرواشی کے زیرِ قیادت مسلمان فوجیں ہراہس النہر کی طرف بھیجیں اس کے ساتھ زمان خان فوج اور شاکار تھے۔ ہراہس کا فرنگی حاکم قاہلہ کے بے آیا۔ مسلمانوں نے جنگ کر کے اسے شکست دی اور اس کی فوجوں کا حلقہ کر دیا اور اسے ہراہس میں محصور کر دیا مسلمانوں نے اس کے بیرونی علاقے کو تہ و تدویر کیا اور اس کے قلعوں میں سے دہلی بن اور اسے قلعہ کو فتح کر لیا اور وہاں کے فرنگیوں کو قتل کیا۔

**صلیبیوں کو عسقلان میں شکست:** ۱۵۵۵ء میں فرنگی فوجیں عسقلان گئیں اور اس کے گرد و نواح سے ملے ملے کو تہ و تدویر کیا اور اس کے قلعہ کو فتح کر لیا اور اس کے قلعوں میں سے دہلی بن اور اسے قلعہ کو فتح کر لیا اور وہاں کے فرنگیوں کو قتل کیا۔ اس طرح انھوں نے مسلمانوں کو ان کے شہر سے بھانپا۔

**طبرستان اور مغرب میں صلیبی جنگ:** جب دہلی میں صلیبیوں کی سلطنت کا زمانہ ہوا اور طبرستان اور مغرب میں ان کا اقتدار چاہتا رہا تو یہاں سے باشندے خود بخود ہار گئے تھے۔ خاندانِ بویہ اس کا آفرین ہوا اور اس نے ملکی میں بھی بہت سی عسکری قہار طبرستان اور مغرب میں ایوانی بن سلطنت کو خراجِ حاکم ہو گیا تھا اور یہاں کے لوگوں نے حسن بن علی اور خاندانِ بویہ کو اس کی ماتحتی قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا وہاں کے اہلِ حق و باطل نے قہر فرنگی چاہا اور طرفہ ہندوستان میں اس کے بے کوشش کر رہے تھے چنانچہ شہزادہ جرنے اسے فتح کرنے کا ارادہ کیا اس نے بھڑک بڑا جھکا اور ۱۵۵۵ء کے آخر میں وہاں جنگ کی اور اس کی فوجیں شہر فتح کر لیں۔

**صلیبی رستوں کو شکست:** یہاں کے باشندوں نے عربوں سے نوئی اللہ کو طلب کی۔ چنانچہ عربوں نے انہیں فرنگی قلعہ ہاتھ پائی اور دہلی میں اس کے مقابلے کے لیے پہنچے۔ انہوں نے فوجیں کو شکست دی اور ان کے چھوٹے لوگوں اور صلیبیوں کو قتل کیا۔

**دیگر افریقی مقام پر حملے:** فرنگی فوجیں جزیرہ سلی (مصر) و ایبیا آئیں۔ جزیرہ مغرب کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں کے ساحلی مقامات پر حملہ کیا۔ یمن کے باشندے پہاڑ کی طرف بھاگ گئے انہوں نے اس مقام میں قہر کیا۔ اس وقت لوط لیا اور اس کی کواہر کر دیا جسے یمنیوں نے لٹا دیا تھا وہاں کے قہر کر لیا تھا اور اس کا کام التزمہ رکھا تھا۔ جزیرہ پہنچے شہروں کی طرف واپس چلے گئے۔

**دوبارہ جنگ:** واپس آنے والے روز ۱۵۵۵ء میں ایبیا جزیرہ طبرستان اور مغرب پر لشکر انداز ہو گیا اور ان کے جنگجو سپاہی وہیں مقیم ہو گئے انہوں نے برائی اور بھڑائی اور اس وقت لوط لیا اور اس کی کواہر کر لیا اور ان میں جنگ کرنے رہے۔ خانہ جنگی کے نہ سے نتائج (یہ نتیجہ جبر تھا کہ ہے نہ) شہزادے فرنگیوں کی آہ سے پہنچے، یہی اختیارات ہیں



مردی بن قدامت بن علیؑ

مشغول تھے انہوں نے بنو عمروؑ کو کمال دیا تھا اور امرائے مملکت میں سے ایک ایسے شخص کو اپنا حاکم بنالیا تھا جو وہی قوم کے ساتھ تعلق کرنے کے لیے لکھا تھا انہوں نے اسے اپنا حاکم تسلیم کیا تھا۔

چنانچہ جب شہزادہ بنو فرخیوں کے ساتھ جنگ کرنے میں مشغول تھے تو اس وقت بنو عمروؑ کے حامیوں نے موقع نہیں سمجھا اور انہوں نے اسے اور اس کی فوج کو شہر میں داخل کرادیا۔ یوں شہر کے اندر غارتگری شروع ہو گئی۔

طرابلس پر فرنگی قبضہ : جب فرنگی فوجوں کو اس خانہ جنگی کا علم ہوا تو انہوں نے بھگت خان فسیلوں پر سزیاں لگا دیں اور ان کے ذریعے فسیلوں پر چڑھ کر وہ شہر میں گھس گئے اور اسے رنج کر لیا اور خوب لوٹ مار کی اور شہریوں کو قیدی بنالیا۔ بہت سے باشندے قتل ہوئے اور ہر کی پستیوں کی طرف بھاگ گئے۔

طرابلس کی آباد کاری : جب فرنگیوں نے قلعہ عام بند کیا اور عام بحالی کا اعلان کیا تو مسلمان شہر واپس آئے اور فرنگیوں کو خراج دینا منظور کیا مسلمانوں نے چھ مہینے کے اندر فسیلوں اور بھگت خانوں کی حرمت کر لی اور انہیں معذور کر دیا حاکم بنالیا اور اسے امانت کرنے کا پابند بنالیا پھر مقلد (سکس) میں آئے ان کو کیا گیا کہ جو طرابلس جانا چاہتے ہیں جلا جائے۔ چنانچہ وہاں لوگ آئے تھے اور اس کی آبادی بھی بڑھ گئی۔

افریقہ کی اسلامی سلطنت کا زوال : جب صلیبی سلطنت کا نظام ٹکڑا تو قابض کے شہر پر بھی کچھ لوگوں نے قبضہ کر لیا اور دوسرے علاقے بھی خود مختار بن گئے۔ انہی خود مختار امرائے میں سے ایک کمال بن جاسع بھی تھا۔ جو قبیلہ بلالہ کی ایک شاخ قبیلہ راجع سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ وہ قبیلہ تھا جسے مصر میں فاطمی حکومت کے خلیفہ المستنصر کے ازب پر جبرائی نے طرابلس میں اور اس کی قوم کے خلاف بھیجا تھا انہوں نے سلطنت کو تہہ و بالا کر دیا اور اس کا انتظام خراب کر دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ علاقوں پر انہوں نے قبضہ کر لیا اور کچھ علاقوں پر دوسرے قبائل بٹ گئے۔

مستنصر حکام کی خانہ جنگی : انہی بنو جلیان کے دائرہ عمل میں قابض کا علاقہ بھی تھا یہاں کا کہم رشید تھا۔ وہ کہم قبیلہ میں فوت ہو گیا اس کے بعد اس کے زوارہ و نلام یوسف نے اس کے چھوٹے بیٹے محمد بن رشید کو حاکم بنالیا اور اس کے بیٹے فرزند محمد کو کمال دیا اور چھوٹے بیٹے محمد کو اپنے ماتحت رکھا۔ وہ رشیدہ طور پر زمانہ نے (حزب مرائے) میں بھی آج وہاں رہتا تھا۔ جہاں رشید کی بیٹی بھی ہوتی تھی۔

یہ کہم حاکم مہدیہ کے پاس اس کی حمایت لے کر گئے اور مہدیہ کے حاکم حسن بن علی نے یوسف سے اس بارے میں خط و کتابت کی تاہم وہ نہیں مانا بلکہ اس نے دھمکی دی کہ وہ فرنگیوں کو قابض میں بلا لے گا۔

فرنگیوں سے ساز باز : اس بارے میں حاکم مہدیہ نے اس کے خلاف فوجیں بھیجے کہ انہیں ایک اور یوسف نے طرابلس و الغرب کے فرنگی حاکم کو اپنی اطمینان دینا چاہا اور یہ درخواست کی کہ وہ اسے قابض کا اسی طرح کہم بنادے جس طرح اس نے اپنے معذور کو طرابلس و الغرب کا حاکم بنالیا ہے۔



**یوسف کی ہلاکت** : اس شب کے ہشتہویں روزگی حکام سے اس کی سرزنش کا حکم ہو گیا تھا۔ مجھ صاحب حسن نے جی کی فوج میں۔ اس نے ان فوجیوں کے ساتھ گھس کر اس کے خلاف احکام جاکوٹ کر دیا۔ ایسی حالت میں یوسف گیس میں شمع ہو کر مسموم ہو گیا۔ شب کے گھس چلے زہر دہی جھنڈ کر پیا اور یوسف کو لڑکا کر کے رشید کے پاس لیے مقرر کر دیا۔ اس کا حکم ملا جا اس نے جھوٹے ہوائی جھری تھیں جو حکم مقرر ہو کر اٹھا۔

یوسف کو کثیف انوارِ اوتسہ کی تالیف دی گئی۔ جہاں تک کہ وہ بڑا کم ہوش اور سنی اور اس کا فرزند صلیب (صلی) کے درشاہِ راجہ سے اس کی بیعت کی اور اس کی پناہ میں آئے۔

الحق یہاں سے فخر سامانی: ہوجا رہا ہے۔ یہ سچو میں بہت کمائی ہوئی تھی اور یہاں سے اکثر ہاتھ سے معطلہ (مسئلہ) چلے آتے تھے۔ لوگ ایک دوسرے کا کھانے پکے تھے۔ سوت کے حاجات کی کفالت ہوئی تھی۔ ایسی حالت میں راجہ نے اس موقع کو بہت سمجھا۔

دشمن کے بحری بیڑے کی اوروائی: اس نے اس سونہ واصل کو توڑ دیا جو اس کے دورِ حاکم میں جسے بحری بیڑے کے اورمان کی باتوں سے مانتا تھا۔ ہذا اسی نے اپنے بحری بیڑے کو بحالی سرکشتیوں سے تیار کیا اور انہیں جنگجو بیڑوں اور تھپیڑوں سے مسلح کیا۔ ان بحری بیڑوں کا انصر جرنی بن گیا جس کو تھپیڑوں کا مال ہوا تھا اور جس کا حال بھرپور اور وسوسہ کے حالات میں بدتر ہو چکا ہے۔

اس نے تو سرور کا ہند کیا۔ وہ اس نے مہدیؑ پر ایک کشمکش دیکھی اس نے اسے عزت پہنچائی اس نے وہاں خاک و  
کھیت دیکھ تو اس نے اس کے ہر ذوق پر اس کی فکر کا پورا پورا اندھو سرور ہند پر چھوٹا کہ "نرنگیوں کا نرنگی بیڑا کھینچتے ہو۔ انا نہ بکر  
نہ بچہ، نہ کفر یہ" ص ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵

[illegible]

**حسن بن علی کا فرار** چچہ سراجہ کر سنسن بھی مٹانے کو گویا کہ جمع کیا اور ان سے مشورہ کیا۔ قوموں نے جنگ نہ کرنے کا مشورہ دیا مگر اس نے جنت سے گریز کیا اور خوراک نہ کی کا ہنر پیش کیا۔ اتر کے بعد وہ وہاں قتل ہو چکے مسلمانوں کو نے کرشمہ کے کوٹج کر تین۔ ادرے باشندے بھی اپنے اہل و عیال اور پیٹھے ساتھ دوسراں کو لے کر چلے گئے قریب سے مسلمانوں کو جرنی میں بھج گئے۔

**فتح منہدیہ** : من کے بعد دنیا فرنگیوں کے بھرتی ہوئے، لیے موافق ثابت ہوئی، اور جو بندہ بھرتی ہوئے، وہ بھی اپنے من کے بغیر نہیں ہو سکتا، من کے بھرتی ہونے کا افسر برکتی سنا کر قل میں : افسس ! افسس ! افسس ! حالت میں مہر و امر نہیں سامان سے بھرتا ہوا







نے نقل عام کیا مگر علماء اور نہ ہی جیٹوؤں کو چھوڑ دیا اس لیے وہ اپنے اہلی و عیال اور مال و دولت لے کر وہاں توں ہجرت کر گئے وہیں وہ دوسرا وطن بنا لیا۔ پھر وہ مہمد بنو نے اس کے سہیلی کو اپنی آگیا۔

دو حروف نے ہوتے ہیں مسئلوں کے ساتھ امیر البحر کی نئی کوپینڈ کیا۔ اس لیے اس نے اس کو قید کر دیا۔ پھر اس نے اس پر خلاف مذہب الزامات بھی لگائے پتا چڑھے کہ یہ مسلمان پادریوں نے تلخ ہو کر اسے دھوکہ دیا۔

اس سال کے آخر میں روجر ڈائی ہیں سال تک حکومت کرنے کے بعد فوت ہو گیا تو اس کے بجائے اس کا فرزند ولیم (غلام) تخت نشین ہوا۔ وہ ذات خود نیک شخص تھا مگر اس نے اپنا وزیر مائنٹن افریقائی کو بنایا۔ اس کا انتظام بہت خراب تھا۔ اس لیے سسلی کے قلعہ والوں کا دھڑ بھگتا رہا۔ اس کی مخالفت کی اور ان کے امراء نے افریقائی باشندوں پر زیادتی کرنے لگے۔

صلیبوں کی فتح عسقلان: عسقلان کا شہر عالمی مائیکہ خانہ الخونی کے ماتحت تھا۔ فرنگی فوجیں بار بار اس کا محاصرہ کرتی تھیں۔ مصر کے وزیر اس شہر پر واقع مائے فوجوں اور ہتھیاروں کے ذریعے کرنے تھے کیونکہ وزراء کا عالمی غلام رہتا تھا۔

جبہ ۱۵۱۸ء میں ابن السلاطین مارا گیا تو مصر کی سیاسی حالت بدتر ہو گئی۔ یہاں تک کہ عباسی و زہر مقرر ہوا۔ اسی اتر کی حالت میں فرنگی جو بیس ہزار کے علاقے سے دو لاکھ تیس ہزار افغانوں نے عسکران کا حاصر کر لیا مقررہ کامیاب نہیں ہو سکے پھر شہر والوں میں اندرونی اختلافات ہونے لگے یہاں تک کہ خانہ جنگی کی نوبت پہنچی مئی ۱۸۸۱ء فرنگیوں نے اس موقع کو فہیمت مانا اور انہوں نے شہر کو فتح کر لیا اور اس کے بعد وہاں لوٹ مار کی۔

سلسلہ کی سلطنت کا زوال۔ دو ہجرتی کے مرنے کے بعد ہی کاقر زخروہلم (ظہر لم) سلسلہ کی بادشاہ ہو گیا تھا۔ مگر اس کے وزیر کا انتظام درست نہیں تھا اس لیے لوگوں میں اختلاف برپا ہو گیا۔ اس اختلاف کی خبر فریچ کے ان سفارتوں کو بھی پہنچی جو ان کے حکم پر تھے۔

روجر نے شہر میں قس کو فتح کرنے کے بعد مسلمانوں پر انجیل کے ایک شخص ایسا نصیحتیں اور تقریبانی کو حاکم بنادیا تھا۔ وہ پورا عالم ہندو را بندہ تھا۔ جب وہ حکومت میں کر سکا تو اس نے اپنے جیسے جو کو حاکم بنا دیا تاہم وہ روجر نے اسے حاکم بنایا۔ یہ کورل یا نصیحتیں کو تسلیم کرو کر چلا گیا کہ طرز پر رکھ لیا۔ اور انھیں نے اپنے غرض نہ مگر کو یہ بدایت کی تھی۔

”اے میرے بھائی! مجھ کو سیدہ ہونا اور میری موت تم ہیپ ہے اس لیے جب تمھیں سامنے لے تو تم مسلمانوں کو کہنے کے لیے جھڑکارا اور میرے بارے میں کوئی نام نہ بیٹھو۔“

اسلامی شہروں کی آزادی: چنانچہ جب موجودہ بادشاہی کے تمام حکومت میں خلیفہ کیا تو عمر نے مناصف کے باشندوں کو دیا کہ انہیں فرقی حکام سے بغاوت نہ ہو، کیا چنانچہ وہ باغی ہو گئے اور انہوں نے اس وقت میں انہیں کو توڑ کر دیا۔ اس کے بعد ابو بکر بنی مضر میں اور محمد بن رشید قاسم میں واپس آ گئے (اور وہاں حکومت کر لے گئے)۔

(مضر بنی بادشاہ) محمد بن قاسم کا لنگر نہ بٹھا اور اسے فتح کر دیا۔ اسی طرح ہند اور سمر کے علاوہ فرقہ سے



اور ان غلاموں کو بیعت کر لیا۔  
فرنگی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

اہل زویلہ کو پیغام آزادی۔ عمر الفرائی نے اہل زویلہ کو جو عہد یہ کے قریب رہتے تھے یہ پیغام دیا کہ وہ ان فرنگیوں پر حملہ کر دیں جو ان کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ان فرنگیوں پر حملہ کر دیا۔ ان کے آس پاس کے لوگوں نے بھی ان کی مدد کی۔ انہوں نے عہد یہ کے فرنگیوں کے ساتھ بھی جنگ کی اور ان کی خوراک کی سرمد قطع کر دی۔

ابو الحسن کی شہادت۔ سسلی کے بادشاہ کو جب یہ اطلاع ملی تو اس نے عمر الفرائی کو منہاس پیغام بھیجا اور اس کے باپ کے انتہام سے ڈرا کر عمر نے اس کے قہر کے سامنے ایک ٹھٹھی جتاؤ دکھا کر یہ کہا کہ "میں نے اسے دفن کر دیا ہے۔"

جب وہ قاصد یہ پیغام لے کر فرنگی بادشاہ کے پاس پہنچا تو اس نے ابو الحسن کو سولی پر تلے جانے کا حکم دیا اور وہ بھی شہید ہو گیا۔

اہل زویلہ کا قتل عام۔ مساقس کے باشندے اور اہل عرب زویلہ کے مقام پر پہنچے اور وہاں کے باشندوں کے ساتھ مل کر عہد یہ کا محاصرہ کر لیا۔ سسلی کے بادشاہ نے عہد یہ والوں کو خوراک اور اسلحہ فراہم کیے اور اہل عرب کو مالی دولت دینی چاہی تاکہ وہ اپنے ساتھیوں کو بھڑک کر چلے جائیں۔ بھر وہ جنگ کے لیے نکلے تو اہل عرب کو شکست ہوئی۔ ایسی حالت میں اہل منہاس بھی بکری رہتے رہے اپنے شیر چلے گئے مگر فرنگیوں نے ان کا تعاقب کیا اور انہیں زویلہ کے قریب پکڑ کر قتل کیا۔ بھر وہ زویلہ سے شیر میں بھی کھنکھائے اور یہاں جو موجود تھے ان کا قتل عام کر دیا۔

سلطان عبدالعزیز کا جہاد۔ اہل زویلہ کے ساتھ فرنگیوں نے جو دہشتناک سلوک کیا تھا اس کے بارے میں وہ فریاد کرنے کے لیے مغرب کے بادشاہ عبدالعزیز کو اس کے پاس پہنچے اور اداوت کے لیے درخواست کی۔ بادشاہ نے ان کی فریاد رسی کی اور ان کی ادا کرتے کا وعدہ کیا۔ یہ لوگ ان کی مہمان نوازی اور لطف و کرم سے مستفید ہوئے رہے پھر اس نے فوج کشی کی تیار کی اور اپنے حکام کو اداوت کی کہاد پیدا اور وصول کریں اور ترقی و راحت کے لیے کوششیں کریں۔

فتح تونس۔ بھر وہ مصر کو ایک لاکھ فوج لے کر روانہ ہوئے۔ اس کی اگلی فوج عہد یہ کے حاکم مسن بن علی کی زیر قیادت تھی اس فوج نے تونس کا اس مال کے درمیانی عرصہ میں محاصرہ کر لیا وہاں باقی اندو و عبادت کی سلطنت کا ایک حاکم احمد بن خراسان حکومت کر رہا تھا عبدالعزیز کے بحری بیڑوں نے اس کا بندرگاہ کی طرف سے بھی محاصرہ کر لیا اس کے بعد شیر کے دور محاصرہ، بیڑوں سے ڈرے شیر بیڑوں سے اترے اور انہوں نے نہ صرف اپنے لیے بلکہ تمام اہل غیر کے لیے پناہ کی درخواست کی۔ لہذا بادشاہ نے شیر والوں کو اس شراب پناہ دہی کہ وہ اپنے مال میں انہیں بھی شریک کریں گے اور حاکم شہزادہ بن خراسان کو اس کے حوالے کر دیں گے۔

عہد یہ کا محاصرہ۔ جب یہ ساجدہ مکمل ہو گئی تو بادشاہ اپنے فوج کو لے کر عہد یہ کی طرف روانہ ہو گیا اس کا بحری بیڑہ



سندھ میں اس کے آگے قادیان سے فوج اتاری سانی کے بادشاہ کی چند تاریکی کو کھینچی۔ وہاں فرنگیوں کے لشکر اسے اور  
 بہ سالار تھے فرنگوں نے مہدیہ سے کھڑے قاضی پر زور کے مقام کو ویران کر دیا تھا شاہ عبدالعزیز نے اسی وقت اسے  
 آہا کر دیا اور مہدیہ کا بیرونی میدان اس کی فوج سے بھر گیا۔ اس نے چند دن تک شہر کا محاصرہ کیا چونکہ جنگی کھڑے سے  
 میدان جنگ بہت تنگ تھا اور سندھ اسے غیر سے ہو تھا۔ اس لیے یہ شہر سندھ میں ایسے باغی تھے، نہ تو جس کا بازو تنگ  
 زمین میں ہو۔ بہر حال، شاہ کے بھری جڑ سے سندھ میں اس کا محاصرہ کر لیا تھا۔

شاہ عبدالعزیز کی ذات خورشید حسن علی کے ساتھ بھری جڑ میں سوار ہو کر سندھ میں چاروں طرف شہر کا محاصرہ  
 کرتا رہا تو مظلوم بوا کو وہ شہری بھری مارتے سے بہت کھنڈہ ہے اس لیے اس نے محاصرہ کو کھول دے دیا اور خود اک کی  
 رہد جمع کر لی۔

افریقہ کی حکام کی اطاعت : اسی صلیب پر اطاعت اور جلال محمد کے باشندوں نے اس کی اطاعت قبول کرنے سے  
 نظام بھیجے۔ تاہم اس نے قابض کی طرف ایک لشکر بھیج کر اسے فتح کر لیا اس نے اپنے فرزند عبدالعزیز کو اس پاس کے علاقوں  
 میں فوج دے رکھا۔ چنانچہ اس نے رہا بہت سے شہر فتح کر لیے۔  
 پھر بادشاہ کے پاس شکست کا حکم بھیجی تاہم پھر اپنے سسر اور اکیس مسلمان کے ساتھ آیا اور اپنی اطاعت کا اقرار کیا۔  
 اس پر شاہ عبدالعزیز نے انعام کے طور پر اسے ایک بڑا دار کا دیا۔

بھری جنگ : جب بادشاہان کا آفری دن ہوا تو سبھی (مصلیہ) سے فوج سونپتیں کا ایک مسلح بھری جڑ وہاں ایک  
 جزیرہ میں پہنچا اور اسے جا کر پاس کے بادشاہ حاکم صلیب نے نظام بھیجا کہ اس کا بھری جڑ مہدیہ کا قصد کر رہا ہے۔ جب وہ  
 بندرگاہ کے قریب پہنچا تو شاہ عبدالعزیز کے بھری جڑوں نے اسی وقت حملہ کیا جب کہ اس کی فوج جنگی چوڑو تھی۔

سلطان کی دعا کا اثر : یہ حالت دیکھ کر شاہ عبدالعزیز نے جڑوں کو خاک آلود کر کے خدا سے (فتح و  
 نصرت کی دعا مانگنے کا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرنگی بھری جڑ کو شکست ہوئی اور وہ اپنی پچھے کے مسلمانوں کا بھری جڑ فتح  
 سندھ پاس کے بندر مہدیہ کے باشندے فوجی امداد سے یوں ہو گئے تاہم وہ سال کے آخر تک اس کا محاصرہ کبھی کے ساتھ  
 برداشت کرتے رہے جب وہ اس کا محاصرہ بہت تنگ آ گئے تو انہوں نے شاہ عبدالعزیز کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔  
 شاہ موصوف نے فرنگیوں کو مسلمان ہونے کی دعوت دی۔

صلیب پرستوں کی واپسی : مگر انہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا تاہم زبان طور پر یہ اطاعت کا اقرار  
 کرتے رہے آخر کار شاہ موصوف نے انھیں باہر دی اور وہاں سے چلے جانے کے لیے انھیں کھینچا دیں۔ اور وہ ان  
 مسلمانوں میں سوار ہو گئے۔ مگر چونکہ ان دونوں دوسم سر ہاتھ اس لیے سندھ میں طوفان آ گیا اور وہ فرنگیوں کو اس لیے اور بہت کم  
 لوگ بچ گئے۔

فتح مہدیہ : آخر کار شاہ عبدالعزیز نے کوہ مہدیہ میں داخل ہو گیا۔ اس طرف فرنگیوں کی وہاں باہر سال کی



حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

شاہ مہموند وہاں میں دہرا۔ اس نے شہر کے عمارت کو درست کیا اور وہاں فوج کے نو فکروں سے متعین کیے اور ان کو گوب نے بھرت سامان خوراک عطا کیا اور اپنے ایک ساتھی کو وہاں کو حاکم مقرر کیا جس کے ساتھ (ساتھی حاکم) مسمن بن علی کو بھی رکھا اور اس کے اور ایک کی اولاد کے لیے جاگیریں مقرر کیں اور اپنے حاکم کو یہ پابند کیا کہ وہ اس کے مشورہ اور رائے کے مطابق کام کیا کرے۔

شیر کوہ کا حملہ مصر: سلطان نور الدین اقبال نے ۵۹۵ھ میں سلطان صلاح الدین کے چچا اسد الدین بن شیر کوہ بنی سادلی کو فوج دے کر بھیجا کہ وہ قاضی خلیفہ مصر الامام کے وزیر شاہد کی مدد کرے جو اپنے مرہب خرقہ کے ساتھ جنگ کر رہا تھا۔

اس نے ساتھ ساتھ سلطان نور الدین کو بھی، عشق سے اپنی فوجیں لے کر فرنگیوں کے علاقے کی طرف روانہ ہوا کہ وہ انہیں اسد الدین بن شیر کوہ سے خوف جنگ کرنے سے روکے جب اسد الدین بن شیر کوہ سے پہنچا تو طرفہ سے مکا جھاتی ناصر الدین مصری فوجیں لے کر مقابلہ کے لیے نکلا اسد الدین بن شیر کوہ نے اسے شکست کے مقام پر لگے سے دہرا چلے گا کہ بہت تھک کر قبضہ پھر اس نے اس حال کے رہنے کو لے کر قاہرہ پہنچ کر شاہ کو مصر کا وزیر مقرر کیا۔

وزیر مصر کی غداری: حکمرانوں نے جلد ہی سلام کی طرف درزی کی کیونکہ وہ اسد الدین بن شیر کوہ سے غائب تھا۔ اس لیے اس نے پوشیدہ طور پر فرنگیوں کو اس کے خلاف جنگ کرنے کے لیے بھرا اور انہیں بہت مال و دولت کا صلہ دیا۔ لہذا اور فرنگی مصری ملاحوں کو فتح کرنے کا ارادہ کرنے لگے۔

یہ عقدان فرنگی بادشاہ فرنگی فوجوں کو لے کر ۶۰۱ھ اور ۶۰۲ھ میں اس کے ساتھ مسلح فوجیں بھیجیں جو شہر اور وہاں اسد الدین بن شیر کوہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے روانہ ہوئیں اور جھکنا کے مقام پر انہوں نے شیر کوہ کا حاصرہ کر لیا اور تین دن تک حاصرہ کرتے رہے مگر کامیاب نہیں ہو سکے۔

صلح کی درخواست: پھر انہوں نے اعلان کی کہ نور الدین اقبال نے ان کے ساتھی فرنگیوں کو خرد کے مقام پر شکست دے کر اسے فتح کر لیا ہے اور اس کے بعد وہ اپنی تمام حالتیں دیکھا ہے۔ ان فرنگیوں کو ان کے ہاتھوں کے طوطے اٹھائے اور انہوں نے اسد الدین بن شیر کوہ سے صلح کی درخواست کی۔ لہذا وہ بھی انہوں سے شہر میں طرف رہا نہ ہو (اور ان سے صلح کر لی)۔

دوبارہ حملہ: سلطان اسد الدین بن شیر کوہ نے ۶۰۳ھ میں مصر آیا۔ جس نے دوبارے تسلیم و خوش کے مقام سے عبور کیا اور تیرہ میل اڑ گیا۔ یہ خبر سن کر وزیر مصر کو نے فرنگیوں سے فوجیں طلب کی تو وہاں فوجیں لے کر اس طرف روانہ ہوئے اور اسی وقت اسد الدین بن شیر کوہ کو لائی مصر تک پہنچی مگر اس لیے مصری اور فرنگی فوجیں اس کے خلاف نہیں ہوئیں اور اسے چاہا۔



نہی اور نہاد ہوا۔ یہ سچ ہے

شیر کوہ نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا۔ وہ سب جگہ کرنے پر متفق تھے۔ جب 'سحر' اور فرنگی نوٹس دیا، وہیں پہنچیں تو وہ منف ہونے لگے۔

**شیر کوہ کی کامیاب جنگلی چال**۔ لہذا اس نے فوج کے قلب (مرکزی حصہ) میں فرنگی فوجوں کے حصے کے اندر اپنے سے اپنا کام کرنا شروع کیا اور خود اپنے مقتدر اور شیرازیوں کے ساتھ پیش قدمی کرنے کی فوج (شیر کوہ) میں شامل ہو گیا۔ فرنگیوں نے اس کے قلب (مرکزی حصہ کی فوج) پر حملہ کیا اور اس حصہ فوج کو شکست دے کر اس کا تعاقب کیا۔ (اس وقت شیر کوہ نے یو چل چلی کر) اس نے فرنگیوں کی کالفت میں اس کی فوج کے پچھلے حصہ پر حصہ دو چھڑائے تھے۔ اس کے ساتھ سپاہیوں اور ان کا قتلہ کیا۔ چنانچہ جب فرنگی فوج اس کے مرکزی حصے (قلب) پر حملہ کرنے کے بعد واپس آئیں تو ان کے ساتھی سب کو پھنسوا دیا اور وہ سب معمرانیکس چلے گئے۔

**مشروطہ مصالحت**۔ اس وقت شیر کوہ نے اس وقت کے پچھلے حصہ کو مصالحت سے ساتھ اس پر قبضہ کر لیا اور اپنے پیچھے گاڑی صاف کر دی۔ وہ اس کا حکم سمجھیں گے۔ جب فرنگی فوجوں نے اس کا حصہ کیا تو اس کا شیر کوہ ہائی 'سحر' سے فوج کے رکن بنایا۔ آخر کار فرنگیوں نے صلح کا بیڑا بچھا دیا۔ شیر کوہ نے مصالحت کے لیے پھر شہر نکال دیں۔ فرنگی اسے بچا کر ہزاروں روپے اور اس کے طور پر کوئی دیا اور شیر کوہ کوئی فرنگی شہر دیکھا، وہ گاؤں اور شہر کی کئی چیزیں قبضہ نہیں کر رہے تھے۔ فرنگیوں نے پھر شہر نکال کر لیں اور وہ شام و پس چلے گئے۔

**صلیب پرستوں کا معاہدہ**۔ پھر اہل مسلمانوں نے اس وقت کے پچھلے حصہ کو اور اس میں معمران فوجیوں کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ قادیان میں ان کی گھرانہ فوج رہے گی اور وہی یہ اختیار حاصل ہو گا کہ وہ قادیان کے چھانکے کھولے اور نہ صرف انہوں نے یہ اختیار بھی رکھی کہ مسلمانوں کے گھرانے کو اپنے لاکھ روپے معاہدہ پر چلے گا۔ یہ معاہدہ دے کر ان کے بعد فرنگی فوج شام کے ساحل پر اپنے شہروں کی طرف واپس چلی گئی۔

**معمر کا محاصرہ**۔ قادیان میں فرنگیوں کے جوہر ہی تھے انہوں نے فرنگیوں کو یو چل چلی کر دیا اور ان کو مسر پر قبضہ کر لیا۔ وہ اس صلیب میں ان کا کام آسان کر دیں گے۔

اس وقت ان میں شام کے فرنگیوں کا بادشاہ مری تھا۔ اس کا بیٹا اور وہ جس مند بادشاہان میں سے اس سے پہلے کوئی نہیں آیا تھا۔ اس نے یہ مشورہ دیا کہ "مسرح سے فوجیں بھیج کر، ہمارے لیے اسے فتح کرنے کے لیے روانہ ہو جائیں اور وہ جہنم کے لیے ہو جائیں گے۔" اور کوئی نہ لے گیا کوئی نہ لے گیا۔ یہودیوں نے پہلے اس کے بیٹے کو قتل کر دیا۔ یہ شہر مصالحت کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔

فرنگیوں نے اس کا یہ مشورہ تسلیم نہیں کیا۔ وہ لے

معمر کو فتح کرنے کے لیے ہماری طاقت سے مدد مانگی۔

پھر وہ اس کے وصال کے بعد اس کی دے پر چل گیا اور وہ سب مل کر معمر کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ فرنگی فوجیں وہ



اور یہ ہاتھوں سے ملے۔ (۴۰۰) زنگی ہر فاعل سے زنگی بن گیا اور  
 مغرب (۵۰) جس کے مقام پر پہنچ گئی۔ اور اسے لڑنے کے وہی ثبوت مارکی۔ پھر مغربوں نے تو ہر دو طرف سے فوج کیا اور  
 ان کا حوصلہ بڑھ گیا۔

آتش زدگی مصر کے وزیر ہشور شاور نے مصر کو ذرا آتش کرنے کا حکم دیا اور یہ حکم بھی وہی کہ اس کے باشندے ذریعہ قتل  
 ہو جائیں۔ چنانچہ وہ شہر و دیہات اور وہاں کے باشندوں کا مال ہی لوٹ گیا۔ یہاں تک فرنگیوں کی مدد سے وہیں پہلے لڑائی لگی  
 تھی مگر یہ وہ پہلے تک بھی نہیں بڑھ سکی۔

فرنگیوں سے مصالحت : مصر نے فاطمی خاندان راشد نے سلطان نور الدین کے پاس امداد کے لیے اپنا فریاد پہنچایا  
 تاہم جب کاہرہ دھت ہو گیا تو اسے یہ سزا شاور نے فرنگیوں کے ہوشیاروں کو لاکھ دینار پہنچا کر لینے کی تجویز پیش کی اس کے  
 ساتھ ساتھ اس نے یہ بھی لکھی کہ ہشور شاور نے سلطان نور الدین کی فوجیں وہاں تک بھیجی جائیں گی۔  
 فرنگیوں نے ان کی یہ تجویز ان کی اور مصر کی حکومت کی طرف سے ایک لاکھ دینار دے دیے گئے اور پھر یاقوت مال کی  
 مدد کی کے بعد دینے کا وعدہ کیا کہ ہشور شاور کو اس کی مدد ملے گی۔ اس لیے فرنگی بھاری رقم کا قضا کرتے رہے۔

شیر کوہ کی روانگی مصر : اس درمیان میں اٹلی مصر نے سلطان نور الدین سے پانچ سو ہجیرتوں کے ساتھ  
 و طائفہ ان کی فوجی امداد کرے اور امداد نہ دینے پر شیر کوہ کو ایک لشکر دے کر بھیجے جو مصر میں قیام کرے اور اس کے بدلے  
 میں اٹلی مصر مصر کی مدد کی گاتھالی حصار ادا کریں گے اور امداد دینے پر شیر کوہ کو ہجیرتیں دیں گی جو ان کی اور فوج کے اخراجات  
 پر رہائش کریں گے۔

(اس پیغام سے جواب میں) سلطان نور الدین نے امداد دینے پر شیر کوہ کو شخص سے بلوایا جس نے اس کی چاکر میں جھیں  
 اس نے اسے حکم دیا کہ وہ مصر کی طرف فوج لے کرے۔ سلطان نے سوئی گھوڑوں اور تھیلوں کے علاوہ دوا کو دینا شروع  
 اخراجات کے لیے دیکھ اور اسے فوج اور فوجیوں کا خرچہ ادا کیا۔ (وہ جنگی ضروریات کے لیے جو چاہے خرچ کر  
 سکتا ہے)

چنانچہ شیر کوہ جو بڑا فوج لے کر روانہ ہوا۔ اس نے فوج کی تمام فاسوں کو دور کیا اور ہر فوجی سوار کے لیے میں  
 دینا مقرر کیا۔ اس کے ہمراہ دیگر امر و اور حکام بھی شامل تھے جن میں سے اس کا آزاد کردہ غلام خدیوہ سیب عز الدین بھی تھا  
 شرف الدین بن علی بن شمس الدین ہمدانی بارہوی نقشب الدین بن علی بن شمس الدین اور اس کے بھائی ابوبکر کا فخر الدین غازی ہمدانی غازی  
 جو تامل داکر تھے۔

شیر کوہ کا استقبال : جب امداد دینے پر شیر کوہ مصر کے قریب پہنچا تو (اس لشکر کی آمد کی خبر پر) فرنگی فوجیں وہاں سے  
 رخصت ہو گئیں اور اپنے شہروں کی طرف روانہ ہو گئیں۔ شیر کوہ سال کے درمیان میں مصر میں داخل ہو گیا۔ فاطمی خاندان  
 نے اس کا اور اس کی فوجوں کا استقبال کیا اور اسے غلے کا خرچہ ملا اور اس کی فوجوں سے بہت دھان تک مقرر  
 کیے۔



**مشاور کا قتل**۔ مصر کے وزیر مشاور نے اس واقعہ بھی مختصر عہدہ کو یاد کرنے میں خاص مہول سے کام لیا اور شیر کو کورق دار کے اس کی وجہوں کو فریگیوں کے مقابلہ میں متعلق کرنے کی سازش کی مگر یہ سازش کامیاب نہیں ہو سکی۔ کیونکہ اسد اللہ بن شیر کو اس کے برسرِ اوروں کو بوجھ لیا تھا۔ لہٰذا اس کے نتیجے میں اسد اللہ بن اور اس کے آباء اگر وہ خاص عزت والے تھے خود یک نے اسے اسے شافعی کے حوزہ کے قریب بکرا لے کر لے آیا۔

**شیر کوہ کا انتظام سلطنت**۔ اس کے بعد فاطمی خلیفہ راشد نے اپنی سلطنت کا انتظام اسد اللہ بن شیر کوہ کے سپرد کر دیا۔ اس کے بعد فرنگی فوجیں وہاں تک پہنچ گئیں۔

اسد اللہ بن شیر کوہ کی وفات کے بعد سلطان صلاح اللہ بن نے مصر کا انتظام سلطنت سنبھالا اور یہ اسلامی ملک فریگیوں کی ہلد سے محفوظ ہو گیا۔ جیسا کہ مسمیان موصوفہ کے حالات میں بیان کرتے ہیں۔

**شہر و میاں کا محاصرہ**۔ جب اسد اللہ بن شیر کوہ نے مصر کو فتح کر لیا تو فریگیوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کچھ دنوں کے بعد وہ شام اور ساحل شام پرانے کے محفوظ علاقوں پر تہ قبضہ کر لے۔ اس لیے نبول نے اچھوتوں اور خاندانوں کے ان باشندوں کو غلوہ کیے جو جزائر سلی (مغلیہ) اور فرانس میں تھے کہ وہ مصر کو فتح کرنے میں ان کی فوجی مدد کریں۔ نبول نے بیت المقدس سے اپنے بیٹا پادریوں اور راہبوں کو بھی ان محاکم کی طرف بھیجا تاکہ وہ انہیں بدھنیش دلا کر انہیں اپنی حمایت پر آمادہ کریں۔ انہوں نے ان کے فرنگی شعروں کو مصر کے شہر میں لے آئے تاکہ وہ لوہا تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ اس شہر پر قبضہ کر کے اسے تمام مصر کو فتح کرنے کا ذریعہ بنیں گے۔ لہٰذا وہ سب نے سب شہر و میاں کے قریب جمع ہو گئے اور سلطان صلاح اللہ بن کے ہتھیاروں کی مدد حکومت میں اس کا عاصروہ کر لیا۔

**صعیب پرستوں کا مقابلہ**۔ سلطان صلاح اللہ بن نے اعلیٰ شہر کی فوج اور مال سے مدد کی اور وہاں ہزمت خود پہنچا۔ اس نے سلطان نور اللہ بن کو بھی پیچھے رہنے دیا تاکہ وہ بہت جلد مصر کو فتح کر سکے کیونکہ مصر کو سخت شہر اور چین ہے سلطان نور اللہ بن نے اس پیغام سے بعد وہاں کا تار فوجی تک بھیجی اور خود بھی فوج لے کر شام کے فرنگی حیوانات کی طرف کوچ کیا اور ان طاقتوں کو جابہ و بیاہ کر دیا۔ اور فرنگی فوجوں نے پچاس ہتھیار دیکھا کہ عاصروہ کیا اور ان کے بعد انہوں نے عاصروہ لیا۔

فریگیوں نے شام میں زرگی خاندان کے عہد حکومت اور اپنی خاندان میں جو جیلے کے خاندان کا حالی ان دونوں حکومتوں کے واقعات میں بیان کیا جائے گا۔ اب صرف وہ واقعات بیان کیے جارہے ہیں جن کا تعلق مردم کے قبضے سے قطعیت کے تحت کرتے ہیں۔



## فتح قسطنطنیہ

جب ان مصلیب پرست فرنگیوں نے قسطنطنیہ کے اسلامی شہر پر قبضہ کر لیا تو ان کے نقطہ نظر سے قسطنطنیہ کے رومی حکومت کے ماتر میں تبدیلی ہوتے رہے۔ کبھی یہاں کے مائتھم کی جنگ ہوتی تھی اور کبھی صلح ہو جاتی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان فرنگیوں نے مسلمانوں کی ملکیت پر قبضہ کیا تھا جو یہودیوں کے قریب تھیں اور یہ طائفے پہلے رومیوں کے قبضے میں تھے اس لیے مسلمانوں کے یہ خلاف رویوں نے ہنگامہ مچا دیا۔ فرنگیوں کی مدد کی گئی تھی مگر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان مصلیب پرستوں نے آخر میں خود قسطنطنیہ بھی فتح کر لیا اور وہاں کے خلیفہ، رومیوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔ ایک عرصہ تک مسیحی فرنگیوں کے قبضہ میں رہا۔ آخر کار یہاں کے ایک مذہبی چیٹا اشکری نے اس شہر میں مسیحی فرنگیوں کے قبضہ سے چھڑایا۔

فتح کے اس باب واقعات یہ ہیں کہ شاہنشاہ روم نے ان فرنگی بادشاہوں کے ساتھ دھمکیاں بکرائیں کہ اگر ان کی ایک بھی شکست ہوگی تو اس کے ہاتھ سے ہلاک ہوگی۔ اس کے ہاتھ سے ایک نذر خوار ہو جائے گا مگر اس کا سامنا نہیں تھا اس کے والد کا بھائی اس پر حملہ آور ہوا اور اس کے قبضہ میں ملک کو بھیج کر اسے قید کر دیا۔

فرنگیوں کا یہ کامی طریقہ دیکھ کر فرنگی بادشاہ کے پاس یہ بات ہوئی کہ میں تمہارا چلا گیا وہ ایسے زمانے میں ان کے پاس پہنچا تھا کہ فرنگی فوجیں بیت المقدس، مسلمانوں کے قبضے سے چھڑانے کی تیاریاں کر رہی تھیں کیونکہ مسلمان سلطان نے اپنے لیے بیت المقدس فتح کر لیا تھا بلکہ ابا بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے لیے عہد کر کے تھے بادشاہ آئے۔ اس نے ان میں سے ایک دشمن کو ہار دیا اور دوسرے فرنگیوں کو ہار دیا۔ مگر اس میں سب سے بڑا ہار وہاں ہوا جہاں فرنگیوں کی فوج آئی ہوئی تھی وہ بہت بڑا ہار ہوا تھا۔ اس وقت رہنما کے بغیر تو وہ سارے ہار ہو چکے تھے اور یہاں تک کہ وہ دوسرے قبضے میں آئے تھے۔ یہ واقعہ تھا کہ فرنگیوں نے شکست کھائی۔ اس کے بعد سے یہ واقعہ دوسرا، یہ نذر خوار تھی۔

شاہ فرنگی نے اپنے بھائیوں سے ساتھ لیا اور فرنگیوں کو یہ حاکمیت کی تھی کہ وہ قسطنطنیہ پر ان کی بادشاہت کی حمایت کریں۔

رومیوں سے جنگ: چنانچہ پہلی بار واقعہ ۱۰۹۱ء میں قسطنطنیہ پہنچی۔ اس واقعے کا نتیجہ (جس نے ملک پر قبضہ کر لیا تھا) متبادل کے لیے نکالا اور نئے سے کر جنگ کر رہا۔ اس کے بعد حاکموں نے گرد و خوار میں آگ لگائی جس کی وجہ سے اس کا لشکر پہلے ہی ہار کر واپس چلا گیا۔ لکھنؤ کے حاکموں نے شہر کا دروازہ کھلی دیا اور اس طرح مسلمانوں کو فرنگی شہر میں گھسنے کے ارادے سے لے کر لے گئے۔ ان مصلیبی فرنگیوں نے لڑنے کے بعد واپس چلا گیا۔

مصلیبیوں کا قبضہ: انہوں نے اس واقعے کے بعد دوبارہ خالی سے یہ کر دیا مگر حکومت پر نوازا بعض ہو گئے۔ انہوں نے تمام کمال منہ کر لیا اور فروخت کے مال پر بھی قبضہ کر لیا۔ وہاں کے گرجوں میں مصلیبیوں اور مسلمانوں کے درمیان کے امور میں کے تھیں یہ پورا تھا۔ انھوں نے کمال اور اس طرح وہ کمال ہوئے سے پہنچ گئے اس میں







## باب : پنجم

### دیار بکر کی سلطنت بنو ارقم

ارقم بن نضل اپنے اجداد کے ہم نام ہوا جاتا ہے مگر نضل زیادہ پہلے ہے اسطرح نضل شام میں اپنا زمانہ گزارا تھا اور ارقم نے ان کی سلطنت میں قاضی قریب کا کام لیا تھا۔ وہ عنوان امرا اس کے قریب اسطرح عراق کا مالک تھا۔

ارقم کا حال : جب ساجان ملک شام نے اپنے بیٹے یونس کو مکہ کے لیے روانہ کیا تو بنو قریظہ کی سرکردگی میں لوہی بھیج کر قریظہ کے لیے قیادت میں ایک دوسرا لشکر بھیج کر مشہد کے لیے بھاگا۔ مگر اس قسم میں قریظہ نے شکست کھائی۔ پھر بنو قریظہ کا کام مکہ کر لیا اور اندر والی طور پر اس نے مکہ کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ قریظہ نے مکہ کے بعد دوبارہ مکہ پر قبضہ کیا مگر ارقم کو قریظہ میں حسرت سے خوف الاق ہو اور وہ مسلمان قریظہ کے ساتھ لڑ گیا اور مکہ کے لیے قریظہ کی قیادت پر غصہ کیا۔ مگر قریظہ نے اس کا مقابلہ کر کے اسے شکست دی۔ تاہم ارقم نے اس جنگ میں اپنی بہادری کے ساتھ جیت لیا۔

اس کے بعد قریظہ نے جب پہلے کھیر بنو قریظہ پر دیا۔ وہ بنو قریظہ کے نام اپنی بہادری کے قریظہ کے پاس جاتے ہوئے اور اس نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا۔

ارقم کی وفات : جب بیت المقدس میں ارقم کے بیٹے یونس کی موت ہو گئی تو اس کے دونوں فرزند ابو ارقم اور ساجان اس کے جانشین ہو گئے ان کے پاس رہا اور ساجان کے مرنے کے بعد۔

ان کے کا محاصرہ : جب اسلام میں لوہیوں نے ان کے قبضہ کو فتح کر لیا تو شام اور یزید اور دیار بکر کے حکام نے ان کے ساتھ مکہ کا محاصرہ کر دیا۔ اس محاصرہ میں ساجان نے قریظہ کی تحریک کا سامنا کیا۔ پھر ان کے حکام میں جھوٹ ہو گئی اور وہ جیت گئے۔

بیت المقدس پر قبضہ : اہل عرب نے ان سے بیت المقدس کو لینے کا ارادہ کیا تو بنو قریظہ افضل جو مکہ کے قریظہ کے نام سے جانا جاتا تھا قریظہ کے لیے بھیجے اور اس نے قریظہ کو مکہ کے محاصرہ کیا اور بنو قریظہ کے امرا پر قبضہ کر لیا۔ ارقم کے دونوں فرزند ساجان اور ابو ارقم نے ان کا محاصرہ کیا اور ان دونوں کا چھانڈا ہوا بیٹا ساجان (اس کے استقبال کے لیے) نکلا۔



چہرہ لکھو تو ہمیں آئینہ اور بہت شکر قدم پر رہے ہمیں کوئی نہیں۔ میں، کہہ سکتا ہوں کہ مجھے حالت میں ہیں یہ جا

[illegible]

کر ۱۵۴۵ء میں فوت ہو گیا۔ ان سے بعد سنی ائمہ زمانہ موصول کا تہ مبارکہ و قلم جانتا اس کا نائب محمد۔  
جزیرہ افریقہ کا تہ مبارکہ جس کے خلاف صف اولہ اور اس نے اس کا موصول میں کما و کر لیا اس میں قریب ہر موصولی کا کائنات  
نے عثمان سے فوتی ملک طلب کی اور اس سے یہ نہ مل اس نے قلم جانتا دینے کا وہ کہ۔ اب اس عثمانی فتح کے تہ مبارکہ کے  
لیے پہنچا اور جگر سے کہ وہاں سے بہہ دیا۔ جب سنی ائمہ زمانہ سے ملاقات سے ہے شہر سے ہر جگہ تو اس کے ایک تہ سنی نے  
قریبی کر کے سنی قلم تہ مبارکہ۔ یہ عثمان نے قلم جانتا کر کے لے کر لیا۔

متحدہ حملہ۔ پھر انہی افغانی اور کدھکین ہتھیاریوں نے درمیان بھڑاپا دیکھ کر کینڈہ قبیلے کو سلطان پر گیارہ ہفتے اور ایک سو لاکھ روپے کی پیمانہ پر افغانی سلطان احمد کی طرف سے پہلے سے قائم شدہ بیرونی فوج تیار کر کے اپنے قبیلے کو افغانستان میں داخل کرنے کے لیے روانہ کیا۔ پھر اس نے اپنے بیرونی دستوں سے فوجی امداد طلب کی۔ چنانچہ وہ متحدہ قبیلوں سے اپنی فوج کے کمرے وہاں پہنچا اور اس نے نگرینہ کو دے لیا۔ پھر ان افغانی بھی لاس کے پاس گیا اور اس کے ساتھ ساتھ حمید صمدوف بن مرید بھی شامل ہو گیا اور ان سب نے مل کر بغداد کے کورولان میں تائی بیانی، بیانی اور شہر دہانوں پر چڑھ مار کیا۔

ظہیر نے انہیں حسد کھتے دیکھا۔ بچا اور پوچھا کہ قیصر کی واسطے چلے جئے جو دنیا بھر دو روٹ چلا گیا۔ ان کے بعد اورد لغاری بخارا، سااور مکران آئینے شہر کی طرف چل گیا جیساکہ ان کے تلامذہ ملایان چاہتے ہیں۔

سلطنت کی توسیع: بھرہ ننگ ہی بھرہ اور جو عمان کا بھیجہ تھا۔ ۱۵۷۰ء میں فریب کے قرام جاتے یہ قابض ہو گیا۔ سرباز کا شیر بھی اس کے قبضے میں تھا جسے فرنگیوں نے چھین لیا تھا۔ اسی لیے دو نماز کیا اور اسے خوشنما بھی یعنی سے چھین لیا۔ انہوں نے صدقہ اپنا خرچہ حاکم سے فوجی کمک طلب کی تو وہ فوراً نے نرواہاں کیا اور اس مقام کو بانگ بن بھرہ سے چھین کر انھیں یہ شیر لودا یا اور خود (اپنے پائے تخت) سطر چاؤا۔ اسی کے باہر جانے کے بعد وہ ملک نے بھراسم جہ قبضہ کر لیا اور اپنے ملک میں کاسم۔ ۱۵۔

**اتحاد و اختلاف** پھر عرصہ میں عثمان اور ہر کسی حاکم موصول دینوں فرنگیوں کے ساتھ جہاد کرنے پر متحدہ اور متفق ہو

[illegible]











باردوین برقیہ : ابراہان غازی شام چلا گیا۔ اس نے وہاں کچھ کر حلب کے ترکمہ رضویوں میں قبضہ کیا۔ اس بات پر آباد کیا۔  
 تھو۔ بکرش کے متعلقہ شہر صحن کا محاصرہ کرے۔ چنانچہ وہ دونوں فوجی نے گردبان پہنچے اور شہر صحن کا محاصرہ کر لیا۔  
 اس وقت بکرش نے رضوان کو ایک پیام بھیجا جس میں رضوان کو ابراہان غازی کے خلاف بکر کا باپ تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ  
 وہ فوج کے تحفظ سے خراب ہو گئے اور صحن کا محاصرہ کرتے دو دونوں دھان سے جدا ہو کر اپنے علاقوں کی طرف  
 کوچ کر گئے۔ براہداری قلعہ باردوین کی طرف چلا گیا۔ پھر اس کا بھائی عثمان مرچکا تھا۔ سارے اس نے آسانی کے  
 ساتھ وہاں کا قلعہ درجہ لیا۔

جنگرش کی حمایت : سلجوق سلطان محمد نے ۵۵۵ھ میں سرحدوں انجمن کو بادلی کا رو کے بجائے موصل اور مرو اور  
 دیار بکر کا حکم دیا۔ بادلی نے ان علاقوں کو جلد فتح کر لیا۔ جب موصل پہنچا تو وہاں انجمن چلا گیا۔ جو  
 ان دونوں ابراہان غازی کے تحت تھا۔ وہاں کچھ اس نے قلعہ اور فوجی اعدا کے لیے اور فوجی کو کھانا پھر وہاں چلا  
 مارا۔ جو ان دونوں کے پاس پہنچ گیا اور اسے فوجی اعدا کے لیے رزق دیا۔ فوجی کھانے پہنچانے پر مجبور  
 ہو گیا۔ جلد وہاں کے ساتھ فوجی لے کر روانہ ہوا اور اس نے سوار اور رقبہ کے ساتھ قلعہ کا محاصرہ کیا۔ جب وہ غایب  
 ہو گیا تو ابراہان غازی بھاگ گیا اور وہاں سے نصیحت چلا آیا پھر وہ اپنے شہر واپس آیا اور جنگ کے معاملے میں جس وقت کرنا  
 رہا وہ سخت اضطراب میں رہے گا۔

جہاد میں عدم شرکت : سلطان محمد نے ۵۵۵ھ میں دیار بکر کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے بھیجا اور یہ بھی  
 حکم دیا کہ ہر علاقے کے حکام اس کے ساتھ جہاد میں شامل ہوں۔ اس میں دیار بکر کے حاکم عثمان بن قنصہ اس کے حاکم  
 اور بکر کے حاکم اور انجمن اور بادلی کے حاکم ابراہان غازی کے نام شامل تھے۔ ابراہان غازی کے ساتھ تمام حکام اس جہاد میں  
 شریک ہوئے۔ تاہم ابراہان غازی نے اپنے بیٹے ابو القاسم سے کہہ دیا کہ وہ جہاد میں  
 یہ تمام اسلامی فوجیں اس کے ساتھ نہ بھیجیں اور اس کا محاصرہ نہ کریں۔ قمرانی بھی کوئی پھر وہ اس کی طرف  
 سے توجہ نہ دیا۔

مردہ کا قتل : ۵۵۵ھ میں اس وقت قمریوں نے قمریوں کے مخصوص طبقہ کی طرف فوجی کیا اور طریقہ کے مطابق انہیں  
 تختہ دیا اور قمریوں کے شہر کو تباہ کر دیا اس کے بعد موصل و دمشق واپس آئے اور مختلف علاقوں کی فوجیں متفرق ہو  
 گئیں۔

۵۵۵ھ میں موصل قمری نے اس کے لیے حاکم بننے کے لیے قمریوں کے پاس مقیم ہوئے قمری حاکم انہیں قتل کر دیا۔  
 قمریوں نے قمری کی سادہ کاروں کا لڑا لیا۔

قصر کا قتل : اس نے بعد سلطان محمد سے صلح کا حکم اور جہادین کے قتل کا یہ سال اور قتل پر قمری قتل کر دیا۔  
 قمریوں کو وہ قمری صلیب پر سونے کے ساتھ قتل کرے۔ سلطان نے اس کی اطاعت کرنے کا حکم دیا اور اپنے



مرعش و دیگر ہونے کے مقامات کے حاکم نے اطاعت قبول کر لی۔

فرزند کی گرفتاری۔ - افسوس ہے، وہیں آ کر اہل اللہ نبی کے فرزند کو قید کر لیا اور داریاں نے دیہات کو حوت لیا۔ اسی وقت ابوہازلی نور اپنے بھتیجے کنان الدین راؤ کے پاس گیا جو سی کے بھائی عثمان کے فرزند تھا اور تلوار نکالا کہ تم کچھ اس نے اس سے نوئی امداد طلب کی۔ بہانہ چاس۔ نے نوئی امداد اور اس اور دونوں میں کھڑے ہو کر اس کے آئینہ پر مٹی (اسلامی حکم کے سہارا) سے جنگ کرنے کے لیے آئے اور اسے شکست دے کر اس کے فرزند کو زندہ کر کے چھڑا لائے۔

فرنگیوں کے ساتھ ساز باز: سلطان نے ابراہیم خانی کو جنگ کی کارمحل کا بیڑا بھجوا دیا تو دوشنبہ کے حاکم مفرکین کے پاس فریادی کی حیثیت سے پہنچا۔ چونکہ اس پر بھی وردو کے قتل کا الزام لگ چکا تھا۔ اس لیے مفرکین سلطان سے ناراض تھا۔ اس لیے دونوں نے فرنگیوں سے فوجی اعادہ منسل کرنے کا فیصلہ کیا اور اس مقصد کے لیے انہوں نے اٹاکہ کے فرنگی حاکم کو بیڑا بھجوا دیا۔ چنانچہ وہ ان دونوں سے ملنے کے لیے حصص کے قریب پہنچا۔ ان سے ہاتھ بٹا کر معاہدہ کر کے اٹاکہ چلا گیا۔

ابو الغازی کی گرفتاری سے بعد ابوالہزی اپنے ساتھیوں کے ساتھ دیوانہ جہاز خانہ غم میں کاحنہ شیرجانی راستے میں ملا۔ اس نے ابوالہزی کو گرفتار کر کے اسے قید کر لیا، اور حکومتی خطا محض غم کی اطلاع پہنچ دینی سے غمروہاں سے کوئی جواب میں بغیر ہوتی کہاتے ہیں طنز کین (حاکم و ملوک) ہمیں پہچاؤ، غیر جان کے پاس آیا (ابو اس کی راہی کا مطالبہ کیا) مگر قبر جان نے اسے توکل کرنے پر اصرار کیا (تو طنز کین چلا گئی) بعد میں قبر جان نے (خطا کی طرف سے کوئی جواب نہ آنے کی وجہ سے) ابوالہزی کو بھجوا دیا اور اس سے وعدہ کیا کہ وہ چند مہینے تک جیل میں رہے گا۔

**ابوالغازی کے خلاف جنگ:** وہاں سے ابوالغازی طلب چلا گئی۔ پھر سلطان نے وہاں کے حاکم یوسف بن حسن اور دیگر حکام کو زیرِ قیود ابوالغازی سے جنگ کرنے کے لیے نوکری بھیجی۔ سلطان نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہاں کے جہاز شکنوں سے بھارت کریں۔

چنانچہ یہ فرہم طلب بھیجیں : اس کا حکم لازماً خادم خواجہ رضویہ بن محسن کا آؤر کردہ خط تھا۔ اس نے رضویہ کی حکومت کے بعد اس کے فرزند غالب اربخاں کو بھی کثرت شہا لے لی تھی اس کے بعد پرمہار، منشی الخواص بھی (شریک حکومت) تھا اس لیے اس اسلامی لشکر نے ان دونوں سے مطالبہ کیا کہ وہ دونوں سلطان محمد کے خورجی حکم کے مطابق طلب کا



شہر ان کے حوالے کر دیے۔

حما کی تباہی حکمرانوں اور ظفر کین بہت جلد ان دونوں کی مدد کے لیے نوبت لے کر آئے۔ اس واقعے سے صوبہ  
میں ہلچل مچ گئی۔ ظفر کین نے پہلے جو ظفر کین کے ماتحت تھا اور وہیں ان کے ذخائر جمع تھے۔ اس کی خبر نے ان شہر کو فتح کر  
لے گا۔ جو یہاں اور اس شہر کو فتح کر لے گا۔ ان کے حوالے کر دیے گئے۔ ان کے حوالے کر دیے گئے۔

اد کی درخواست : اس اثنا میں اور القاضی ظفر کین اور شمس الخواص اٹھ کر کے فرنگی حاکم برائیل سے پاس پہنچے  
تھے تاکہ وہ شہر حما کی واقعت سے بے امن کی اطلاع کرے۔ اس وقت ان سے پاس بیت المقدس کا فرنگی حاکم ہندوین اور  
طرابلس کا حاکم اقصی وغیرہ بھی آئے ہوئے تھے۔ ان سب کا مشترکہ فیصلہ یہ تھا کہ وہ جنگ کو قبول دیتے کہ سرسمر آئے  
پر یہ لشکر متفرق ہو جائے۔

فرنگیوں کی دہائی : فرنگیوں نے لشکر تہذیبیہ میں موجودہ اور ان کے سے مستحق نہیں ہوا۔ فرنگیوں نے ان کے پاس جلی نہیں  
ظفر کین بھی اپنی فوج سے ساتھ لے کر ان کے پاس چلا گیا اور ان کے قتل کی اطلاع دی۔ ان کے پاس بھی اپنے شہر  
کی طرف واپس چلے گئے۔

مسلمانوں کو شکست : اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں نے ظفر کین کا مقام فتح کر لیا۔ انہوں نے صوبہ حما کا داروہ  
بھی لے لیا تھا۔ اس سے میں انہیں اندازہ کہہ گا کہ وہ وہاں جا چکے۔ سرسمر لے کر ظفر کین کا فرنگی فوج کی مدد کے لیے آیا  
تھا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور مسلمانوں کا سچا سالار مرحق اور اس کا بیٹا شہر کو  
طرف نہٹ گیا۔

ایاز کا قتل : اور القاضی کا فرزند ان کے پاس منیہ تھا۔ ان کے قتل کی اطلاع انہوں نے جنگ کے موقع پر  
فرنگیوں کو دی۔

لوطی کی خودکشی : صوبہ حاکم علی بن علی فوت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد اس کی سلطنت کا انتظام لوطی نے  
سنبھالا اور وہ ان کے فرزندوں اور ان کے قتل کی اطلاع دی۔ پھر اس سے راضی ہو گیا اور اس کے بیٹے اس کے  
جہان سلطان شاہ کو بادشاہ بنایا اور لوطی نے حکومت کے اختیارات سنبھالے۔

لوطی الحاکم کا قتل : لوطی میں وہ قلعہ تعمیر کیا تاکہ وہ ایک بن صالح بن بدر بن سے ملاقات کرے۔ اس وقت ترکی  
فوجوں نے مدد کی کہ اسے قتل کر دیں۔ اس کا قتل بہت برت کے مقام پر ہو اور انہوں نے اس کے خزانوں پر قبضہ کر لیا  
تھا۔ اس سے ان کا مقابلہ کرنے سے خوفزدہ ہو کر وہاں سے چلے گئے۔ ان کے چھوٹے بیٹے نے ان کے چھوٹے بیٹے  
کو لایا۔ ان کے چھوٹے بیٹے نے ان کے چھوٹے بیٹے کو لایا۔ ان کے چھوٹے بیٹے نے ان کے چھوٹے بیٹے کو لایا۔



ادارہ اعلیٰ سلطنتی اندیشہ عثمانیہ معمر ہوا۔ یہ بھی معمرات چڑھیا رہا۔ کہ جاخیز ازبک تری کی۔

ہو: ایسی زندگی کی صورت حلیہ: یہی ہماری عظمت و جلال ہے جو ان کی امور میں طلب و نیاز ہے: اگر ہمیں فرنگی حلیہ کو فتح نہ کر لیں گے، تو ایسے لوگوں نے اپنا نظام بنایا، جن کو تمام جہاد دین سے جو ملاوہ شریک حکومت اس کے پرہیزگاروں سے یوں بدوین بنیں، جس کے قاعدہ کا نام نہ ہو، کی دہائی کے بعد اس خاندان نے ان کی فوج کو حکومت بنائی۔

جب بخاری نے طلب کا حکم یہ تو بیان فرمایا تھا کہ تمام اس لیے مجھے عینی ہاتھوں کے لوگوں کا مال دینا بہت مایوس کن ہے۔ کئی تھے کہ نہ ہی ان کو امان ہوئے نہ فراموشی۔ یہ مصر لکھ کر لی۔

۴۔ وہ شہداء، رویت کی حفاظت کے لیے وہیں ٹھہرا اور وہیں ہی اپنے نذرانہ نماز میں نغمہ سنانے لگا۔

**فرنگیوں سے جنگ :** بسبب ہوا قدرتی طلب کا کام نہیں کیا۔ اس نے جدوہن سے چا کیا تو فرنگوں کو عصب پر حملہ کرنے کے لیے مناسب موقع نظر آیا۔ پانچ سو اسی سال اس کے خلاف فوج کشی کی اور طلب کے تحت علاقوں یعنی سرحد و غیرہ فتح کرے۔ پھر طلب نے شیرہاں مسافر لایا۔ اپنے موقع پر اہل طلب کے لیے چارہ امی، روٹیاں اور دوسرے سب سے ملے اپنے شیرہ دہ بھت کرے۔ ان کو اور بھت کرے۔ ان کے لئے توغ کر کے نئی کوشش کریں۔

انسیہ لے کر میرا (جدا) ان کے اندر بھر کر، جنگ کی طاقت سے حق انہوں نے غلبہ کیا کہ اپنی ادعا کا پتہ دے اور اسے انہی کے قریب رہ کر دیکھ کر اسے باہر نہیں تارے اور اس سے باہر نہیں رہے۔

ابوالفتح زری کی پیش قدمی۔ پھر انہوں نے بغداد سے فوجی امداد مانگنے کے لئے کوشش کی مگر وہاں سے انہیں کوئی امداد نہیں ملی تھی۔ اور کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے مقامات سے فرار ہو کر۔ شام۔ بیانی۔ کنجے کیے جن کی امداد آفریقا میں موجود تھی۔ وہ انہیں نے اگر شمالی طرف سے جو مسلمانوں کے ہمارے کھڑے ساتھ۔ اس میں سب کو اپنی مختلف افواج تھیں۔ اور ان کے انروہ خلفاء اور مسلمان ایسی زمینیں مل رہی تھیں۔

فرغیوں کو بخشست: فرنگی سپہ سالاروں نے امانی کے قلعہ کے قریب پلاؤ بازار ان کے عین ذرا سوار تھے اور توجہ دے کر پھرتے تھے۔ وہ عمر غفرین کے مقام پر صرف آ رہے تھے جہاں مسلمین نے قبضہ کر لیا تھا۔ وہ چاروں طرف سے پہاڑوں میں گھسے ہوئے تھے والدین میں سرخسوں نے ان کی طرف اشارہ کیا تھا۔ جب ان فرنگیوں نے ایسا انداز ہی کے ساتھ ایک بولی تو ابھی امانی انہیں کہیں سے اندر گھر فرنگی ان حملوں سے ناواقف تھے تاہم انہوں نے جہاد دینی سے مقابلہ نہیں کیا اور مسلمین کے لگا لگا حملوں کا مقابلہ کرتے ہوئے تھرا فرما کر بھگت لگا کر بھاگ گئے۔ یہ بے فکر حرکت سے مسلموں نے ان کو تباہ کرنے کا حوالہ دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت کم فرنگی جان بچاؤ کے لیے شہر قبضہ کرنے میں ناکام رہے۔ جس نے چارہ قدم پہلے طلب نے تین لاکھ روپے دیے۔ گھر خالی کیا کہ فرنگیوں کو کچھ نہ بچاؤ۔

ہرگز کی فوجیں متحرک سے بچاؤ نہیں، دفعہ بھگتوں کی دوسری فوج سے مدد نہ ملے، وہاں حملہ آور سونے کی گھڑیاں، پیرا، ہاتھی، گھوڑے، اور ہتھیاروں کی دکانیں تھیں۔



**سلطان سے مصالحت:** اس کے بعد اوجاہ و اہل آئین اور شہر کے حالات درست کرنے کے بعد وہ دوبارے قزاق کو مجبور کر کے مار دیا۔ آئینا اس نے عجب پر اپنے فرزند عزیزان کو حکمران مقرر کیا۔ پھر دیکھا کہ بنو صدیقہ ابو القازی کے پاس پناہ بننے کے لیے پہنچا تو خلیفہ اسے شہر باد نے سید الدالہ کے ہاتھ ابو القازی کو پیغام بھیجا کہ وہ وہیں کو نکالی جائے۔

پھر ابو القازی و سلطان عمرو کے درمیان ایک عہد نامہ منسلک ہو اور الامت کے شہادت میں ابو القازی نے اپنے فرزند کو اس کے پاس یہ قبال کے طور پر بھیج دیا۔ صلح کا یہ معاہدہ کرنے کے بعد ابو القازی کو لوٹ آنا اور اس کے بعد وہ اس وقت میں پھر ٹرنگیوں کے ساتھ یہاں کرنے کے لیے روانہ ہوا اور عہد کے اختلافات میں دن سے جنگ کی اور کامیابی حاصل کی۔

**فرنگیوں کا ہی مصر:** پھر وہ اور حاکم اہل طبرستان نے زرعی فوجوں و مشیر کے مقام پر غاصبہ کر لیا۔ پھر اس خیال سے کہ وہ بے سبب ہی ہو جائیں گے انہیں قلعہ سے نکلنے کا راستہ دے دیا کہ وہ اس قلعہ سے نکل کر چلے جائیں۔

**طریقہ جنگ:** ابو القازی کا طریقہ یہ تھا کہ وہ چھ مقامات پر خود ہر ایک ٹینک و ماسکھارہ کی فوجیں مقرر کر دیتے۔ پھر ان کی اکثریت جی دہ آتے تھے۔ جیلاؤں کی کھجور کا خشک گوشت لے کر آتے تھے۔ اس لیے وہ زار اور خوراک کے غرضوں نے اسے پیشہ سے جدا نہیں کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

**بڑے کی بغاوت:** ابو القازی نے اپنے فرزند سلمان کو حلب کا حاکم مقرر کیا تھا مگر اس کے گھر سے دوستوں نے اسے اپنے والد کے خلاف بھڑکایا۔ یہ خبریں کہ ابو القازی اس کے پاس پہنچا تو اس کے بیٹے نے حضرت عثمان کی اس لیے اس نے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی البتہ اس نے ان کے ان گھروں کو گرفتار کر لیا جنہوں نے اس کے خلاف سازش کرانے میں حصہ لیا تھا۔ ان سازش کا سرخشاہد اسے تھا جسے اس کے والد نے نکالنے سے انکار کر پایا تھا اور وہ اس نے گھر میں ہی کر دیا تھا۔ ابو القازی نے اس کی آنکھ چھڑ دی اور اس کی زبان کاٹ دی۔

مرزئی کا دوسرا سرخشاہد کا باشندہ تھا جسے ابو القازی نے جس حلب کے مانتے ہیں کیا پھر اس کی زبان بھی کاٹ دی اور اس کی آنکھ چھڑ دی۔ جس کے بعد وہ مر گیا۔

ابو القازی نے اپنے بیٹے کو بھی قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر شفقت چردی غالب آئی (اور اسے چھوڑ دیا) سلیمان دشمن ہمارے گیا اور تمام مشرکین سے اس کے قتل میں مشارکت کی مگر اس نے اس کی مشارکت قبول نہیں کی۔

**نیا حاکم حلب:** پھر ابو القازی نے اپنے بھائی عبدالبار کے فرزند عزیزان کو حلب کا حاکم مقرر کیا اور اس کا لقب

ع اس الدی تھیں تاہم کمالی ابن ابی علی بن مذہر بن الحنفیہ اسے نہایت سے سید الدولہ بنی العباسی کے ساتھ ابو القازی کے لیے غصت بھیجے اور انہوں نے غصت ان کے گاہرانہ اس کی پراس کو شہر باد کیا اور اسے قتل کیا اور وہیں کو نکال دیا۔ ناخلفہ ہو



بدو اللہ داندہ تھا۔ پھر وہ ماروین واپس آ گیا۔ یہ تمام واقعات قرآن مجید میں مذکور ہیں۔

دعائیں کی سفارش: پھر ابو الغازی نے اپنے عزیز حواءؓ کی ترغیب پر کاضی بقاء اللہ والہ ایچ این شہزادہ کی سہ ماہی (سلطان کے پاس) بھیجا تاکہ وہ دعائیں کے بارے میں سفارش کرے اور اس کے نتیجے کو روبرو مانجھ وارہنے کی ضمانت دے سکے۔ مگر اس کا مطالبہ نہیں ہو سکی۔ جب ترغیب اپنے والد کی طرف واپس آئے تو سلطان نے اس کے والد کو ملاقاتین کا شہر جا کر بھیج دیا۔ یہ شہر پہلے عثمانی حکمران غلام نے یہ حکومت تھا۔ لہذا ابو الغازی نے اس شہر پر قبضہ کر لیا اور یہی کے کا تخت بن گیا۔ تاہم سلطان صلاح اللہ بن ابوب نے اسے واپس بھیج دیا۔

فرنگی حاکم کی گرفتاری: (ادبیت) زہرا اور سراج کے علاوہ ان کا حاکم جو یکن (فرنگی) تھا مالک بن ہیرام نے عامہ کا شہر فتح کر لیا تھا۔ اس سے وہ فرانس میں نہایت کی طرف روانہ ہوا اور کئی دنوں تک اسی شہر کا محاصرہ کرتے رہا مگر کامیاب نہیں ہو سکا۔ (اس نے وہاں سے واپسی چلا گیا) مگر شہر کے فرنگی حاکم نے فرنگی فوجوں کو اکٹھا کرنا تھا اس لیے وہ انک کی فوجوں کا تعاقب کرنے لگا۔ اس وقت تک بن ہیرام کی فوجیں منتشر ہو گئی تھیں اور اس کے ساتھ صرف چار سو سپاہی باقی رہ گئے تھے۔ فرنگی فوجیں اس کا تعاقب کرتے ہوئے خرم اور دلدلی زمین میں پہنچ گئیں۔ جہاں زمین کے اندر صوب ہو چکا تھا۔ اس لیے فرنگی فوجوں کے گھوڑے دلدل میں پھنس گئے اور وہاں سے نہیں نکل سکے۔ اسکی حالت میں مالک بن ہیرام کی فوجوں نے انہیں جاوہر چا اور انہیں گرفتار کر لیا انہوں نے فرنگی حاکم جو یکن کو بھی گرفتار کر کے انٹ کی تعال میں بند کر دیا گیا۔ پھر اس سے مطالب کیا گیا کہ وہ اپنے شہر کو مسلمانوں نے جو لے کر لے چکے وہ اس پر حاضر نہ نہیں ہوا۔ اس نے اپنی رہائی کے لیے زور فدیہ کے طور پر بہت مال دینا چاہا مگر مسلمانوں نے زور فدیہ قبول نہیں کیا اور اسے قوت پرست کے مقام پر مقید کر دیا۔

آئیہ الغزالی کی وفات : مارون بن حاکم ابوالغازلی ماوراءنہاں میں فوت ہو گیا اس کے بعد اس کا فرزند حسام الدین قرطبی مارون کا حکم ہوا اور دس روز فرزند سلیمان سیاقا ققین کا حاکم ہوا۔ حلب میں اس کے بھائی عہد الجبار کا فرزند سلیمان بن حاکم تھا۔ لہذا وہ حلب پر مستحق قابض ہو گیا۔

مالک بن بہرام کی فتوحات۔ مالک بن بہرام بن اقرق نے شیراز کی طرف فوج کشی کی اور اس کا عاصروہ کر کے اسے فتح کر لیا۔ پھر اسے براہ راست ملی کی اس کے چچا عبدالنور کا قریب سلطان فرخیں کو مقابلہ کرنے سے عاجز ہو گیا ہے اور اس نے فرخیں کو امداد کا حکم دے دیا ہے۔ اس لیے اس نے امداد کی کہ وہ خود اس کے علاقے پر قبضہ کر لے۔ چنانچہ اسے جس جہاز کے موسم میں اس نے طلب کی طرف فوج کشی کی اور شیراز کو فتح کر دیا اور اس کے طلب کو بھیج کر لیا۔

**فتح منیج** پھر مالک بن ہریم نے اس طرح میں شہر بیچ کی طرف کوچ کیا اور کاماسرہ کو رکنے کے بعد شہر کو فتح کر لیا اور اس کے حاکم جان کھن کو قید کر لیا۔ اب اسے قلعہ کے باشندے قلعہ بند ہو گئے۔ اتنا لیے ان سے ان کا کاماسرہ کر لیا۔ جب انگریزوں نے اس کی فوج کاٹا جان سنا تو وہ اس سے بھاگنے کے لیے روانہ ہوئے تو ان سے قلعہ کا خاسرہ دکنے کے لیے ایک فوجی



دارین ابن علی بن حمرہ رحمہ اللہ نے فرنگیوں کو شکست دی اور ان کا قتل عام کیا۔ بحرہج کے قلعہ کا محاصرہ کرنے کے لیے ابھی چڑ گیا اس محاصرہ میں ایک دن سے حیرانگر جنگ ثابت ہوا۔ اس واقعہ سے اس کے فکرمیں ایسی چیز ابھرنی لگی کہ وہ منتشر ہو گئے۔ حاکم شہر عمان بھی قید سے چھوٹ گیا۔

مالک کی شہادت : دارین کا حاکم ترمناش ابن المازنی اس کے ساتھ بحرہج کے محاصرہ میں شریک تھا۔ چنانچہ جب مالک بن ہیرام شہید ہوا تو وہ اس کی لاش طلب لے گیا اور وہاں اسے دفن کیا۔ پھر اس شہر پر قبضہ کر لیا۔ بعد میں وہاں لڑنا چاہنے والے غرور کر کے دارین کو قتل کیا۔

حلب کا طویل محاصرہ : اسی فرنگیوں نے قیصر صوری طرف فوج بھیجی کی اور اسے فتح کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے مسلمانوں کے دوسرے شہروں کو فتح کرنے کا قصد کیا۔ اسے بھی وہیں بن صدوق خلیفہ مسند شد کے واقعہ کے بعد بھاگ کر فرنگیوں کے پاس پناہ لے گیا تھا۔ اس نے انہیں حلب کو فتح کرنے پر آمادہ کیا لہذا فرنگی حکام اسے لے کر روانہ ہوئے اور انہوں نے حلب کا محاصرہ کر لیا۔ محاصرہ کو طویل رہنے کے لیے انہوں نے شہر کے باہر مکانات تعمیر کرائے تھے اس طرح محاصرہ طویل ہوتا گیا اور خوراک کی قلت ہو گئی جس سے شہر والوں میں بے چینی پھیل گئی اور ان کا حاکم ان حالات کا مقابلہ کرنے میں ناکام ثابت ہو رہا ہے۔ ایسے موقع پر انہیں سوسن کے حاکم برستی سے بہتر کوئی شخص نظر نہیں آیا کیونکہ وہ اسلامی ریاستوں میں سب سے زیادہ طاقتور تھا اور اس کے پاس فوج بھی سب سے زیادہ تھی۔ اس لیے اہل حلب نے اپنی مدافعت کے لیے اسے بلا پایا اور اسے حکومت کرنے کی دعوت دی۔

برستی کی حکومت : برستی نے اس کے جواب میں یہ شرط رکھی کہ اس کے بچنے سے پہلے قلعہ پر قبضہ کر جائے تاکہ وہاں وہ باخود رہا نہ ہو۔ اس کے بعد وہ فوج لے کر روانہ ہوا۔ جب وہ فرنگیوں کی حدود کے قریب پہنچا تو وہ (اس کا مقابلہ کیے بغیر) اپنے شہروں کی طرف واپس ہو گئے۔ جب برستی حلب پہنچا تو اہل حلب نے اس کا گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا۔ چنانچہ وہ شہر میں داخل ہو کر شہر و اس کے مختلف اضلاع پر قابض ہو گیا۔ وہ اپنی وفات تک وہاں حکومت کرتا رہا۔

اس کے بعد اس کا فرزند عمو الدین حلب کا حاکم مقرر ہوا۔ جب وہ بھی فوت ہو گیا تو سلطان محمود نے اناجک زنگی کو وہاں کا حاکم مقرر کیا۔ جیسا کہ ہم آگے چل کر حال بیان کریں گے۔

دیار بکر کے قلعوں کی تسخیر : حسام الدین ترمناش دارین واپس آ گیا اور وہاں اس کی سلطنت قائم رہی۔ اسی نے دیار بکر کے بہت سے قلعوں کو فتح کر لیا تھا یہاں تک کہ ۵۳۵ھ میں اس نے دیار بکر کا ٹکڑا ساری بھی فتح کر لیا جو مذمتہ مسلمانین جو مردان کے قبضے میں تھا اور یہ ان کا آخری ٹکڑہ تھا۔

طویل عہد حکومت : حسام الدین ترمناش نے اپنے بھائی سلیمان سے سہارا لینے کا علاقہ بھی جبین پڑھتا اور یہ بھی اس کی ملکیت میں شامل ہو گیا تھی۔ ترمناش نے دارین پر انیس سال تک حکومت کیا یہاں تک کہ وہ ۵۴۵ھ میں فوت ہو گیا۔



تحریر کا شے - تحریر کا شے کی وفات کے بعد اس کا فرزند دلی بن تحریر کا شے مارا، اس کا حکم فرما دیا اور وہ اپنی وفات تک وہاں کا حکم رہا۔ اس کے بعد اس کا فرزند ابو العزیز بن ابی مارا بن حکم بن دلی بن تحریر کا شے کی وفات تک حکومت کر رہا۔

مورخ ابن الاثیر نے ان دونوں کی تاریخ وفات فقیر تحریر کی ہے جو بخاری میں ہے۔ جو کہ اسے بھی ان دونوں کی تاریخ وفات کا علم نہیں ہے۔

جب ابو العزیز بن ابی مارا کی وفات ہوئی تو حکام انکے ہتھیار نے انتقام سلطنت سنبالا اس نے اس کا باپ عیسیٰ حکمران (برائے نام) اس کے فرزند مراد بن عیسیٰ اور برادر بن ابو العزیز بن ابی مارا کو مقرر کیا وہ پھر تھا اس لیے ابو العزیز حکام الملک الاثیر کی رہا وہ اپنی مرضی کے مطابق حکومت کرتا رہا۔ چونکہ فرور حکم نے اس سے اٹھارہ سال اس کے باقی میں تھے اور یہ حالت اس وقت تک باقی رہی جبکہ مسام الدین ۷۹۷ھ میں فوت ہوا۔ اس وقت تک بوطی حکومت کرتا تھا۔

سورخ ابی یاسر نے ان غلبہ کا لقب حکم الدین بن ناصر الملک بیان کیا ہے۔

باردین کا عیسیٰ - اس زمانے میں سلطان عادل ابو بکر انتا ابوب نے مادرین کا قصد کیا۔ الجوزیہ کے حکم حکام اس سے خائف تھے اور وہ اسے نہیں روک سکتے تھے۔ پھر سمر کا حکم عزیز بن سلطان ۷۹۷ھ میں بھی فوت ہو گیا اور اس کا بھائی افضل حکم سوا جدا سلطان عادل نے اعلیٰ مسودہ پیش دربار میں خود کے ساتھ اپنے فرزند کالی کو بھیجا۔ انہوں نے مادرین کا عیسیٰ کو لیا اور پھر سمر بہت طویل مدت تک چلائی رہا۔ اسی حالت میں لغزش نے جو بوطی کا نگران تھا وہ اسے کرنے اور قصد کو سر رہا۔ اس کے اندر حوالے کرنے کا وجہ یہ بھی تھا کہ عیسیٰ کا سرانجام فرما کر دینا۔

سلطان عادل نے اپنے فرزند کو اس کے دروازے پر مقرر کر دیا تاکہ قلعہ کے اندر ضرورت سے نہ داخل ہو سکے۔ اس نے اپنے بھائی عیسیٰ کو اس کے فرزند کو مان دے کہ وہ حاضر کر لیا اور حکم کو خود اس سے بھاریا۔ اسی اثنا میں سلطان عادل نے حکم سمر کو اس کے لیے بھیج دیا اور جبکہ کرتا رہا یہاں تک کہ سلطان عادل کا لشکر طلعت کھا گیا۔ وہی تو اسے بھی کل زمر سے فرزند کالی کے لشکر پر زبردست حمل کیا مگر پھر وہاں انکے شکست کا اثر پڑا تھا۔

اس کے بعد حکم مادرین مسام الدین ابی سلطان نور الدین کے پاس گیا اور اس سے ملاقات کر کے اس پر شکریہ ادا کیا اور پھر اپنے قلعہ کی طرف واپس آیا۔

نور الدین عیسیٰ کے پاس پہنچا اور اتفاقاً جہودہ پاس سے حوران جانے کے ارادہ سے کوچ کر رہا جیسا کہ ہم میں کی سلطنت کے حالات میں لکھا۔ نہ جان کر پڑ گئے۔

ارتق کی حکومت - جب والدہ مرثیہ فوت ہو گیا تو لوگ حکام نے اس کے بعد اس کے چھوٹے بھائی ناصر الدین ارتق اور سلطان بن قطب الدین ابو العزیز کو نامہ مقرر کیا۔ مورخ ابن الاثیر نے اس کی وفات بھی تحریر نہیں کیا ہے۔ وہ بھی بعض کی تحریر میں ۸۰۷ھ تک حکم رہا۔ آخر کار ارتق اس کی طرف سے شک آ گیا۔ جب بعض اوقات اس میں پیار ہوا تو







سردار ابن عباس، سرپرست  
 سلطان بادشاہ ہوا۔ اس کی مملکت کا انتظام سید کے والد کے وزیر خواجہ ابن اسحاق الماسد کے سپرد ہوا۔ اس سے پہلے نور  
 ابن علی محمد کا بھائی محمد بن محمود کا دعوے دار تھا مگر وہ اس وقت قریب لے کر موصل کے محاصرہ میں سلطان صلاح الدین  
 کی مدد کے لیے گیا ہو تھا۔ جب اس نے بھائی کی موت کی خبر لی تو وہ یہ سمجھنے لگے کہ اس کے بھائی نور بن علی کا اولاد  
 صالح بن جبرائیل شہر پر قبضہ کرنے کے لیے روانہ ہو گا مگر کیا یہ ممکن ہو گا اس لیے وہ غربت پرست کے مقام پر مختار اور ہمدرد  
 سے غور کرنے لگا۔ مگر ابن جبرائیل اور اس کے بعد یہ حکومت اس کے بیٹوں کو ورثہ میں ملی۔

صلاح الدین کی حمایت : جب سلطان صلاح الدین موصل کی جنگ سے فارغ ہو تو قسب الدین عثمان دھاکہ  
 کہلا کر اس سے ملا۔ سلطان صلاح الدین نے قادیان شہر سے اس کے اہل حکومت پر برقرار دہلی اور آند کے شہر پر بھی  
 اس کا تسلط برقرار رکھا جس نے اس کے اہل راج کر کے دے دیا تھا۔ خود دہلی کے شہر کے حالات سے وہ سلطان  
 صاحب الدین کو مطلع کیا کہ اس کے اہل کام کی فہم اس نے اس کے وزیر کو قراقرم ساری کے صاحبزویوں میں سے  
 ایک شخص کو جس کا نام صاحب الدین تھا وہاں کا حاکم مقرر کیا اور اس نے وہاں کی سلطنت کے انتظامات سنبھال لیے۔  
 یہاں قسب الدین نے تمام قصبہ تیار اور آند اور اس کے مضافات پر حکومت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ ۷۹۵ھ میں  
 فوت ہوا۔ اس کی موت سے قصبہ کے محل کے اوپر سے مرنے سے ہوئے۔

دہلی عہد کا تقریر : اس کا برائی محمود اس کے بعد حاکم بننے کا عہد دار تھا۔ مگر اس کا بھائی قسب الدین سلطان اس سے  
 بہت غلط کرتا تھا۔ اس لیے اس نے اس کی کوئی آخری عہدہ دہلی قصبہ منور کی طرف بھیج دیا تھا اور اس کے بجائے اپنے ایک  
 نظام جس کا نام ایسا ہی تھا اس کا انتخاب کر کے اس کا نائب بنی۔ لیکن اس کے ساتھ کہ دو اور سے بنے دہلی عہد کا تھا۔

ناصر الدین محمود : لہذا جب قسب الدین سلطان فوت ہوا تو اس کے بعد اس کا غلام ایمن اس کا نائب بن گیا۔ اس وقت  
 لکھنؤ کان مملکت ظہیر نور محمود کے پاس چلے گئے وہ قریب لے کر پہنچا اور اس سے پہلے آند کی مدد سے اس کے لیے اس کا بھائی  
 چکا تھا مگر وہ مقابلہ نہیں کر سکا۔ محمود نے آند کو کھلیا اور وہ تمام شہر پر مسلط ہو گیا۔ اس نے ایمن کو معذور کر لیا۔ آند اس نے  
 شاہراہ کی سفارشی سے اسے چھوڑ دیا اور وہ دروم چلا گیا اور وہاں کے امیر وہیں ٹھہریں ہو گیا۔

مسعود کی جانشینی : اب محمود کو پہلا اور آند اور اس کے مضافات کا خود مختار حاکم ہو گیا تھا۔ اس نے اپنا قصبہ ناصر الدین  
 رکھا۔ وہ کاہل اور بد سیر تھا لیکن وہ ظہیر ظہیر ظہیر کا دھوکا کھائی کر رہا تھا۔ اس کی وفات واقع ہوئی۔ اس کے بعد مسعود  
 حاکم ہوا۔

مسعود کا بھائی صہرہ : مسعود اور سلطان قسب الدین ماحول کے درمیان ناجائز ہو گئی اور جنگ چھڑ گئی تو اس نے اس کے  
 برخلاف چلے بھاگے ان کا سے فوجی اہل اہل مل گیا اور وہ صہرہ سے فوجیں لے کر روانہ ہوا۔ اس نے ساتھ کر کے حاکم  
 اور آند حاکم کا حاکم ظہیر بھی تھا۔ انہوں نے آند کے مقام پر اس کا محاصرہ کر لیا۔ آند کو دھوکا لگ کر اس کے پاس ہاتھ  
 اس نے اس کو قید کر لیا۔ وہ دھوکا لگ کر وفات پائی۔ اس کی قید میں رہا۔ اس کے بعد وہ ۸۲۵ھ میں فوت ہو گیا۔ اس کے بعد وہ



قلوب خربت برت کے حکام۔ عبداللہ بن بنی ثرا اور سلمان نے اپنے بھائی نور اللہ بن کے فرزند قلوب اللہ بن سلمان سے خربت برت کے علاقہ کو بھیج کر لیا تھا۔ یہ علاقہ ان کے قبضہ میں رہا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی سے شرفیت دیا۔ انہوں نے وہاں تیس سال تک حکومت کی۔

اس کے بعد اسی کا بیٹا نظام الدین دیکھا۔ اس کی اپنے بچا زاد بھائی احمد بن محمود حاکم آہ و کھلا سے دشمنی تھی۔ اس لیے احمد الدین محمود نے سلطان عادل بن ایوب کی اجازت قبول کر لی تھی اور اس کے فرزند اشرف کے ساتھ ہم سفر کے ساتھ دہلی بھی شریک ہوا تھا کہ وہ اس کے بعد فوج سے گرفت برت روانہ ہو اور یہ علاقہ فتح کر کے اسے دے دے۔

یہ حالت دیکھ کر نظام الدین دیکھ کر نے غصہ کیا اور سلطان احمد کو ہم سے فوجی مدد طلب کی۔

خربت برت کا محاصرہ۔ بادشاہان غزنویہ میں اشرف اور محمود بھی نے تہہ و تاب ہوئے اور انہوں نے خربت برت کا محاصرہ کر لیا اور اس کے بیرونی علاقے پر قبضہ کر لیا۔ ان کے مقابلے کے لیے روہی علاقہ کے حاکم فہات الدین نے نظام الدین کی مدد کے لیے سیدھا گئے حاکم افضل بن صلاح الدین کے ذریعہ دست فوجیں روانہ کیں۔ جب یہ لشکر سامنے آئے تمام پرہیزگار اشرف اور محمود خربت برت سے نکل کر نظام الدین کے سرکاری قلعوں کی طرف پھیر دینے کے قریب پہنچے اور وہاں دھڑ دھڑ سے ٹکرائے۔

جب افضل سلطان خربت دین کے لشکر کو گئے کروڑوں پہنچا تو اشرف پھر سے لوٹ آیا اور اب وقت نظام الدین بھی لشکر کو گئے کر فوج کی طرف پہنچا مگر فتح کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا وہ قلعہ کے پاس ہی رہا۔ پھر روہی علاقہ کے بادشاہ کیغہ نے خربت برت کا قلعہ دین خانہ ان سے چھین لیا اور اسی طرح اس علاقہ سے دین سلطان کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔

شہرہ خاندان خوارق اسکے صف پر ملا کر فراموش!



























ہر شخص کو ملے گا۔ محمد بن مسلم نے فرمایا: "اس کے بعد اس واقعہ نے اہل مدینہ کو اس خطاب سے متاثر کیا۔" اس کے بعد اس واقعہ نے اہل مدینہ کو اس خطاب سے متاثر کیا۔

**زنگی کا انتقال**۔ اس کے بعد زنگی نے ان دنوں کی گفتگو سلطان کا بچپانی سلطان نے ان دنوں کا شکر یہ ادا کیا۔ اس کے بعد زنگی نے ان دنوں کا شکر یہ ادا کیا۔ اس کے بعد زنگی نے ان دنوں کا شکر یہ ادا کیا۔

**حاکم موصل کی میثیت**۔ سلطان نے ان سے خوراک کو قبول کیا کیونکہ وہ زنگی کی انتظامی صلاحیت سے واقف تھا۔ چنانچہ اس نے موصل کے قریب موضع پر زنگی کو حاکم مقرر کیا۔ اس بارے میں اس نے تحریر فرمائی تھی کہ اس واقعہ نے اہل مدینہ کو اس خطاب سے متاثر کیا۔

**زنگی کے وقت کی حالت**۔ زنگی کا دور مدینہ کے میں مصلح تھا۔ اس کے ہونا کو جہاں تک زمانہ تھا اور قند کا کھانسی اور تھری اور تھریاں صانع۔ مدینہ بنیسیانی کو بنانا جب ضروری اور تمام سہولتوں کا انتظام کیا۔

**بزرگ ابنا عمر کی تسخیر**۔ اس کے بعد زنگی نے کوہ بزرگ اور عمر کی طرف روانہ ہوا۔ اہل بزرگ نے قنداکر و قنداکر سے مراد قنداکر تھے انہوں نے اہل عمر کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ زنگی نے ان کا محاصرہ کیا۔ اہل عمر نے اس سے جنگ کی اور ہار کر اپنے وطن چلے گئے۔ اہل عمر نے اپنے وطن چلے گئے۔ اہل عمر نے اپنے وطن چلے گئے۔

**فتح نصیبین**۔ اس کے بعد زنگی نصیبین کو فتح کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ یہ فتح تمام اہل عمر کو فتح کر لی۔ اہل عمر نے اس سے جنگ کی اور ہار کر اپنے وطن چلے گئے۔ اہل عمر نے اپنے وطن چلے گئے۔ اہل عمر نے اپنے وطن چلے گئے۔



فتحِ سنجد اور خابور وہاں سے زرنگی خبر ملی۔ وہاں کے لوگوں نے پہلے حجاب نہ کیا۔ پھر انہوں نے بھی ہتھیار ڈال دیے اور اسے بھی فتح کر لیا گیا۔ وہاں سے زرنگی نے ایک لشکر نہ یار کی طرف روانہ کیا۔ وہ بھی فتح ہو گیا اور اس کے قہر طلاق سے ہراس کا قبضہ ہو گیا۔

فتحِ حران پھر زرنگی حران پہنچا جس کے قریب زباہ و ج اور البصرہ کے علاقے فرنگیوں کے قبضہ میں تھے اور ان کے جب سے حران کے باشندے پریشان تھے اس لیے انہوں نے بہت جلد اس کی طاقت نہیں کرنی۔ پھر زرنگی نے زرنگی حاکم جو یحییٰ کو صلح کا پیام بھیجا تاکہ وہ اس کی طرف سے (حملہ کے اندیشہ سے) مطمئن نہ ہو جائے لہذا ان دونوں کے درمیان صلح ہو گئی۔

حلب کے حکام وہاں سے بھی زرنگی نے شہر حلب اور اس کے علاقے کو فتح کر لیا تھا اور وہاں اپنا جانشین بیٹے فرزند مسعود کا بیٹا تھا جب فریق باغیہ نے زرنگی کو صلح کی تقریر کر دی تو ان کا فرزند بہت جلد موصل پہنچا اور حلب پہنچا جانشین امیر قربان کو مقرر کیا۔ اس سے بعد اسے سحرانی کردیا اور اس کے بجائے امیر قطیف کو حلب کا حاکم مقرر کیا مگر قربان نے یہ سہ کر حکومت اس کے حوالے نہیں کی

”میرے اور امیر مسعود کے درمیان (اصلی) فرہن کو ثابت کرنے کے لیے کایہ کشائی ہوئی ہے جو اس فرمان میں موجود نہیں ہے۔“

قطیف اب مسعود کے پاس گیا اس نے بتایا کہ وہ اس وقت البصرہ کا حاکم رہتا تھا جس لیے وہ جلدی سے حلب کی طرف لوٹ گیا۔ شہر والے نہایت ہی دلیلی کی قیادت میں اس کے طرفدار ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے اسے شہر میں داخل کر کے اسے حاکم بنادیا اور فرمان کو سند سے قطعی کر دیا اور ایک ڈیڑھ روز کے گرامے کو قتل مقام پر پہنچا دیا۔

حلب کی بغاوت - دمشق اب نے ان کے درمیانی عرصے میں قلعہ اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ مگر حکومت حاصل کرنے کے بعد اس کی حالتیں خراب ہو گئیں۔ اس نے بے حد غم و غم کرنا شروع کر دیا۔ برسوں تک اس کے پاس اکٹھے ہو گئے تھے اس لیے رہا یا اس سے نفرت کرنے لگی اور وہی سال عبید اللہ بن جراح نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا اور اس کے بھائی امیہ بن جراح نے اپنے ساتھی حکمران بدر اللہ بن علی بن عبید اللہ بن جراح کو حاکم بنا کر اور انہوں نے قطیف ایک جرحہ میں قتل کر دیا۔

فرنگیوں کی فوج کشی - سلجقہ حاکم مسلمان اور مسلمانوں کا حکم دیا کہ وہ دونوں حاکموں کے درمیان صلح قرائنے کے لیے پیچھے ہٹے۔

۱ یہی اصل نسخہ ہے یا علی (غالی) کہ ہے جو نا اعلیٰ میں ان موقع پر یہاں مذکور ہے۔ قطیف اب مسعود کی طرف لوٹ کر گیا اور وہاں کا حاکم نہ تھا۔ ابن مسعود کہہ (ایک) کہ گیا ہے (بہ حال یہ کہ) وہ جلدی سے حلب کی طرف لوٹ گیا۔ (تاریخ الکامل ص ۱۱۱) (مترجم)



میں نہیں جانتی۔ پھر زبا (دوب) نے فرنگیوں کو دیکھ کر بڑے بڑے گھبراہٹ میں ان کے پاس سے گزر کر اپنے گھر پہنچا اور ان کے گھر میں بھاگ کر چلا گیا۔ اس کے بعد فرنگیوں نے اس کے گھر کو آگ لگا دی اور اس کے گھر کو جلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد فرنگیوں نے اس کے گھر کو آگ لگا دی اور اس کے گھر کو جلا کر رکھ دیا۔

**فرنگیوں کی اطاعت** جب جہانگیر نے فرنگیوں کے حاکم کے پاس پہنچا تو اس نے اپنے ساتھ لاکھوں سپاہیوں کو لے کر اپنے گھر پہنچا اور ان کے گھر میں بھاگ کر چلا گیا۔ اس کے بعد فرنگیوں نے اس کے گھر کو آگ لگا دی اور اس کے گھر کو جلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد فرنگیوں نے اس کے گھر کو آگ لگا دی اور اس کے گھر کو جلا کر رکھ دیا۔

**فرنگیوں کی آمد** جب فرنگیوں نے فرنگیوں کے حاکم کے پاس پہنچا تو اس نے اپنے ساتھ لاکھوں سپاہیوں کو لے کر اپنے گھر پہنچا اور ان کے گھر میں بھاگ کر چلا گیا۔ اس کے بعد فرنگیوں نے اس کے گھر کو آگ لگا دی اور اس کے گھر کو جلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد فرنگیوں نے اس کے گھر کو آگ لگا دی اور اس کے گھر کو جلا کر رکھ دیا۔

**فرنگیوں کی آمد** جب فرنگیوں نے فرنگیوں کے حاکم کے پاس پہنچا تو اس نے اپنے ساتھ لاکھوں سپاہیوں کو لے کر اپنے گھر پہنچا اور ان کے گھر میں بھاگ کر چلا گیا۔ اس کے بعد فرنگیوں نے اس کے گھر کو آگ لگا دی اور اس کے گھر کو جلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد فرنگیوں نے اس کے گھر کو آگ لگا دی اور اس کے گھر کو جلا کر رکھ دیا۔

**فرنگیوں کی آمد** جب فرنگیوں نے فرنگیوں کے حاکم کے پاس پہنچا تو اس نے اپنے ساتھ لاکھوں سپاہیوں کو لے کر اپنے گھر پہنچا اور ان کے گھر میں بھاگ کر چلا گیا۔ اس کے بعد فرنگیوں نے اس کے گھر کو آگ لگا دی اور اس کے گھر کو جلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد فرنگیوں نے اس کے گھر کو آگ لگا دی اور اس کے گھر کو جلا کر رکھ دیا۔

**فرنگیوں کی آمد** جب فرنگیوں نے فرنگیوں کے حاکم کے پاس پہنچا تو اس نے اپنے ساتھ لاکھوں سپاہیوں کو لے کر اپنے گھر پہنچا اور ان کے گھر میں بھاگ کر چلا گیا۔ اس کے بعد فرنگیوں نے اس کے گھر کو آگ لگا دی اور اس کے گھر کو جلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد فرنگیوں نے اس کے گھر کو آگ لگا دی اور اس کے گھر کو جلا کر رکھ دیا۔







مرد کی طرف روانہ ہو گیا تھا وہاں سے ایک کونڑی نے باواہم سے حسن نے اس لیے چھوڑ رکھا تھا کہ وہ اس سے نکاح کرے۔

جب وہیں اس مقدمہ کے لیے فریڈ وٹسن میں قبیلہ کھب کی ایک ترقی میں سے گزرا تو قبیلہ قلب کے افراد نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے وٹسن کے حاکم حاج المنوف کے پاس منہ گئے یہ خبر آتا جب وہ گئی تب بھی پہنچی تو اسے گرفتار کر لیا۔ اس لیے اس نے حاج المنوف پر بری حاکم و ترقی کو اس بارے میں کہو اور اس کے فرزندوں کو قتل کر دیا اور ان کے ساتھ اس کے قتل کرنے کی پہلی کوشش کی جو اس کے ساتھ تھی۔ چنانچہ (قید ہو کر) اس پر تار کے لے کر جو بڑے صحابی اس نے ان کو روکا مگر وہ پاؤں لٹا کر بے لے میں پڑ کر اسے وہیں دوڑ گئی کے پاس پہنچ کر وہ اس کو اپنے ہاگست کا تین تھا مگر جب وہ اپنے پہنچا تو وہ گئی نے اس کی نصیحت کی اور اس کے ساتھ اس کا سواک کا اور اس کی شکایت اور تکرار۔

قاصد واپس آئی، مگر قیدی۔ اور غلطی سے شہر کے زون میں بڑی روڑ پر غلط گھس گیا کہ وہ مشرقی نو بیس کے بارے میں لکھا۔ مگر جب اس نے پتہ چکھا تو وہ روڑ کے کورنگی کے پہرہ کو چا تھا۔ قاصدوں نے اس شخص پر لوٹی کی بجائی کی تو زدگی۔ نہ مرا۔ نہ مارا۔ اس میں ان کو گرفتار کر لیا۔ وہ دونوں قاصد تھے (قاصد نامہ اول میں ان پہرہ کی (۲) اور گرفتار کیا بشرط الجبروتی۔ زدگی نے ان دونوں کو قید کر لیا۔ ہر اسی وقت پہلے ان جب کہ غلطی سے شہر نے ان کے بارے میں غلطی کی۔

دوسری زدگی کے جس میں رہا یہاں تک کہ وہ اس نے۔ تمہ عراق آج۔

محی صغریٰ بغداد۔ سب سلطان محمود غزنوی کی وفات کو چھوڑ دیا اور اس کے بیٹے راؤ دھار اس کے جیل  
مسعود کے دربار میں جھگڑا کر گیا۔ اس کے بیٹے میں راؤ نے مسعود کو کھلا۔ ان کی طرف چل کر قادیانی اور دھرم کے  
تہ پر لای صغریٰ کو لایا۔ پھر وہی کے دربار میں پہنچ گئی اور مسعود کو اس سے غل کر بدوان چلا گئے۔ ان نے غلنے سے شرمہ پیام  
بھیجا کہ غل میں اس کا نام مل گیا ہے۔ مگر غلینے نے انکار کر دیا۔ سلطان مسعود نے ان کو ایک عمارت الدین کو لے کر بھیج دی  
تک طلب کی۔ ان کے بعد سلطان مسعود نے بغداد کی طرف چل کر قادیانی کی اور اس کا کام سہرا کر لیا۔

فریقین میں جنگ: مسعود پہلے اس کا بھائی بلال کو بلانے کہم قاری، خوارستان اتنا تہ قرابہ شالی کے ساتھ بہت جلد انگلہ لے کر آیا، دیکھی چکا تو اور خلیفہ مسعود نے اسے دار الخلافہ میں بھیرا یا تھا۔ مسعود انگلہ عباسیہ میں بھیرا تھا۔

جب خلیفہ مسعود کا کھراہ، سکون شاد و قرابہ شالی و انگلہ مسعود کے لشکر کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے نکلا تو ایشیاء خیرہ میں جوئی کرھا والدین کی بی بی میں ان کے چچے و بی بی اور بی بی اعلیٰ شالی کو دیکھا، مشرب کے مقام پر پہنچ کر کیا ہے

”اے قرابہ شالی! دیکھی کے مقابلے کے لیے جیسے کی طرف لو، اور بلال کو بلانے اور بھائی مسعود کی فوجوں سے مقابلہ کرنے کے لیے روانہ ہو۔“

**زنجی کو شکست** قرآن مجید میں مذکور ہے کہ ہاتھ اور پاؤں اور ایک دن اور ایک رات میں فاسد طے کرنے سے بعد صبح دہرے صبح پانچ بجے یا ستر بجے زنجی کو لگاتے ہیں اور اس کے بہت سے ساتھیوں کو قید کر لیا۔



ذکی شکستہ کیا کر محرمیت پہنچا جہاں کا نائب سلطان سلطان علاء الدین کا والد نجم الدین صاحب بن شادی تھا (۱۰۰۰) اس نے دریائے جہلم کو عبور کیا۔

صلح نامہ بحر خلیفہ مسعود کے ساتھ ان شرائط پر صلح ہوئی کہ خراج ان کے پاس، چھ کھوروں بادشاہت مسعود کی ہوگی اور کھوئی شاہدانی عہدہ ہوں گے۔ یہ صلح ۱۰۰۵ء کے درمیان عمر سے ہوئی۔

سلطان خجری کی پیش قدمی: اس صلح نامہ کے بعد سلطان خجری نے اپنے بیٹے سلطان غفرل بن محمود کی بادشاہت کا مطالبہ کیا۔ غفرل اس کے پاس رہتا تھا۔ لہذا اس مطالبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے سلطان خجری خراسان سے روانہ ہوا اور ہمہ پہنچ گیا۔

سلطان مسعود اور سلطان شاہ اس کے مقابلہ کے لیے تیار ہوئے اور مقابلہ کے لیے نگر جنگ کرتے ہی اس لیے تاخیر کر رہے تھے کہ وہ خلیفہ مسعود کے بیٹے کے ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔

خلیفہ مسعود غفرل جاتہ .... آگیا اسے اطلاع ملی کہ ایک ذکی اور دہش بن مسعود ہمدان بھی رہے ہیں۔ دہش نے دعوئی کیا کہ سلطان خجری نے اسے ملک کا علاقہ دیا تھا۔ اس مقدمہ کے لیے اس نے منظوری حاصل کرنی چاہی مگر اس نے مشاورت قبل نہیں کی۔ تاہم ذکی نے یہ بیان کیا کہ سلطان خجری نے اسے ہمدان کا کوثری مقرر کیا تھا۔

اس عمر میں سلطان مسعود اور اس کے بھائی کھوئی نے سلطان خجری سے جنگ کی۔ جس میں مسعود کو شکست ہوئی۔ جیسا کہ گذشتہ ابواب میں بیان کیا جا چکا ہے۔

دوسری طرف مسعود ہمدان لوٹ گیا اور غفرل جاتہ عباسیہ میں مقیم ہوا اس کی فوجوں کا مقابلہ ذکی اور دہش سے ہوا۔ جس میں ان دونوں کو مارہر جب کے آخر ۱۰۰۵ء میں شکست ہوئی۔ اس کے بعد ایک ذکی بھل چلا گیا۔

فرنگیوں کا حملہ: ایک ذکی کی فیر ماضی میں فرنگیوں کا بادشاہ بیت المقدس سے حلب کی طرف روانہ ہوا۔ ایک ذکی کا نائب امیر اسوار مقابلہ کے لیے نکلا۔ اس نے اپنے لشکر کے ساتھ ذکیائی فوجوں کو بھی شامل کیا اور لکھنؤ کے مقام پر اس کے لشکر نے فرنگیوں سے جنگ کی۔ اس نے جو افرادی کے ساتھ مقابلہ کیا، ہم سلاخوں کو شکست ہوئی اور حلب واپس چلے گئے۔ فرنگیوں کا بادشاہ حلب کی مصلحتی میں کامیاب ہو کر گھر گیا۔

اس کے بعد رہائے فرنگی فوجوں کا ایک دستہ حلب کے علاقے میں حادثہ گری کے لیے آیا تو نائب امیر اسوار نے سچ کے حاکم کے ساتھ مل کر ان کا مقابلہ کیا اور فرنگیوں کو تباہ و برباد کر دیا اور جو باقی بچے انہیں قید کر لیے اور سلطان جنگ میں

۱۔ یہاں بھی یاقوت (خالجک) نے تاریخ ذوالکلی میں ہے: "جب خلیفہ کو اس بات کا علم ہوا تو وہ جلد لوٹ آیا اور غفرل جاتہ کو مرگے آگیا اور عباسیہ میں تمام کیا۔ علاء الدین ذکی دہش کے مبارک کے ساتھ ہمدان اور حمہ و تاج کے ساتھ اپنے خاندان کو فرنگیوں میں جنگ ہوئی۔" (۱۰۰۵ء)







تو ان کا دل بے رحم ہو گیا۔ ان کی مصداقی میں شامل :-

جن اٹھو گئے ان کی نے جو سب مریضوں کی حالت اپنی اور مہمانے بعد اس کا نرہ زخم اس کے اٹھنے سے پہلے  
 خیراں رہا۔ ان کے بچوں سے بچوں کے مولا کو دیکھ کر وہ بھی تھیں تھیں تھیں۔ ان کے بعد اس کے بچے نے مس شدہ  
 ہونے والے مولا کا ہاتھ دیا۔ اس نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے بچے نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔  
 بچہ اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے بچے نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔

وہاں سے اس کے بعد اس کے بچے نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔  
 وراثت میں اس کے بعد اس کے بچے نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔

اہم قلموں کی تصویر :- اس کی تصویر اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے بچے نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے بچے نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔

جب آدھ کا ہوا بہت سو فی صدی ہو گیا تو ان دونوں کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے بچے نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے بچے نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔

ترکی کا وزیر :- اس کے بعد اس کے بچے نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے بچے نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے بچے نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔

مفسدوں کی سرکوبی :- اس کے بعد اس کے بچے نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے بچے نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے بچے نے اس کے ہاتھ کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔ اس کا دل بڑا بڑا ہے۔







ایک قلعہ دار کی بحالی جب ایہ انٹلی اور فرس کے قلعوں کا حاکم فرت بنو چا تو اس کے بعد اس کا فرزند ان قلعوں کا حاکم ہوا۔ اس کی والدہ بھینچہ تھی۔ اس کا بیٹا بھی بھینچہ تھا۔ جو اصل میں زنگی اور دہلیس سے تھے۔ اس لیے اس کی والدہ نے اپنے فرزند علی کو اپنے مذکورہ بیان دونوں بھائیوں کے پاس بھیجا جو اس نے ماہوں کے بعد اپنے قلعہ داروں کے پاس اسے اس کے والدین کی وفات وراثت میں چنانچہ زنگی کے پاس لیا تو اس نے اسے ان قلعوں کی بحالی پر مقرر کیا۔ اس طرح ہمارے یہ قلعے متفقہ طور پر فتح ہو گئے۔

تاکہ غنجان کا حاکم میراچہ سے قلعہ اس کا نام منیہ بنایا۔ اس نے اسے حاصل کر کے چھ روزہ باؤر واپس آیا۔ اس کا کوئی فائدہ نہ تھا۔

فرنگیوں کا تیسرا غورہ یہ پھر زنگی کی بھینچہ (ایہ انٹلی اور فرس کے قلعوں کے حاکم علی کو واپس کر دیا تھا) نے اپنے اپنے قلعہ داروں سے اس کے خلاف فحاشیت کر کے اسے قلعہ داروں کا غورہ کیا تو اس نے علی کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ پھر اسے اس قلعہ دار چوٹانی کو بھی اس لیے اس کی رہائی کا حکم دیا کہ غورہ ہوا کہ وہ (قید خانے سے) گریا ہے لہذا اس نے غورہ الدہلیس کو اس کے قلعہ دار غورہ کر دیا۔

دیگر قلعہ داروں کی تسخیر پھر اس نے قلعہ داروں کی طرف فوج بھیجی۔ چنانچہ فوج نے جا کر وہاں اپنا قلعہ بنایا اور اس قلعہ دار کو قید کر لیا۔ اس نے زنگی کے فرزند اور بھائیوں کو قید کر لیا کہ یہ قلعہ داروں کی والدہ بھینچہ وہاں بھیجی تھی اس لیے وہ قلعہ داروں نے زنگی کے پاس جا کر اسے دیکھنے کے قلعہ داروں کی خوشخبری سنائی تو وہ بہت خوش ہوا۔ اس کے بعد اس نے علی کے باقی قلعہ داروں کی تسخیر کے لیے بھیجا اور وہی قلعہ داروں سے فتح نہیں ہو سکا اس لیے علی کی والدہ بھینچہ کو اسی کے حاکم کے پاس بھیج دیا۔ اس سے اتفاق ہوا تھا اور اس کا کام چل رہا تھا۔ خدیجہ نے اس سے درخواست کی کہ وہ کو اسی کا قلعہ دار فرمیں گے اس کو اسے کر دے گا۔ ان کے قیدی چھوڑ دے جائیں گے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور قلعہ داروں کے حوالے کر اپنے اس کے بعد قیدی بھی چھوڑ دیئے۔ لہذا اس کے بعد کردوں کے کوہستانی علاقے کا حکم و فتح درست ہو گیا۔

دشمن کے حاکم کا قتل دشمن کے حاکم شہید الملک اسامہ بن ہوری کی سلطنت کا حکم و فتح خراب ہو گیا تھا اور اس کی طاقت کمزور ہو چکی تھی اس لیے فرنگی (صلیب پرست) ہوفہ میں اس پر دست درازی کرنے لگی تھیں۔ اسے اپنے تمام قلعہ داروں کو قید کر لیا کہ وہ شہید الملک کو قید کر لیا تاکہ وہ اسے دشمن کی حکومت خراب کرنے کے خود مشہور کرے۔ اس کے اعلان سلطنت کو اس نے کچھ ملایا تھا۔ یہ خبر سارے ملک میں پھیلی۔ اس کی حکایت سن کر اس کی والدہ نے وہ دیکھ کر کہہ دیا کہ اس سے نجات حاصل کرنے کے لیے چاہیے اس کی والدہ نے وہاں تک اس پر حملہ کرنے سے قن کر دیا۔

زنگی کا محاصرہ و قتل اس نے میں اس کا قید کر لیا۔ اس نے اپنے قلعہ داروں کے حوالے سے اپنے قلعہ داروں سے قید کر لیا۔ اس نے اس کا بھائی غورہ دار اسم بن گنہ سے اور تمام ملک میں طاقت سے اس کی حمایت کی ہے۔























محاصرہ دمشق : ایک جنگی جہاز کی فتح سے فارغ ہونے کے بعد، ذرا دیر بعد، دمشق اور دمشق کے محاصرہ کرنے کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ علاقے کے متعلق بہت کم جانتا تھا۔ اس نے دمشق کے محاصرہ کرنے کے لیے ایک فوج بھیجی۔ اس نے اس کے بدلے میں دو جو علاقہ چاہے گا اسے لے جائے گا۔ اس نے اس کا پیغام کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس لیے وہ فوج بھیجی۔ مگر اس کا پیغام اس کے مقام پر پہنچ گیا۔ فرانسس نے اسے اطلاع دی کہ اس نے اس کی فوجوں کو حاصل ہوئی۔ انہوں نے مخالف فوج کا صفایا کیا۔ مگر جنگ نے دو دنوں کے لیے جنگ بند کر دی۔ اس طرح میں وہ حاکم دمشق سے گفت و شنید کر رہا تھا۔ جنگ نے اسے (دمشق کے ہر لے میں) جھلک اور محض دینے کا وعدہ کیا اور جو شہر وہ پسند کرے وہ اسے دے دے، دینے جائیں گے۔ حاکم دمشق ان باتوں نے لیے تیار ہو گیا تھا۔ مگر اس کے ساتھیوں نے اس کی قبول نہیں کیا۔ اس لیے جنگ پھر شروع ہو گئی۔ اس بار اس سال کے بارش میں اس نے دمشق کا حاکم ہوا۔ اللہ بنے ہوئے ہو گیا۔ لہذا یمن اللہ بنے ہوئے اس کے ہم سے جس نے فرزند لکھی اللہ بنے ہوئے حاکم چاہا اور خود اس کی طرف سے حکومت کرتا رہا۔

فرنگیوں کی امداد : ایک جنگی نے یہ پھر شہر کو فتح کر لیا۔ مگر اس کا حساب نہیں ہو سکا اس بار، میں یمن اللہ بنے ہوئے فرنگیوں سے یہ درخواست کی کہ وہ ایک جنگی کے مقابلے میں اس کی فوجی مدد کریں۔ اس نے ان فرنگیوں کو جنگی کے خلاف ایک امدادوں سے آگاہ کر کے انہیں ڈرایا اور انہیں اس کے بدلے میں یمن دلا دیا کہ وہ اپنا پاس ورڈ فتح کرانے میں اس کی اعانت کرے گا۔ مگر فرنگیوں نے اس کی درخواست قبول نہ کی۔

جب جنگی کو فرنگیوں کے حملے کی اطلاع ملی تو وہ اپنی سالانہ کی خدمت میں اللہ بنے ہوئے پہنچا کہ وہ فرنگیوں کا مقابلہ کرے۔ مگر وہ ان کے مقابلے میں نہیں پہنچے۔ اس لیے وہ دمشق کا ہی صوبہ کرنے کے لیے واپس آ گیا۔ وہ وہاں کے دیہات کو خراب کر کے اپنے چلے گیا۔

بانیاس پر صلیب پرستوں کا قبضہ : اس کے بعد فرنگی فوجیں آئیں۔ تو یمن اللہ بنے ہوئے دمشق کی فوجوں کو لے کر بانیاس کی طرف روانہ ہوا۔ یہ مقام ایک جنگی کی ملحداری میں تھا۔ تاہم اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ فرنگیوں کے ساتھ اپنے معاہدہ کو پورا کرے۔ بانیاس کا نائب ماہر شہر مورچہ مل کر کرنے لے لے روایت ہوا تھا اسے راستے میں اطلاع دیا کہ کانٹا دھاری فوجی ملک لے کر دمشق جا رہا تھا۔ جب اس سے پتہ چل گیا تو بانیاس کے لشکر کو شکست ہوئی اور وہ مارے گئے۔ اس کی محنت اور فوج شہر پہنچ گئی مگر اس سے جو میلے پست ہو گئے تھے اس لیے یمن اللہ بنے ہوئے فرنگی فوج نے شہر کا محاصرہ کرنے کے لیے نہ کر لیا۔ مگر فرنگی فوج کے حوالے کر دیا گیا۔

اہل دمشق سے مقابلہ : اس واقعہ پر جنگی بہت ناراض ہوا اور اس نے خود ان اور دمشق کی ملحداری میں اپنی فوجیں منتشر کر دیں اور خود وہ اپنا ایک فوج لے کر دمشق پہنچ گیا۔ اہل دمشق کو اس کی آمد کی خبر نہیں ہو سکی تھی تاہم وہ اس کا مقابلہ کرنے کے لیے نکلے۔ جنگ کے بعد، اہل دمشق کی ایک بڑی جرح ہوئی۔ مگر یہ جنگی کو چھوڑنے کے ساتھ فوج کی تعداد











تاریخ ابن بطوطہ ج ۲ صفحہ ۱۰۰  
 آگے سپہ زمین الدین علی بن ابی طالب آواز زنگی نے اس کو نصیب الدین کے ہاتھ کا حکم مقرر کیا۔ پھر موصل میں رو کر کاوا  
 جگہ کی خبر کا انتظار کیا۔ وہاں پہنچا تو فرنگی بڑا کبیرہ تھا۔ جسے کھینچا، بارہ سو تائب تیار اس لیے۔ دزدین کے ہم تم کھم  
 الدین کو پیغام بھیجا گیا دروازہ کھلواسی کے سپرد کر دیا گیا۔ جن دو مسلماؤں کے بغیر میں رہا۔

قلعہ ہمر اور شک کا محاصرہ۔ اسی وقت میں آٹھ ہجری نے ہمارے ہمر کے قلعہ کی طرف فوج بھیجی۔ اس کا نام  
 دوسرے بھی تھا اور یہ درجائے فرائض پر واقع ہے اس کا حکم سالم ابن زنگی (فصلی تھا۔ سلطان ملک شاور نے جب اس کے  
 والد سے طلب کیا اس نے ہمارے قلعہ کے بدلے میں سلطان مذکور نے اس کے بدلے قلعہ جاریہ میں آدھا  
 آٹھ ہجری نے غزوہ دین ہمر سے دوسری پروانہ شک کی طرف بھیجی ایک لشکر بھیجا تھا جس نے اس قلعہ کا محاصرہ  
 کر لیا تھا۔ ان دنوں شک کے قلعہ کا حکم سالم الدین کر رہا تھا۔

آٹھ ہجری زنگی کا قتل۔ آٹھ ہجری نے ہمر کے قلعہ کا محاصرہ جاری رکھا۔ یہاں تک کہ حسن زنگی نے وہ موت میں آکر  
 سلطان کے سامنے کی کوشش کی (مگر کامیابی نہیں ہوئی) اور محاصرہ جاری رہا۔

قلعہ ہمر سے محاصرہ دے رہا تھا۔ اس وقت میں آٹھ ہجری نے آٹھ ہجری کے قلعہ کا محاصرہ جاری رکھا۔ اس کے خلاف سازش  
 کر کے آٹھ ہجری کے قتل کے لیے ہمارے قلعہ کے اندر پناہ گزین ہو گئے اور وہاں کے باشندوں کو اس کی اطلاع دی۔  
 چھ ہجریوں نے شیر پناہ پر کمر بستہ کرنا شروع کیا۔

و سلطان نے کمر بستہ اس کے ساتھ اس کے پاس پہنچا تو وہ دم توڑ رہا تھا۔ آٹھ ہجری کی شہادت کا واقعہ تاریخ  
 طواریح میں درج ہے۔ اس وقت اس کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔ اسے وہ میں دفن کیا گیا۔

زنگی کی سیرت۔ آٹھ ہجری کا چچا سپاہیوں اور سب حجاز عالم تھا۔ اس کا لڑائی فوج پر چڑھا تھا۔ اس نے  
 بہت سے قلعے بار کیے اور وہاں اس کے قلعے کا محاصرہ کر کے برخلاف مظلوم کی داری کرنا تھا وہ بہت دلیر اور فوج پر کار  
 عالم تھا۔

زنگی کی شہادت کے بعد اس کا لشکر کاد شک۔ اسے دایم آگیا اس کا حکم ہمارا تھا۔ ان کا لشکر جو رہتا ہے "میں نے ان  
 کے ہاتھ میں نہ کھینچا۔ دوسرے ان لوگوں میں دیکھنا کہ طریقہ راجی ہمارے کوئی اس کے پاس پناہ کے لیے آتا  
 ہے وہ اسے پناہ دیتے ہیں۔ ان کے قریب اور اتحاد کا ہر چہ ہوتا ہے۔"

نور الدین حاکم حسیب۔ آٹھ ہجری کی شہادت کے بعد اس کے فرزند نور الدین محمود نے اپنے ہاتھ سے اس کی انگوٹھی  
 چابی اور اسے لے کر غنیمت چھپا کر اس پر قبضہ کر لیا۔

سیف الدین غازی حاکم موصل۔ موصل میں خلف الدین اور سلطان محمود نے حاکم بننے کا دعویٰ کیا تو ج  
 کی ایک جلائی قہر نے اس کی حمایت کی۔ اس نے موصل کا خود مختار بادشاہ بننا چاہا۔ اس اثنا میں جمال الدین محمد بن غنی  
 بن ستمی قہر جو اس وقت صلائے اللہ بن محمد تہا بنیانی صاحب کے درمیان اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ سیف کو موصل کی حکم



نے اپنے کفر کو دیکھ کر کہہ دیا کہ اے مسلمان! یہ لوگ جو تم پر ظلم کرتے ہیں، ان سے لڑو اور سیف اللہ میں غازی بن جاؤ۔ اب دنگی کو حالت شہید بنایا۔ ان مقصد نے یہ لوگ جو اب ان کے گمراہی کو عمل بھیجے رہتے۔

ایک دن سلطان سلطنت کے اپنے اہل خانہ کو بلوایا کہ دولت تو گویا اور پھر رفعت میں اٹھو۔ جسے پہنچا دو۔  
 اس کی توجہ کی زندگی میں بڑھاتا رہا۔

انبیا و مسلمان کی گرفتاری اسی وقت حیف لہو بن گئی، شہر شہر دور میں قاجار اسی جگہ تھا۔ اس نے اپنے اہل بی بی کو بہت دیر واصل نہیں ہونے دیا: جب حکم ملا تو اب قہار کا گروہ اسی کے پاس ہے۔

[illegible]

مگر ضیاء نے سیف الدین کی تلافی کو اس کا اقتدار پر کیا۔ یہ بات ہے بھگت سنگھ کی ایک بات فوج کے لیے سیف الدین کی تلافی کے لیے اپنی فوج کو بھیج کر اسے سر قلم کر دیا اور اسے کلہوڑوں میں قید کر دیا۔

اب سیف الدین گمانی مصلحت اور ہمدردی کے لئے کہتا تھا کہ اگرچہ اہل لکھنؤ نے اسے کفر و کج خلقی کا جامہ پہنایا تھا۔ مصلحت اور ہمدردی کے لئے کہتا تھا کہ اگرچہ اہل لکھنؤ نے اسے کفر و کج خلقی کا جامہ پہنایا تھا۔

اہلِ نریا کی بھادوت : انا یک زگو کی شہادت سے بعد باا یار پر فرحتی حاکم جرحین نے قبضہ کر لیا۔ جو سچیں اپنے حضور خدا قائل با شرعی تقریر تھا اس نے اسے با شہدوں سے ملوث ثابت کیا۔ دہلیہ میں طوط پر اترتی آیا تھے اس لیے اس نے قبضہ مسدودوں کے خلاف جلاوت پر بلا لیا تا کہ وہ دشمنان کی عزت سے کر رہیں چنانچہ انہوں نے اس کی بات مان لی اور اس سے ابھری نے ایک ممبر کو جاندار کرنا چاہی اس شخص کی گواہی مانگ کر وہ اس پر قبضہ کر لیا آخر قتل ہو گیا۔

**ایماندارت کی سرکوبی:** - ذرا دیر میں محمود کے پاس یہ فیر سلب پہنچی تو اس نے پھر کی بات سن کر اس کی جانب سے جواب دیا: "وہاں تو کوئی خاص کام نہیں ہے، یہاں تو بس ایک ہی چیز ہے، وہاں تو بس ایک ہی چیز ہے، وہاں تو بس ایک ہی چیز ہے۔"

دوبلہ نامہ یعنی نامہ کے بھی (نام کی) مدد کے لیے، نوٹس بھیجیں مگر وہ، جسے غی میں تھیں، انہیں فوراً مدد میں کے  
 ہر آئے کا نام، قرآن و احادیث کی تعلیم پر مبنی رہا، اچھا اور اچھے میں جو۔

فتح جلیلکے ایک رفیق و شہداء کے چند ماحولہ شوق نے جہاد کو فتح کرنے کا ارادہ کیا، ہمارے ۲۱ کک کا ایک کک نے



ہلکے کا شمار اس کے سپرد نہ رہا۔ اس کے ہونے میں اسے جاگیردار مال دولت ملی اور وہ مشق کے علاقے کے دس دیہات بھی ملے چنانچہ وہ خود بھی حاکم و مشق کے ساتھ دینی عقل ہو گیا اور وہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔

فرنگیوں نے جہاد ۴۳۵ھ میں ذوالحجہ بن محمود غالب سے جہاد کے لیے فرنگیوں کے علاقے کی طرف روانہ ہوا۔ اس نے ان کے شیرازہ من کوخ کر لیا اور دوسرے قلعوں کا محاصرہ کیا۔ زنگی کی شہادت کے بعد فرنگیوں کا یہ خیال تھا کہ وہ اپنے پیچھے ہونے ملائے واپس لیں گے مگر اب انہیں مصمم ہوا کہ ان کا اندازہ غلط تھا۔

غازی کی تباہ کاری اسی طرح اردوین اور یحییٰ کے حاکموں کو بھی یہ توقع تھی کہ وہ بھی اپنے علاقے واپس لے جائیں گے۔ مگر جب سیف الدین غازی کی حکومت آئی تو وہ دوبارہ کھڑی حملہ وادی بن گیا اور اس نے ارا اور دوسرے مقامات تلخ کر لیے آگے بڑھ کر اس نے اردوین کا محاصرہ کر لیا اور اس کے گرد و نواح کو اس قدر تباہ کیا کہ وہاں کے حاکم مسامد بن ترائس کو اس کے مقابلے میں اس تک زنگی کی توجہ کارنی چھ مہموں ہوئی حالانکہ وہ اس کا دشمن تھا مگر حالانکہ ان جہاد کاروں کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے سیف الدین غازی سے صلح کر لی اور اپنی بیٹی کا اس کے ساتھ نکاح کر دیا۔ فردوسہ غازی سے پہلے موصل چلا گیا۔ اس کے بعد وہ پھر ہرگز غازی سے پہلے موت ہو گیا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے جوانی نقیب الدین نے اس کی بیٹی کے ساتھ دوبارہ نکاح کیا۔

فرنگیوں کا محاصرہ دمشق ہم نے پہلے افغانیوں کی بھی اسے سوال دیا مگر ان کے حالات میں یہ بیان کیا تھا کہ یہ وہاں کے ملک جرمی کا بادشاہ ۴۳۳ھ میں شام پہنچا تھا اور اس نے (میں نے) فرنگیوں کو جرمی کے گرد و نواح کا محاصرہ کیا تھا اس وقت وہاں کا حاکم مجید الدین بن ارق تھا مگر مجید الدین اور مولیٰ (جو اس کے دادا مفرج بن کا غلام تھے) کے درمیان جھگڑا تھا۔

مسلمانوں کا متحدہ مقابلہ - مجید الدین نے سیف الدین غازی کا حکم موصل کو پہنچا دیا کہ وہ مسلمانوں کو فوجی اور دوسرے ہتھیاروں کے لشکر تیار کر کے شام کی طرف فوج کشی کی۔ اس نے اپنے بھائی نور الدین کو بھی طلب سے بلوایا تو ان لوگوں نے محض اس لیے آیا اور فرنگی فوجوں کو محاصرہ سے روکنے کے لیے چنانچہ مشق کے مسلمانوں کو ان فوجوں کے آنے سے منع نہ ہوا۔

مجید الدین نے شام میں بسنے والی فرنگی فوج اور فردوسہ کو اس کی فوج کو ایک ایک پیغام بھیج کر شروع کیے اور دوسری فوجوں میں اتنا اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کی کہ اس نے شام کی فرنگی فوجوں کے لیے قلعہ بنایا اس دینے کی خوشی کی بہتر حکم وہ وہاں سے کوئی کر جائے۔ آخر کار اس کی سیاسی چالیں کامیاب ہو گئیں اور فردوسہ کا بادشاہ دمشق سے چلا گیا اور غازی نے آگے شام میں اپنے ملک کو نہ دیا۔ سیف الدین غازی اور اس کے بھائی نے مسلمانوں کی حراست میں کامیابانہ نمایاں انجام دیا۔

فرنگی بادشاہوں کی آمد جب جرمی کا بادشاہ شام پہنچا تو اس کے ساتھ سپاہیہ کے عیسائی بادشاہ (جو علاقہ مالدین سے تعلق رکھتا تھا) اور فوج کا فردوسہ بھی تھا۔ اس کے دروازے نے مسلمانوں سے مل کر اس وقت یہ خبر چھپا دیا کہ



[illegible]

ایسا ہی کاہوتا جرنی کے بازو اٹھائے ساتھ آیا تھا۔ اس نے صدر العریضہ کو فرج کر لیا۔ اس کے حصار میں نے طرف دیکھی  
 انعام کو فرج کی دیکھ اٹھیں سے چینی کی خوش کی۔ اس لیے اس نے فوراً ہی محمود و صوفیاء الدین ان کو پیغام بھیجا۔ یہ دونوں  
 درجن بادشاہت سے بچے نے نئے ہونہ جھپٹے کے شہر میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

فرنگی بادشاہوں کے خلاف جہاد اسی نے ان، انوس، مسلمانوں کو سپاہی کے ہاتھ اور فوجی کے فرائض کے خلاف جبر کیا، انہیں نہ بات پر آمادہ کیا کہ وہ امر پر کہ قاتل اس کے بغیر سے بھڑاسیں پڑھیں، نہ قبول کیا کہ وہ فوجی کے فرائض کے لئے آمادہ نہ ہو۔ اسی نے ایف، اندرین کا نانا بھی اسی قسم کا پینم جیتا دیا کہ جس میں قاتل اس نے ان، انوس، مسلمانوں کو قبول کیا کہ وہ فوجی کے فرائض کے لئے آمادہ نہ ہو، جو کمرہ، جسکی ناقصیت میں ایک لشکر تھا۔

فرنگی شہزادہ کی گرفتاری انہوں نے امرتسر کے قلعہ کے چلو دیوں ضد محاصرہ کیا۔ پھر اس کی قیام گاہ کو ذکر قلعہ پر قبضہ کر لیا اور وہاں جرنیلی بائیسویں تھے انہیں قید کر لیا۔ اس میں امرتسر کا شہزادہ بھی شامل تھا۔ اسی کے بعد سیٹھ نادر جانا اور دہلی واپس چلے گئے۔

**حلیب پرستوں کو شکست:** بحرہ والدہ بن زنگی کو یہ احساس ملی کہ فرنگی فوج شام کے مقام بتوں میں ہنسی ہو رہی ہے تاکہ وہ مطلب کے حلقہ پر حملہ کرے بغداد وہاں گیا۔ وہ انھیں شکست دے کر ان کا کام قتل کر گیا۔ وہ یہ قتل کو وہ قیدی بن گیا۔ یہ سب وہاں کے مالی شہسے اور قیدیوں کو بچنے جانی سیف الہ جہاں جانی اور غلیظ تقاضی میں بھی تھم گیا۔

سیف احمدؒ نے جان لی گئی وقت سے سیف الدینؒ کا زنی حاکم کو ملنے کے بعد اس نے اس کا رخصت کر دیا۔ اس نے تین سال پہلے بھی حکومت کی اس کا صرف ایک ہی فرزند تھا جو اپنے چچا زاد والدین کے پاس پرورش پایا۔ وہ خود عمری کی شرفیت نہ دیا تھا۔ جس طرح تازی کی سسل قطع ہوئی۔

[illegible]

اس نے فقیر زادہ سادہ سادہ بنے۔ اس نے تعمیر کروائی اور عمارتوں کے سینکڑوں خانے تعمیر کرائے۔  
جب مشہور شاعر عیسیٰ خاں نے اس کو تحریر کیا: یہاں ایک افسانہ اور حقائق اس نے خلعت و خیمہ کے علاوہ انیس ہزار  
پتہ لکھا ہے۔

**قلب الدین کی تحت نشانی** حب سیرت اہل دین کا زلی فوج، و تروا بر جلال منہی الہیہ پورہ دار بنی اللہ بن علی







## عہد نور الدین کے مشہور واقعات

**اطلا کیے کے فرنگی حاکم کا قتل:** نور الدین نے ۵۵۵ھ میں اٹھ کیے پر حملہ کیا اور اس کے بہت سے قلعوں کو جلا دیا اور گرد دیا جب وہ بعض قلعوں کا محاصرہ کر رہا تھا تو فرنگی فوجوں نے مجمع زد کر اس پر حملہ کیا۔ نور الدین نے ان کا مقابلہ کیا اور اس موقع پر ویرانہ کار سے انجام دیے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرنگی (صلیب پرستوں) کو شکست ہوئی اور اٹھ کیے کا حاکم برنس دار گھنچا۔ وہ بہت سرخس حاکم تھا۔

اس کے بعد اس کا نائب باغ بینا سند حاکم بنایا گیا اس کی والدہ نے ایک دوسرے برنس چلی تے علاج کر لیا تاکہ وہ اس کے پٹے کی گھرانہ کر سکے اور ملک کا انتظام چلا سکے۔

نور الدین نے اس پر بھی غصہ کیا اور جنگ میں اس کو شکست دی اور برنس غانی بھی قید کر لیا گیا۔ اس طرح ہمالیہ سند کو حکومت کرنے کا موقع مل گیا۔

**فتح اٹھامیا:** نور الدین ۵۵۷ھ میں قلعہ اٹھامیا کی طرف گیا جو شیر اور حاق کے درمیان تھا اور بحرین قلعہ سمجھا جاتا تھا۔ نور الدین نے اس کا محاصرہ کرنے سے فتح کر لی اور اس میں محافضہ بھی قمر رکیں اور ان کے لیے پتھریا دیں اور خورنگ وغیرہ کا ذخیرہ جمع کر لیا۔

**فرنگیوں سے صلح:** ابھی وہ اس کام سے فارغ نہیں ہوا تھا کہ وہ فرنگی جو شرم میں تھے اسلئے ہو کر مقابلہ کے لیے تیار ہوئے مگر جب انہیں (اس کی قوت) کی خبر ملی تو وہ مقابلہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے اور مصالحت کے لیے آمادہ ہوئے پتا نہ پورہ دینے سے صلح کرنا۔

**فرنگی قلعوں کی طرف پیش قدمی:** اس کے بعد نور الدین فوج نکاد کر دہلیوں کے سرحد کے قلعوں کی طرف مجاہدانہ حملے کرنے کے لیے روانہ ہوا، وہ حسب کے قتل میں کئی باختر خطاب اور غزوہ وغیرہ قلعوں کو فتح کرنے کے لیے روانہ ہوا ان کے فرنگی حاکم جو یکنے نے بھی نو جہیں صلح کر کے اس کا مقابلہ کیا۔ اس جنگ میں اندھالی نے مسلمانوں کو آزار پہنچا جس میں ۱۰۰۰۰ بہت سے مسلمان شہید ہوئے اور کئی تعداد میں مسلمان قیدی بنائے گئے۔

**جو یکن کی گرفتاری:** (اس شکست پر جو یکن بہت خوش ہوا اور) اس نے ملک مسعود بن کج اور ملان کو پیغام بھیجا جس میں نور الدین کو شکست پر اس کی خبر دلائی تھی کیونکہ وہ اس کا راز تھا اس کا یہ پیغام اس کو بہت دکھانگڑا اس لیے اس نے جو یکن کو گرفتار کرنے کی تدبیر سوچی اس نے اپنے گروہوں کے ترکانہ قبائل کو مال خرچ کر کے اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اسے گرفتار کرنے کی کوشش کریں چنانچہ انہوں نے کوشش کی اور ان میں سے کچھ لوگ اپنی کوشش میں کامیاب ہو گئے اس نے مال حاصل کر کے چھوڑ دیا مگر طلب کے ایک حاکم ابو بکر الراس نے ایک لشکر بھیجا جو اس قبیلہ سے نہیں تھا وہ لشکر جو یکن کو قید کر کے طلب لے آیا۔







**فتح دمشق:** سلطان نور الدین نے دمشق فتح کر لیا اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا: اس نے مجید الدین کو جاگیر کیا اور اپنے داروحدہ کیا جن میں مصر کا شہر بھی شامل تھا۔ اپنی مجید الدین وہاں چلا گیا اور سلطان نور الدین نے قلعہ بھی فتح کر لیا۔

سلطان نور الدین نے بعد میں اسے مصر کے بجائے باس کا علاقہ دینا چاہا۔ مگر وہاں چڑھتا ہی تھا کہ وہاں کے لوگوں نے اسے قتل کر دیا اور سلطان نور الدین نے اسے کفر قیصر کہا اور وہاں پہنچے تو یہاں تک کہ اس نے وہاں کے لوگوں کو قتل کر دیا۔

دیگر تلمیذوں کی تسخیر: جب سلطان نور الدین دمشق کی فتح سے فارغ ہوا تو طلبہ کے عثمان میں ہونے کی خوشی تکلیف دہ نظر نہیں آئی۔ وہاں کے طلبہ کی اہوا سے اپنا سرخوہ لے کر دیوبند چلا گیا۔ سلطان نور الدین کے ایک بڑے مہر حسان النجمی نے اس واقعہ پر تبصرہ کیا۔

مجرورہا۔ ۱۹۱۱ء میں اٹلا کہ یہ قریب تھوہ ہیرام کی طرف آیا یہ قصہ اٹلا کہ اسے فرنگی جو حکم سمجھنے کے وقت تھا اس نے اس کا قصہ دیکھا تو فرنگی نے اس کو واقعت کے لیے کمر بستہ ہو گئیں مگر انہوں نے اس کا ہتھ پکڑنے کا ارادہ تبدیل کر لیا اور سلطان نور الدین سے اس شرط پر صلح کرنا کہ وہ (فرنگی) قلعہ حارم نصف خانہ اسے دیں گے چنانچہ اس نے ان سے صلح کر لی اور وہ اب بھی چلا گیا۔

قلعہ شیرزور کی تاریخ: شیرزور کا قلعہ شہر حیات ہے نصف مرحلے کا مکمل۔ ایک اونچے پہاڑ پر قائم ہے۔ وہاں تک پہنچنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اس پر پتھر کا کھنڈ کی ایک خصوصیت تھی جو صالح بن حرا اس حاکم طالب کے زمانے میں ۱۹۴۷ء سے یہاں کے مسودوں کا مکمل بنائے گئے تھے۔

شیراز کے حکام: ابو الحسن بن نصیر بن محمد کے بھائی کا فرزند محمد بن نصر بن علی کا تہذیب و ادب و عہد میں وہ فوت ہوئے لگاتار اس نے جو علم بن محمد کو جو اس کا بھائی تھا حاکم غفر کیا، وہم قرأت اور ادب کا بہت بڑا عالم تھا سلطان بن علی نے اسے بھائی محمد کو کہہ مقرر کیا وہ دونوں بھائیوں میں اس قدر اتحاد و ذاتی قریبی ہوئی کہ وہ فرزندوں میں دیکھ کر بھائی کے بہت سے فرزند تربہ ہوئے جو بڑے ہو کر سردار بنے ان میں سے عمر المعروف ابو الحسن بن علی بن محمد بن اسماعیل اور اس کا فرزند علی بن اسماعیل زیادہ مشہور کہیں ان کی اپنے چچا زاد بھائیوں سے قربت ہوئی اور اپنی شکایت جو سننے لگی مگر محمد بن اسماعیل کے بھائی میں بے حد اتفاق و اتحاد کی بدولت ان میں وہ اتفاق نہیں ہو سکی۔

جسب مرشد اہل حق سے ملے، ہو گیا تو اس کے بھائی سلطان نے اس کی اولاد سے بدسلوکی کی اور انہیں قصہ شہزادے کا مال دیا۔ چنانچہ وہ منتظر ہوئے ان میں سے جو سلطان نے خود لے کر کے پاس بھی بھیجے۔ اسے ان کی یہ حالت دیکھ کر بہت رنج ہوا۔ ۱۹۰۲ء میں انھیں سے منگ کر نے میں مشغول تھا اس لیے وہ ان کے لئے کچھ نہیں کر سکا۔

جسبہ حکمت نے جس وقت ہو گیا: وہ قطعہ کی صورت ہی کی اولاد کے حصے بنی آئی تو انہوں نے (تجلی) فرمیں ے



[illegible]

شمار کے ڈالر لے کر پھر تہہ میں زبردستی ڈال دئے۔ چنانچہ وہ ہر چاروں کے لئے انتہائی ہیرو ہو گیا۔ ہونے والے منصوبہ کے مطابق ان کے طالب علموں کو اس وقت تک نہیں لیا جاتا جب تک کہ ان کے طالب علموں کی تعداد کم از کم نہیں ہو جاتی۔ یہ سب باتیں سن کر ان کے دل میں ہلچل مچ گئی۔

تیار کرنے، اور سترخان کی قیادت میں جو ستر کرکٹ کھلاڑیوں کی ٹیمیں ملے۔ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ ان ٹیموں کے کھیلنے سے سالانہ ٹور کی طرف کھینچنے کے لیے 15 لاکھ روپے سے زائد رقم کو گورنمنٹ کو ملے۔ یہ ستر حرفہ گولڈن، راجہ شہزادہ کی ٹیمیں ٹور کی ٹیمیں ان کی رومین کرلیں۔

[illegible]

شہنشاہ کے بارے میں ایسی غلط فہمیاں پھیل گئیں کہ وہ ایک احمق اور بے وقوف شخص کے طور پر جانے لگے۔

”خوش ہوئے غمگینوں کے اور اسی کے ایف۔ بی۔ فلم ٹی۔ کوڑھیہ کیا جس نے اسے لے کر خانوادگی ایس۔ ایس۔ سی۔  
نمبر ۱۱۱ میں مقیم۔ اس نے قمر کا حال نہ دیکھ سکا تھا۔ اس نے اس کی بات چیت

حاکم شیرزاد کا خط

[illegible]

جب میں نے اس نامیہء عرفیہ کو دیکھا تو مجھے شہت انگیزہ حس ظفر آئیں۔ اس نامہ میں تم پر بارگاہی معالیم اور  
 ہوائی بارشوں کا بیان اور اس کے ساتھ ساتھ دیوبند کے نیکو انسانوں کی باخبر و خوش نصیبی کا تذکرہ کیا ہے۔

[illegible]



...نہایت بڑی تعداد میں تھے۔

۳۲

وہیچا اور دوسری کے ساتھ اس پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بارہویوں نے یہاں کے رہنے والے درویشوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور ان کے ساتھ لاف و احرام کارہیہ اختیار کیا۔ میں نے ان روایوں کو اپنے ملی، مال و زر کے ان میں شامل کر لیا تھا۔ ان کے مورد ہر کی خبریوں کے ریوڑوں کے ساتھ پروانے ہاتے تھے اور ان کی اولاد کے ساتھ ہاتھوں کے مانوس بھی ہتھے تھے۔

جب شیر کے اعلیٰ پانچویں نے میرا چہرہ دیکھا تو وہ مجھ سے چند باتوں کے لئے اور تقریباً ان کی نصف آبادی میرے پاس آئی۔ میں نے بھی ان کی عزت و احترام میں کوئی روایت پائی نہیں تھی۔ جب مسلم بن قیس مشینیان کے پاس پہنچا تو اس نے ان سے بھی سے تقریباً ان کی ہر دو روایت۔ جب مسلم بن قیس ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے قاعدہ میرے والے کر پانا۔

یہاں پر ملی میں تھے کا وہ تھے وہ تھے۔

دونوں روایات میں اختلاف ہے۔ انی سلطان اور ان کے لاشر کے بیانات میں تقریباً بیس سال کا فرق نظر آتا ہے تاہم ان لاشر کے بیان زیادہ صحیح ہے کیونکہ (سبھی) لوگوں نے پانچویں صدی کے شروع میں شام کے کسی حاکم کے قتل نہیں کیا تھا۔

## دیگر حالات

فتح ہلک۔ حکیم لاشر قاضی کے ماتحت قادیانی کی بہت بڑی ہے۔ اب یہ میرا حاکم دمشق کے تحت ہے۔ جب سلطان نورالدین نے دمشق فتح کیا تو حکیم نے ہلک پر اپنے قلم درجہ لکھا۔ سلطان نورالدین فرشتوں کے ساتھ جنگ کر کے قتل ہوئے۔ اس کی طرف آج تک کے زمانہ تاہم وہی ہے میں سلطان نورالدین نے اسے حکومت سے برطرف کر کے ہلک کو فتح کر دیا۔

بھائی کی بھارت۔ موسیٰ میں سلطان نورالدین نے طلب کیا۔ اس کے بعد اس کا چھوٹا بھائی امیر ہر ان بھی تھا۔ اس کا نام نورالدین بن ملک میں بنو ہوا اور اس کا مرض بھارت ہو گیا تو اس کے چھٹے بھائی نے فوج جمع کر کے قاعدہ طلب کا محاصرہ کر لیا۔ سلطان نورالدین کا سب سے بڑا حاکم شیر کو دینا شادی کے بعد کا حاکم تھا۔ جب اس کو بھارت کی خبر ملی تو وہ اکثر کی طرف روانہ ہوا کہ وہ وہاں پر پہنچ کر اس کا حاکم بنے گا بھائی غم اٹھائے اور وہ سلطان مسلمان اور دینا تھا۔ اس نے اپنے بھائی کی یہ عزت نہ دینی تھی۔ اور وہ قلعہ بانو کو طلب کیا۔ سلطان نورالدین اس وقت وہ وقت کے بادشاہ میں تھے، سلطان مسلمان بنے۔

بقیہ وقت کا افسردہ۔ چنانچہ وہ وقت رفتاری کے ساتھ طلب ہو گیا اور قلعہ پر چڑھ کر وہاں کی چھت سے سلطان نورالدین کو (نہروہاں سے) محاصرہ کے ساتھ نمودار کیا۔ اسے دیکھ کر وہ اس کے بھائی امیر امیر بنائے گئے ہوئے۔ اب اس کا



بھائی حوران گئے اور وہی پر قبضہ کر لیا۔

جب نورالدین محمد دست بھادری نے اپنے بھائی سے حوران کا علاقہ چھین کر اسے اپنے بھائی قطب الدین حاکم موصل کے نائب وزیر و وزیر بن علی کجک کے حوالے کر دیا اور بھروسہ دہ کی طرف گیا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔

سلیمان شاہ کا حال سلیمان شاہ ابن سلطان محمد بن ملک شاہ اپنے چچا سلطان تخر کے پسر خراسان کے حامی رہتا تھا۔ اس نے اسے اپنا ولی عہد بنالیا تھا اور خراسان کی مساجد کے منبروں پر اس کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا جب سلطان تخر میں سلطان تخر اس کے ہاتھوں قید ہو گیا اور سلیمان شاہ کے خلاف دشمن کی فوجیں ہر پہاڑ، نہریں تو وہ دشمن کے مقابلہ کی تاب نہ کر سکا۔ اس لیے وہ خوارزم شاہ کے پاس بھاگ گیا اور تعلقات مستحکم کرنے کے لیے اپنی بہن کی کال سے تاجک سردار یا کور خوارزم شاہ، بعض اطلاعات ایسی موصول ہوئیں کہ اس کی وجہ سے سلیمان شاہ کی شخصیت مشتبہ ہو گئی دینا ہے اسے خود ذہم سے ظاہر کیا۔

سلیمان شاہ کی بے بسی بھروسہ مند سلیمان شاہ وہاں سے اصلہاں یا مکرگڑاں شہر نے اسے مدد طلب ہونے کی اجازت نہیں دی۔ اس لیے وہ تاشکان کی طرف روانہ ہوا تو اس کے بھائی محمد کے فرزند محمد شاہ نے ایک لشکر بھیج کر اسے مدد طلب ہونے سے روک دیا۔ اس لیے وہ خراسان روانہ ہوا مگر جب ملک شاہ نے اسے وہاں بھی قید نہیں دیا اس لیے اس نے تخر کا قصد کیا اور..... میں معجم ہو اور خلیفہ المعصر (۶) کے پاس پیغام بھجوایا اور اپنے اہل و عیال کو اقبار کا حکمت کے لیے برائے کے طور پر بھجوا دیا اور خود اسے قید کی اجازت طلب کیا۔

خلیفہ کا استقبال خلیفہ نے اس کی تعظیم و تکریم کی اور اسے قید کی اجازت دے دی۔ وزیر ابن بھروسہ کا فرزند اسے ہوس کی شکل میں لانے کے لیے اس کے پاس پہنچا اسے جلوس میں حاضری انتظام بھی شریک تھے چنانچہ وہ دونوں اس حالت میں بغداد پہنچے اور وہاں کے وزیر میں سے ان کو خطبہ عطا کیا گیا۔

خلیفہ کی طرف سے فوجی امداد چند دنوں کے بعد سلیمان شاہ کو گن میں حاضر کیا گیا اور قاضی القضاۃ اور اراکان سلطنت کے سامنے اس نے اعانت کا حلف اٹھایا۔ اس کے بعد بغداد کی مساجد میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اور اسے اس کے والد کے علقہ عطا کیے گئے اور یہ حکم دیا گیا کہ اسے تین ہزار سوار دینے ہائیں چنانچہ وہ فوجیں لے کر عراق

۱. یہاں بھی یاقوت ہے۔ تاریخ اکابر میں مذکور ہے "وہ فوجیں کے حکام پر معجم ہو" اور اس نے عید الفصح کے یاس ایک عہد کیا جس کے بعد اسے سبقت کرانی تھی، خلاصہ کی۔" (تاریخ اکابر لابن حجر ص ۴۸) (حریم)

۲. یہاں اس بات کا مکمل ہے۔ تاریخ اکابر میں ہے "خلیفہ نے اس کی عیادت اور اس کے ساتھ آئے دلوں کی عزت افزائی اور اسے بغداد آنے کی اجازت دی۔ سلیمان شاہ کے ساتھ ایک تاج و تخت و خمر و فوج تھی، جو فوج و مشعل تھی۔" (تاریخ اکابر لابن حجر ص ۴۸) (حریم)















وزیر شام اور کی فرمایا: ابھی اس کی وزارت کے سارے مہینے گذر گئے تھے کہ مصر کے صاحبِ مضام نے اس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور اسے قید و سلاخ کر لیا اور شام بھاگ کر شام چلا گیا اور نور الدین محمود کی کے پاس اپنی فریاد لے کر گیا۔ دو اس سے فوجی اہلِ ہوا کا طالب ہوا۔ اس کے بدلے میں اس نے وعدہ کیا کہ وہ مصر کی محسول کی آمدنی کا تہائی حصہ واکرے گا اور سلطان و قہر میں کی فوج امداد کے لیے واپس آسٹھلے۔

شیر کوہ کی فوج فتحی: اہلِ سلطان نور الدین نے اس مقصد کے لیے بڑے زور و جوش سے اسد الدین شیر کوہ (سلطان الدین کے چچا) کا انتخاب کیا جو مجلس میں تھا اس نے وعدہ کر کے شکر نثار کیا اور وہ لشکرِ ہادی ملائی اور اسے جو میں ممبر وائے ہو گیا۔ نور الدین اس کے بعد فوجی طاقتوں کی طرف روانہ ہوا اور جس میں اس لشکر کی طاقت سے روک تھام کے اسد الدین شیر کوہ (مصری وزیر) شام کے ساتھ روانہ ہوا۔ اس کے ساتھ سلطان صلاح الدین بھی گئے تھے ان کے لئے کھانا بھی لے کر دیا۔

مناقبِ انبیا کا فتح: اب یہ لشکر جس کے متحہ پر پہنچا تو خیرین مکہ پرانی (مصری وزیر) کی فوج کو لے کر تیار ہوئے۔ لے آئے۔ محرم سے نکلتے ہوئے اور دودھ و روغن میں چلے گئے۔ اسد الدین شیر کوہ نے اس کا مقابلہ کیا اور اسے میدانِ فیر کے حوالے سے پاس کر دیا اس کا بھائی بھی زخمی ہوا اور شام و اہلِ وزارت پر بھاری زد و کوب ہو گیا۔

وزیر مصر اور کی عہد شکنی: اسد الدین شیر کوہ نے اپنے لشکر کے ساتھ قہر کے پاس قبضہ کیا اور شام نے جنگ سے پہلے سلطان نور الدین سے جرح و جہد کیا تھا اس کے بعد فوج کا نظارہ کرتا رہا۔ مگر شام نے عہد شکنی کی اور اسے یہ پتا ہو گیا کہ وہ انہیں اپنے شیریں ہاتھ مگر شیر کوہ نے اپنا نہیں مہول کر کے یہ صراحت کیا اور انہیں اور مشرقی علاقوں کی طرف کوچ کر کے ان پر قبضہ کر لیا۔

فرنگیوں کی مدد: شام نے فرنگیوں سے فوجی کتبہ طلب کیا تو وہ نور الدین کے لیے روانہ ہو گئے۔ ان کے ہاتھوں میں نور الدین کی طرف وہ بشت بہت خوب تھا اور انہیں موقع بھی کہ وہ مصر چلے گئے۔ اہلِ سلطان نور الدین نے مشرق سے روانہ ہوا تھا کہ وہ انہیں آتی تھی سے روکے گا وہ انہیں نہ لے گا وہ اپنے شہر میں کے لیے کھانا و فوج نہیں جوڑ کر روانہ ہوئے۔

مصر اور صلح: جب وہ مصر کے قریب پہنچے تو اسد الدین شیر کوہ مصری علاقے سے روانہ ہوئے مگر فرنگیوں اور مصری فوجوں نے اس کا قہر کر لیا۔ انہوں نے ان سے صلح کر کے ان کا قہر و جارحانہ رویہ روک دیا اور صلح کر کے رہے۔ جب فرنگیوں کو یہ اطلاع ملی کہ قہر حارہ اور دوسرے مقامات پر انہیں شکست ہوئی ہے اور نور الدین کو فتح و نصرت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے تو انہوں نے اسد الدین شیر کوہ سے مصالحت کے لیے سلام بھجوا دی مگر انہیں لگا۔ ان کی خبروں کو پہنچائے رکھا۔ شیر کوہ نے ان کے ساتھ مصالحت کر لی اور مصری علاقہ کو چھوڑ کر شام چلا گیا۔ فرنگی فوج میں رستوں میں اس کی گھات



میں مل گیا، میں ٹکروں اور اسے جھڑپا کر مے لے دے وطن پہنچ گیا۔

**شیر کوہ کی دوبارہ فوج کشی:** سلطان نور الدین نے شیر کوہ کو دوبارہ ۱۱۸۶ء میں مصر بھیجا اور وہ فوجیں لے کر موسم بہار میں روانہ ہوا اور اسی کے مقام پر قیام کیا۔ پھر وہ اپنے نکل کو مصر لے کر کے وہ مغربی صحت سے قاہرہ کے قریب پہنچا اور حیمہ کے مقام پر دریائے نیل کے کنارے وہ خیمہ زن ہوا اور قاہرہ کو اپنی آنکھوں تک محاصرہ جاری رکھا شہر نے فرنگیوں سے کمک طلب کی۔

**فتح اسکندریہ :** وہ شیر کوئے مقابلہ کے لیے مصر کے بالائی حصے پر کچھا۔ سال کے دہائی حصے میں خرمین میں جنگ ہوئی تو احمد اللہ بن شیر کوئے مصر میں کو شکست دی اور اسکندریہ کی سرحد کی طرف جاکر اس عکبرہ کو فتح کر لیا اور اس پر اپنے بیٹے سلطان احمد کو حاکم مقرر کیا اور اس نے شیر کوئے مصر کے بالائی حصہ (صغیر) کو روک دیا۔

**دو بارہ صلح:** مصر اور فرنگیوں کی مشترکہ فوجوں نے اسکندریہ کا محاصرہ کر دیا۔ قسطنطنیہ کی قیادت میں فوجیں بھیج دی گئیں اور وہاں پہنچ کر انہوں نے عازمی صاحب الزمرہ کو محاصرہ میں لے لیا مگر جب احمد الدین شیر کو باہر پھانسی فوجوں کو لے کر وہاں پہنچا تو یہاں پہنچ کر بھی صلح پر آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ صلح کے بعد شیر کوہ شام کی طرف واپس آ گیا اور ان کے لیے اسکندریہ کو چھوڑ دیا۔

**مصر پر فرتنگی کی سلسلہ** - شاد کے فرزند شجاع نے سلطان نور الدین کو خبر دی کہ وہ اور امرائے مصر اس کی اجاعت قبول کرتے ہیں۔ مگر اس طرح سے میں نہیں فرقیوں نے اہل مصر کو خدشہ حاصل کر لیا تھا اور انہوں نے قادیرواپنے مخالف فتنے دیتے سفر کر اپنے خدشہ کا پورہ کے دھڑے باز کے تھے تھے، تھے تھے انہوں نے شام میں اپنے داماد کو اپنی بات پر آمادہ کیا کہ وہ مصر کو فتح کر لے انہوں نے اہل مصر پر جبر (پھس) لیکن عاجز کر دیا تھا۔

**فتح مصر** یہ حالت دیکھ کر سلطان نورالدین نے فوری اقدامات کیے اور اسی وقت کے موسمِ بارش میں آسمان نے سدا شدہ بارشیں کھری کیں اور بارشوں کی کھلی کرنے کا حکم دیا چنانچہ اسی نے مصر کو فتح کر لیا اور شہر کو کھلی کر کے فرنگیوں کو مصر سے نکال دیا۔ غلط فہمی نے پہلے کی طرح اسے خود کشی اور عزت بھری کی۔

**مصر میں اصلاح:** اللہ بن کین کی حکومت: جب مسلمانہ بن شیر کو وفات ہو تو اس کا بیٹا خازنی صلاح اللہ بن ابی اسحاق کو قائم مقام ہوا۔ لیکن جو دستور سلطان نور الدین محمود کا طریقہ اور فرمانبردار رہا۔ جب قاضی خلیفہ حاضر وفات ہوا تو سلطان نور الدین نے خازنی صانع اللہ بن کین کو یہ حکم نامہ بھجوایا کہ مصر میں خلیفہ کی خلافت کا سلسلہ جاری کرنے اور خلیفہ مستحق کے حکام کو قیام دے (مساجد میں) اپنے جھنڈے چاہئے۔ ایک دوسری روایت یہ ہے کہ قاضی خلیفہ کی زندگی میں نور الدین نے یہ بات تحریر کی تھی اس کے بعد خلیفہ احمد تقریباً بیس دن تک قیام فرمایا تو اس کے بعد خلیفہ عباسی اصمعی کا قیام چار عرصوں تک کیا اس طرح مصر میں قاضی سلطنت اور خلافت کا نہ تو رہا۔ یہ واقعہ ۷۰۷ھ میں رونما ہوا۔

اس سے پہلے سلطان نور الدین اور خاتم توپ سلطان علی ارسلان بن مسعود کے درمیان ۵۵۶ھ میں مجزا ہو گیا تھا







۲۔ ابن علی بن محمد بن قاسم

۱۔ ابن علی بن محمد بن قاسم (۱۱۱ھ کے حوالہ پر) بھیجا اور پورے لشکر کا پر خانا اپنے برضائی پہنچی امیر فخر الدین ابو نکرہ بن الدین ابو نصر دین جو اس کے سب سے بڑے امراء میں سے تھے اس کا حاصر بھی کا سبب بن گیا۔ اس لیے دو بار اس کے حاکم کے ہوا تو خلف و غایت کا لشکر کیا کیا اس دفعہ وہ فاضل ہو گیا تو سلطان نور الدین نے اس کے بدلے میں سرورج اور اس کے ملائے و ملائے اس کے ساتھ راجہ ملک اور ملک خرواچہ بھیج دیے۔ یوں ۵۵۵ھ میں قلعہ فتح ہو گیا اور یہاں سے بنو ملک کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

## موصول کے واقعات

نور الدین کا تقرر : ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ابابک زنجی کا موصول میں امیر نصیر الدین بھڑی تھا جب وہ ۱۱۱ھ میں ابابک زنجی موصول سے باہر چلا تو سلطان محمود کے فرزند ابابک احمد نے (چند ہاں موجود تھا) موصول میں مسافرت حاصل کرنے کی طبع میں ۱۱۱ھ میں سے نکلا کر دیا تھا۔ چنانچہ جب سلطان زنجی امیر کے ساتھ اسے قاریہ کو موصول آیا تو اس نے اس کے بجائے زین الدین علی بن محمد بن قاسم کو قلعہ موصول پر ۱۱۱ھ میں مقرر کر دیا تھا۔ وہ ابابک زنجی کے مہم حکومت میں غیر اس کے فرزند غازی اور دوسرے فرزند عقب الدین کے زمانے میں ۵۵۹ھ میں جب ان کے وزیر قتال مدین محمد بن علی استغنیائی کے ساتھ اپنے عہدے پر برقرار رکھا۔ اس نے اس کو نظر بند کر دیا تھا اور ۱۱۱ھ (۵۵۹ھ) میں غازی کے ایک سال بعد فوت ہو گیا تھا۔ اس کی لاش مدینہ منورہ لائی گئی اور اسے وہاں ایک خانقاہ میں دفن کیا گیا جو اس نے اسی مقصد کے لیے تیار کر رکھی تھی۔

اس کی وفات عقب الدین کے فرزند سیف الدین غازی کے زمانے میں ہوئی اس نے اس کے بجائے اس کے فرزند ابوالیہ بن ابوالحسن نوہی عہدہ پر مقرر کیا۔

زین الدین کی خود مختاری : زین الدین علی بن محمد بن قاسم (کو پیک) کے لقب سے مشہور تھا عقب الدین کے عہد میں نوہی اور مستقل طور پر سلطنت کا انتظام کر رہا تھا اس کے قبضے میں اکثر شہر جاگیر کے طور پر آئے تھے جن میں یہ شہر اور علاقے شامل تھے ۱۱۱ھ میں شہر زونجاہریہ کے قلعہ مضافات یہ عہدہ پر تعمیرات اور عبادت گاہیں۔

آخر عمر میں سبکدوشی : اس نے اپنے اہل و عیال و مال و دولت کے ذخیرہ میں منتقل کر دیے تھے۔ خود وہ سب کی مشیت سے قلعہ موصول میں رہتا تھا جب وہ بہت بڑھا ہو گیا اور چنانچہ اسے عت کی قوت جاتی رہی تو اس نے موصول چھوڑ کر وہاں اپنے گھر جانے کو کہا اور کیا تو اس وقت اس نے اہل و عیال سے علاوہ اپنے تمام شیوخ شہر عقب الدین کے حوالے کر دیے اور وہ اہل کی طرف ۵۵۳ھ میں چلا گیا۔

فخر الدین عبدالمسیح کا تقرر : عقب الدین نے اس کے بجائے فخر الدین عہدہ موصول کو مقرر کیا جو اس نے ہر اہم ابابک زنجی کا قاتل دیکھ کر دیکھی تھا اس نے اس کو اپنی سلطنت کا حاکم بنایا اس نے قلعہ میں قیام کیا اور اس کو ذریعہ تعمیر کرنا کہہ کر کہہ دیا۔



**نجم الدین ابوبکر کی روانگی** ۵۱۰ھ میں غازی صلیح الدین نے سلطان نورالدین محمود کو پیغام بھیجا کہ وہ ان کے والد نجم الدین ابوبکر کو اس کے پاس بھیج دے۔ چنانچہ نورالدین نے ان کے والد کو ایک فوج کی حفاظت میں بھیجا اس لشکر میں بہت سے سوار اور سلطان صلیح الدین کے ساتھ بھیجے جانے کے لیے شامل ہو گئے۔

**قلعہ ترک کا محاصرہ**۔ سلطان نورالدین کو بعد میں خیال آیا کہ اس لشکر کا وہ راستہ جس میں فرنگیوں کے علاقے میں سے گزرنا ہے وہ خطرناک ہے اس لیے اس کی فوجیں قلعہ ترک کی طرف متوجہ ہو گئیں۔ اس قلعہ کی فوجیں پر حملہ کرنے کی کئی سعی اور اسے نہایت زہم تکلیف تو یہ تھی کہ قلعہ بنادیا تھا اس لیے سلطان نورالدین نے اس کا محاصرہ کیا فرنگیوں نے بھی اس کے مقابلہ کے لیے فوجیں جمع کر لی تھیں۔ مگر سلطان نورالدین نے ان کی فوجوں کے اجتماع سے پہلے ان کی بدول فوج پر حملہ کر دیا۔ فرنگی فوجوں نے مقابلہ کرنے سے گریز کیا اور واپس پلٹے۔ ان کے لشکروں پر فوجی لشکر کے انہیں بڑا گویا اور مارتے میں جو قلعے تھے انہیں بھی تباہ اور ویران کر دیا۔ اس کے بعد مسعودیہ کے علاقے میں پہنچ کر حوشب کے مقام پر قیام کیا اور اس مقام سے سلطان نے نجم الدین کو عرب کو مبعوث کر دیا۔ یہاں پہنچ کر وہ علاقے کے سرداران اور محرمے میں مصروف ہو گئے۔ ان کے فوجی فیض ماحضہ سوار ہو کر ان کے استقبال کے لیے نکلتے ہوئے تھے۔

**فرنگی حاکم کا قتل**۔ جب سلطان نورالدین عسکر میں تھا تو وہ قلعہ امبرہ کے حاکم شہاب الدین محمد بن ابوالحسن ابن ابی القازی بن ارقی سے ملاقات کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ جب وہ اہلبک کے قریب پہنچا تو اسے راستہ میں صلیبی فرنگیوں کا ایک فوجی دستہ ملا اس نے ان کے ساتھ جنگ کرنے انہیں شکست دی اور انہیں تباہ کیا۔ پھر جنگی تیاریاں اور محتویات کے سر سلطان نورالدین کے پاس لائے گئے تو اس نے ان کے ہرے سراں میں سے تین افراد کے فرنگی حاکم احتیار (استیبار) کے سر ہند کر کے اس پر چھانچا تو وہ مسلمانوں کے لیے بہت خطرناک تھا۔

**قیامت خیز زلزلہ**۔ ابھی سلطان نورالدین ہی ساتھ پر تھا کہ اسے ان زلزلوں کی خبر وصول ہوئی جو شام و موصل و حلب و اور عراق کے تمام علاقوں میں رونم ہوئے تھے اور ان کی وجہ سے ان علاقوں کے اکثر شہر تباہ اور ویران ہو گئے تھے چنانچہ نورالدین نے ان تمام شہر و قلعہ علاقوں کا کشت کیا اور ان کے بعد دیگر تمام علاقوں کی تعمیر و مرمت کا کام کر دیا۔ یہاں تک کہ ان کی اونٹن و شیش کی دولت تمام تباہ شدہ علاقے درست ہو گئے (اصحاب پرست و فرنگیوں نے بھی اپنے شہروں کی تعمیر و مرمت کی۔) کچھ کہ انہیں سلطان نورالدین کے صلوات کا اندیشہ تھا۔

**موصل میں غازی کی حکومت**۔ موصل کا حاکم شہاب الدین صمدی اور ابو الحسین شمس غوث جو میرا اس بنے سارے کس سال حکومت کی تھی اس نے اپنا بیٹا مہر الدین کو بے فرزند ہوا دے دیا تھا اس وقت حکومت کا نگران فرنگیوں کے امیر عبد اللہ تھا اور والد بن محمود کا بہت مطلع تھا اور والد بن سے اس کی بہت فکری کاظم اسے تھا اس لیے اس نے اس کے بیٹے اس کے بھائی شہب الدین غازی کو اس کی والدہ خاتون بنت مسام الدین بن ابو الحسین کے مشورہ اور تباہی کے مدد میں موصل کا حاکم بنا دیا۔ والد بن مہر الدین نے اس کے اپنے بیٹے کو نائب بنا دیا۔ اس طرح نورالدین بن عبد اللہ



موسل کا خواتم نہ کیا اور وہی اس کے لیے یہ وسفہ کا مالک بن گیا۔

نور الدین کی پلٹنا: جب سیف الدین غازی بن قصب الدین موسل کا پرانے نام بادشاہ جلال اور ظفر الدین عباد اللہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس نے ۵۵۶ھ کے آغاز میں عکہ ہجر کے قریب دریائے فرات کو عبور کیا اور شیردھ پر پارٹی کر کے اسے فتح کر لیا پھر غازی کا چڑھا حق فتح کر لیا اس کے بعد شیردھیں کو بغیر کیا یہ سب موسل کی مملکتوں میں تھے کھلا کا حاکم نور الدین بھی ہجرت کر کے اس کی مدد کے لیے آ پہنچا پھر اس نے سناری طرف کوچ کر کے اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کو فتح کر کے اپنے پیچھے بی واندین بن قصب الدین کے ذمے دے کر اپنے لیے اسے موسل کے امراء کے خطوط سے جس میں اس کی حمایت کی گئی تھی اس لیے وہ تیرہ دنوں کے ساتھ شہر نکلتا پہنچا پھر اس نے دریائے دجلہ کو عبور کر کے موسل کے مشرقی سمت قلعہ فیو ایش قائم کیا اب اس کے دور موسل کے درمیان صرف دریائے زہدہ مائل تھا۔ انہی دنوں موسل کی فصول میں بھی بڑا سخت چڑھا تھا۔

موسل کا غاصب: اور موسل میں سیف الدین غازی نے اپنے بھائی عز الدین چغتایہ کو جہاں جلال اور ظفر آذربائیجان، اصفہان اور دے کے حاکم بنا کر چلے گیا جس نے اس کے پاس بھیجا کہ وہ اس کے چچا نور الدین کے برخلاف اس کی فوجی مدد کرے۔ اس لیے اس نے اپنے شیردھان کو نور الدین کے پاس بھیجا کہ وہ اسے موسل پر حملہ کرنے سے منع کرے۔ نور الدین نے اس کا دشمنی آمیز خط جواب دیا اور موسل کا محاصرہ کر لیا۔ موسل کے تمام امراء سلطان نور الدین کی اطاعت پر تعلق ہو گئے نور الدین نے عہد کج (نگران حکومت) کے بھی ہتھیار ڈالنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ پھر علی کا بھیجا سیف الدین اپنے عہد سے پرترہ رہا۔

نور الدین کا موسل پر قبضہ: نور الدین نے اس کی یہ خبر حاصل کر لی کہ یہ عہد پاکہ خود موسل سے نکل جائے اور اس کے ساتھ شام چلے جب یہ صحابہ فریقین میں ہو گیا تو نور الدین نے ۵۵۶ھ میں ماہ شادی الاول میں موسل پر قبضہ کر لیا اور شہر میں داخل ہو گیا۔ اس نے قلعہ کا حکم اپنے خاص غلام کو مقرر کیا جس کا نام کھنکین تھا۔ اسے صدر الدین کا لقب دیا گیا۔

موسل کی جامع مسجد کی تعمیر: سلطان نے اس کے پیچھے سیف الدین کو اپنے عہد سے پرترہ رکھا۔ جب سلطان موسل کا محاصرہ کر رہا تھا تو عباسی خلیفہ المستنصر کی طرف سے اس کے پاس شہر کی غلٹ بھیجا کہ اسے موسل میں (ایک خانہ) جامع مسجد تعمیر کرنے کا حکم دیا جو اس کے نام سے مشہور ہوئی۔

دیگر انتظامات: سلطان نے سیف الدین (عہد کج فراتک کے پیچھے) کو حکم دیا کہ وہ کھنکین کو قلابہ اور سلاطین جس محمود دیا کرے۔

اس نے اپنے بھائی قصب الدین کے (بھائی) نور الدین کو ساتھ لاکر شہر جاگیر میں دیا اس کے بعد وہ شام کی



















تغیر کی کام: سلطان نور الدین نے (شام کے زبلوں کے بعد) شام کے قلعوں کو منظم کیا۔ اور اس نے شہروں پر مسلحین قیصر کر رکھے۔ ان میں یہ شہر بھی شامل تھے۔ دمشق، حمص، حماہ، شیز، حلب، طاب۔

رفوہ عام کے کام: سلطان نور الدین نے فرقہ ذخیرہ و شافعیہ کے بہت سے مدبر بھی قیصر کرانے۔ اس نے مصلحت میں (عظیم الشان) جامع نوہی قیصر کر رکھی۔ اس نے ہسپتال اور خانا خانے بھی قیصر کر رکھے اور دانتوں میں برائے اور صوفیائے شریعہ کے لیے نہایت ہی تمام ملک میں قیصر کر رکھے اور ان کے لیے بکڑت و قاف مقرر کیے جن پر یہ نوازہ دیا گیا ہے کہ اس کے اوقات تک۔ بادشاہ کوئی نو بخت نہ ہو۔ یا مری۔

سلطان نور الدین طابہ اور دیر اور طبرستہ کا۔ بے حد عزت و احترام و احترام اور ان کے لیے نظریہ کیا۔ اور باقی تھ اور مکمل میں بھی ان سے بے حد محبت کرتا تھا اور ان کی کوئی۔ نہ رو نہیں کرتا تھا۔

سلطان نور الدین نہایت متواضع اور عیب اور بد عورتوں کا۔

دمشق میں ملک صالح کی چاشنی: جب سلطان نور الدین کی وفات ہوئی تو دمشق میں تمام امراء، سپہ سالار اور ارکان حکومت اکٹھے ہوئے اور ان سب نے اس سے فرقہ زندہ ملک صالح اس میں کے ہاتھ پر بیعت کی وہ اس وقت چھوڑو سالہ کا بچہ ہی انہوں نے اس کی اطاعت کا حلف الہی شام کے تمام سے: سلطان صالح الدین نے مصر میں اس کی وہ صحت قبول کی اور تمام ملک کی مساجد میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا اور ایک سے ملکہ پرانی کا نام لکھ کر دیا گیا۔

ملکہ صالح کا نگران: اور اس کی حکومت کا تختہ اور سربراہ امیر شمس الدین محمد بن عبد الملک مقدم مقرر ہوا چاشنی نور الدین شہزادہ بنی۔ نے اسے یہ مشورہ دیا کہ وہ تمام معاملات میں سلطان صالح الدین سے رجوع کیا کرے تاکہ اس کی حفاظت سے روکر، ان کی نہ کرے۔ مگر ان لوگوں نے اسے مشورہ کو نہیں مانا۔

ساکم و مصلحت کی خود مختاری: یہ ہم پیسے میں کر چکے ہیں کہ سلطان نور الدین نے الجزائر کو فتح کر لیا تھا اور اپنے بھائی قطب الدین کے فرزند سیف الدین غازی کو مصلحت کا کہہ کر مقرر کیا تھا۔ سلطان اپنے ساتھ فرزند بن عبد الملک کو لے گیا تھا جسے سیف الدین نے مقرر کیا تھا اور وہ خود بھی ہو گیا تھا۔

سلطان نے قلعہ مصلحت کا ساکم و مدبرین منتخبین و مقرر کیا تھا سلطان نے مرنے سے چند سالوں پہلے کو بلا لیا تھا۔ چنانچہ سیف الدین غازی اور منتخبین: دونوں قلعے کے زور دہان ہوئے۔ اسے میں انہیں سلطان نور الدین کی وفات کی اطلاع ملی تو اس وقت فرج کے اگلے دن سے چوبیس منتخبین مقرر ہوئے یہ خبریں کر طلب بھاگ گئے۔

سیف الدین کی توقعات: ہذا سیف الدین غازی نے اس کے مرنے پر فائدہ کر لیا اور وہ بھی نصیحت کی طرف لوٹ گیا اور اسے فتح کرنے کی توقعیں غازی کی طرف بھیجیں جنہوں نے یہ یہ کہہ بھیج دیا۔ اس کے بعد وہ حرا۔ پہنچے۔ وہاں کا حکم سلطان نور الدین کا آواز اور وہ کلام تھا۔ اس شہر کا چند دن تک محاصرہ کیا گیا۔ پھر سیف الدین غازی نے اس شرط پر اس سے ہتھیار اٹوانے کو وہ (اطاعت کرے گئے) اسے حرا نہ لیا بلکہ ماوراء النہر جب اس نے اطاعت











پر قبضہ کر لیا۔ یہ تمام کاروائی کرتے وقت سلطان صلاح الدین ملک صاحب کی امانت کا اظہار کرتا رہا۔ اس نے خطبہ اور سکہ وہی کے نام پر جاری فرما دیا۔

و مشق کا نیا حاکم : جب سلطان صلاح الدین نے دمشق ملک صانع کے نام پر فتح کیا تو اس نے وہاں اپنے بھائی سیف الاسلام طغرل بن قوت الدین کو نائباً کے طور پر بھیجا۔

زعفرانی کا قہر : محسن شہداء کا قہر سرخس میں یہ حملہ دار ہوا (۱۱۰۷ء) کا انگریزوں کے شہر اس میں تیار ہوا تھا اور یہ سلطان ابوالرحمان بن کے ایک کام کو فتح الدین مسعود زعفرانی کے ماتحت تھے۔ اجماعاً ۱۰۱۱ء کے بعد دوسروں کے ماتحت تھے۔ جب سلطان نور الدین فوت ہوا تو زعفرانی اپنی بدکرداری کی بنا پر وہاں سے بھاگ گیا۔

فتح محسن : بعد جب سلطان صلاح الدین نے دمشق فتح کیا تو اس کے بعد اس نے محسن کی طرف توجہ کی اور شہر پر قبضہ کر لیا مگر قہر اس کے بعد وہاں کے حاکم کی وجہ سے سخت مشکل ہو گیا۔ اس لیے اس کے قہر کے لیے ایک لشکر تیار کیا گیا اور قہر صلاح الدین نے قہر دہلا دیا اور وہ شہر میں کچھ عرصہ تک رہا۔ اس کے بعد وہاں کے حاکم قہر دیکھ کر صلاح الدین سے اسے یہ پیغام بھیجا کہ وہ ملک صاحب کا فرات پر پار ہے اور وہیں اس کے لیے آگے بڑھے کہ اسے فرنگیوں سے محفوظ کرے اور انگریزوں کے شہر اس کے پچھاڑ دے دے اور سیف الدین غازی حاکم موصل سے وہیں لے۔

محاصرہ حلب : سلطان صلاح الدین نے اس علاقہ پر غزادین کو نائباً کے طور پر اسے حلب میں ملک صاحب کے پاس بھیجا کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ کرے اور محسن الدین علی بن حسن اور عثمان بن علی بن قنبر سے چھوڑ دے۔ چنانچہ غزادین نے قہر پر اپنے بھائی کو جانشین مقرر کر کے حلب روانہ ہوا۔ جب وہ حلب پہنچا تو محسن نے اسے گرفتار کر کے قید کر لیا اور اس حالت میں اس کے بھائی نے قہر کا قہر سلطان صلاح الدین کے حوالے کر دیا اور صلاح الدین نے اس پر قبضہ کر لیا اور قہر اس نے صوبہ کی طرف پیش قدمی کی اور حلب کا محاصرہ کر لیا۔ ملک صاحب اس وقت نو عمر ہی تھا تو ہم وہ سوار ہو کر شہر میں نکلتا کرتا تھا اور اپنے والد کے حقوق جتا کر لوگوں سے امداد کا خواستگار ہوا۔ اہل حلب اس کی درخواست سے بہت حشر ہوئے اور سلطان صلاح الدین کی فوجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے شہر سے باہر نکلے اور وہاں شامی کے ساتھ لڑے۔

محسن کی چالیں : اس اثناء میں محسن نے فرقہ اسماعیلیہ کے سردار سے اس خفیہ پیغام بھیجا کہ سلطان صلاح الدین کو خفیہ طور پر چالاک طور پر قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ اس نے اپنے چند غلاموں (غلاموں) کو اس مقصد کے لیے بھیجا مگر صانع انہ جوں کے ساتھ ہی اس کے پاس پہنچے کہ انہیں خفیہ سازش کا پتہ چل گیا چنانچہ انہوں نے (اس سازش کو روکا) قاتلہ کو یا اور صلاح الدین بدستور حلب کا محاصرہ کر دیا۔ محسن نے (دوسری چال یہ چلی کہ اس نے) (محسن) فرنگیوں کو یہ پیغام بھیجا کہ وہ صلاح الدین کے ملک پر حملہ کریں تاکہ وہ ان کے پاس سے کوچ کر جائے۔











نہایت اہم و عمدہ ہے۔ لیکن نہ وہاں نہ یہاں ہو کر  
 انہیں کو بیچ کر کے قلم یا چاندیہ وہاں کے پائل چھٹی کر کے پھر وہاں سے کوئی کر رہا ہو۔ سیف الدین اور کھٹکین کی فوجوں  
 کا کہہ بل کرنے کے لیے پہنچا۔ دوش لکھ لکھ فرجین کے مقابلہ پر آخر کار دوش کی فوجیں شکست کھا کر حلب واپس آئیں۔  
 سیف الدین نے دوش کے اپنے بھائی کو ملہ بن کر حلب میں آئی فوجوں کی قیادت سے نئے چور اور غور و زبہ فوجات ہو کر  
 کے موصول ہوا کہ کیا کرنا کہ ان کے ذیل پہنچا کہ سلطان صلاح الدین ان کا تہ قبہ کر رہا ہے۔

سید سالار کی معزولی۔ ملک صالح نے اپنے وزیر طاب الدین اور عابد الدین کا یہ دنا سے ان کے سر سے مشاہدہ کیا کہ  
 وہ موصول سے قلعہ قید یہ چلا جائے عمران دونوں نے اس کی مخالفت کی۔ آخر کار ان کے قید از وہ یہ سلاطین سے معزوں کر  
 رہ کر کھنک بھ کے مشورہ پر لکھ کر گئے۔ یہ ہے شکست دہائی اسات نامہ کے بجائے جوہ الدین نے دینان کو (سید سالار) با منظر  
 آیا۔

فتح مرند و صیغ۔ سلطان صلاح الدین (محمد) با شرف و شکست وے کر دہان کا مال قیمت حاصل کر کے مرند کی طرف  
 روانہ ہوا اور اسے فتح کر کے دہان اپنا حاکم مقرر کیا۔ دہان سے واپس آئے۔ وہاں حاکم قلعہ اندر بننے نیا بنی حسان لکھی قات  
 جو سلطان صلاح الدین سے نسبت سے تھا تھا۔ بعد اسات حسان اندر بن سے اس کا شہر فتح کر لیا اور اس کے قلعہ کا  
 شہر یہ محاصرہ کر کے فوجوں کی فوجوں میں لقب نہ کر قلعہ فتح کر لیا اور اسے اس پر گرایا۔ پھر اس کا مال و حصار ضبط کر کے اسے  
 چھوڑ دیا۔ وہ موصول پھر تک نہیں جہاں سیف الدین نے وہاں مالقات سے بھائی۔

قلعہ اعزاز کی تعمیر۔ جب صلاح الدین پہنچا۔ فارغ ہوا تو اس نے قلعہ اعزاز کی طرف توجہ دینی کی جو بہت ہی  
 مستحکم قلعہ قریب سلطان نے وہاں کا چالیس دن تک محاصرہ کیا۔ اس کے بعد قلعہ قلعہ نے تعمیر دانی دیکھ کر عید الاضحیٰ کے دن  
 قلعہ سلطان کے نو۔ آ کر دیا۔

حلب کا محاصرہ و صیغ۔ پھر سلطان نے حلب کی طرف توجہ کیا اور دہان کا محاصرہ کیا۔ ملک صالح بھی وہاں قاتلی حلب  
 نے فتح حسان کی جنگ کی اس لیے سلطان نے جنگ کو قبول کیا۔ پھر بعض اوقات کی پیش قدمی سیف الدین کا محاصرہ میں اور  
 توجہ اور بار بار اس کے کام بھی اس میں شامل ہوئے۔ چنانچہ اس شہر پر محاصرہ لگے ہوئے ملک صالح کی بھی مشورہ سلطان  
 صلاح الدین کے پاس آئی۔ سلطان نے اس کی تقسیم و ترمیم کی اور اسے عیلات سے نواز۔ ملک صالح کی بھی مشورہ نے  
 سلطان سے قلعہ اعزاز طلب کیا جو سلطان نے بخوشی دے دیا۔ بعد ازاں سلطان نے اسے اس عیلات کی طرف توجہ کیا۔

حاکم شہر زور کی ذفر بانی اور اطاعت۔ عابد الدین کا یہاں شہر ان کا تختہ تختہ میں کی شہر ان کے حاکم شہر  
 ان کے شہر ان کے دہان سے لکھی تھی۔ چنانچہ جب سیف الدین نے عابد الدین کو موصول کیا کہ جب مقرر کیا تو شہر اندر نہ کہ  
 اس سے غور و اجتن کر لیا۔ اس لیے ان نے سیف الدین کی اطاعت سے انکار کیا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ اپنے اہل اہل اندر  
 دہان سے اسے سوئے طرف توجہ سے سمجھنے اور اسے اطاعت کے انجام سے آزاد اور اطاعت پر آمادہ کیا چنانچہ اس نے سمجھانے  
 بھانے سے اس نے اطاعت قبول کی اور عید الاضحیٰ کے دن موصول ہوا تھا۔



کے حکم کے مطابق کامرواج و زوال : بعد ازاں بن کھنکھن طلب میں ملک صالح کی حکومت کا نگران تھا۔ اس کا مخالف ابو صالح ابی قحس نے سلطان نور الدین اور ملک صالح کے ہاں بہت اثر و رسوخ حاصل کر لیا تھا اور دوسرے کے مرتبہ سے آگے بڑھ گیا تھا۔ اسے فرقہ باغیہ کے کسی شخص نے حملہ کر کے قتل کر دیا تھا یوں کھنکھن کے لیے (حکومت کا) میدان خالی ہو گیا اور وہ ملک صالح پر بھی حاوی ہو کر فوجی ہو گیا تھا۔ اس کے علم و استعداد کی بہت شکایتیں ہوتی تھیں اور یہ بھی اہرام لگایا گیا کہ اس نے دوسرے کو بھی قتل کر لیا تھا لہذا کھنکھن کو گرفتار کر کے اسے قید کر دیا گیا۔ سلطان نے اسے قتل حاکم حاکم قتل کیا تھا۔ لہذا اس کے راجی وہاں قتل ہو گئے۔ ملک صالح نے چاہا کہ وہ قتل اس کے خولے کرے مگر انہوں نے انکار کر دیا۔

قلم حاکم کی تسخیر : جب کھنکھن قید خانے میں جاکر ہو گیا تو اس قلم کا محاصرہ کیا گیا آخر کار ملک صالح نے مال و دولت دے کر ان سے قلم حاکم کو کھنکھن کے محاصرہ کے نیچے جو اکثر بیجا بھیجا تھا وہ محاصرہ سے باہر آ گیا تھا۔ لہذا جب اس کے ساتھیوں نے قلم اس کے پاس لے گیا تو اس نے وہی طرف سے ایک حاکم مقرر کیا۔

ملک صالح کی وفات : ملک صالح انا کل بن نور الدین محمود حاکم طلب کا ۵۷۰ھ کے درمیانی عرصے میں انتقال ہو گیا اس نے آخر سال تک حکومت کی تھی۔ اس نے اپنا اولیٰ عبد عز الدین مسعود حاکم موصل کو رکھا تھا۔ اس وقت بعض ارکان مملکت نے عز الدین کے بڑے بھائی حماد الدین حاکم شہر کو ولی عہد بنانا چاہا مگر اس کی ملک صالح کی پیروی سے رشتہ داری تھی لہذا اس کا دائرہ سلطان نے رد کر دیا۔ اس کی پیروی نہ کرنا تھا مگر اس نے انکار کیا اور عز الدین نے بھی یہ کہا تھا "شیخ طلب کو سلطان مسعود الدین سے بیٹے کی سب سے بڑی وصایت رکھتا ہوں۔"

عز الدین کی جانفشانی : بہر حال جب ملک صالح فوت ہو گیا تو امرائے طلب نے عز الدین کو خود کو بلوایا۔ چنانچہ وہ اور مجاہد بن کامران و بڑے فرات پر پہنچے جہاں امرائے طلب نے ان کا استقبال کیا اور اسے اپنے ساتھ طلب لائے چنانچہ وہ اسی سال کے ماہ شعبان کے آخر میں شہر طلب میں داخل ہوا۔

سلطان صلاح الدین بن اہل ونوس مصر میں تھا اور ان سے بہت دور تھا۔ اس کا بیٹا یحییٰ الدین عراق میں تھا۔ جب اس نے ان کا خطرہ محسوس کیا تو وہ وہاں سے آیا اور اپنے اہل حاکم نے اس کی مخالفت کی اور عز الدین کی حمایت میں غرے لگائے۔

معاہدہ کی باہمیہ : اہل طلب نے عز الدین کو منظور دیا کہ وہ دمشق اور شام کے شہروں پر حملہ کرے۔ انہوں نے اسے (سجہ و کراہی کی) سپرد دلائی مگر اس نے اس سے انکار کیا کیاس کے اور صلاح الدین کے درمیان (معاہدہ صلح) ہے عز الدین طلب میں کئی مہینے رہا۔ مجاہدوں سے رشتہ کی طرف توجہ کیا۔

جہاد کی جو بڑ پر عمل : جب عز الدین طلب سے رشتہ آیا تو وہاں اس کے پاس اس کے بھائی نور الدین بن حاکم شہر کے قلمدانے اور یہ پیغام لائے تھے کہ حماد الدین چاہتا ہے کہ وہ اپنے علاقے شہر کے بدلے میں طلب کی حکومت حاصل



کہ اس نے اس کی یہ بات سنی مائی تو عہد نامہ میں نے اسے یہ پیغام بھیجا کہ (ایسی حالت میں) دو سفار کا علاقہ سلطان صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دے گا۔

**عہد نامہ میں کی حکومت:** اس موقع پر اس کے امراء نے نزاد بن زید کی بات پر آمادہ کیا کہ وہ سفار کی حکومت قبول کر لے کیونکہ اس کا بھائی عزالدین کا مخالف نہیں ہے کیونکہ وہ بھی حاکم ہے اور اس کے پاس لشکر اور ملائے بھی کافی ہیں لہذا عزالدین نے اپنے بھائی سے خبر کا علاقہ حاصل کر لیا اور اسے حلب کی حکومت دے دی چنانچہ عہد نامہ میں حلب پہنچا اور اس کا حکم لیا۔

سلطان صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حکومت میں سب مداخلتیں کی تھیں کہ عہد نامہ میں کی طرف سے جو کسی پر فساد نظر آتا۔

**الجبرہ کی طرف پیش قدمی:** عزالدین حاکم موصل نے مظفر الدین بن توکمری زین الدین کی کلب کو مران اور اس کا قلعہ دے دیا تھا سب سلطان صلی اللہ علیہ وسلم الجبرہ کا حکم دے کر اس کے لیے چنانچہ مظفر الدین بن صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کلب گیا اور اسے کلب کی ذمہ داری اور اسے وہی بات پر آمادہ کیا کہ وہ الجبرہ پر حملہ کر دے چنانچہ سلطان صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قریب کی طرف فرج بھیجی اور بھائی پر مشیر کیا کہ وہ حلب کا حکم دے کر چاہتا ہے (مردم حقیقت الجبرہ پر چڑھ کر چوتھا) اس وقت مظفر الدین بن توکمری کو جو عہد کر کے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی تھی تھا اور اس کے ساتھ قلعہ الجبرہ بھی آیا۔ اس کے قلعہ بہت مضبوط تھا اور وہ اپنے قریب کے قلعہ کے ساتھ الجبرہ کی سرحد پر تھا اس کا حاکم ابن ارشدین کے (شاہی خاندان) جو ارق سے تعلق رکھتا تھا اس نے سلطان صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قبول کی اور اس کے لیے ہر سے صلاحات دینے لے اپنے لشکر کے ساتھ درجہ بڑھا دیا۔

اس وقت حاکم موصل عزالدین نے (خبریں کر) عہد نامہ میں سے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیش قدمی کی تھی تاکہ وہ سلطان صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں طلب کی مداخلت کرے مگر جب ابن دونوں کو یہ اطلاع ملی کہ سلطان صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے فرات کو عبور کر رہا ہے تو وہ دونوں موصل واپس آ گئے اور ہم (ایسے) کی طرف توجہ دینی اور اسے پیچھے۔

**نربا کی تعمیر:** سلطان صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوخ کے بادشاہوں سے توجہ لے کر اس کے لیے خط و کتابت کی اس سے پہلے صلی اللہ علیہ وسلم نے حاکم موصل کو لکھا تھا کہ میں نے تمہاری طرف سے درخواست کی کہ تمہارے حکم کے مطابق اس کے واسطے کہ وہ اس کے لیے آمادہ کر دے گا لہذا جب اس نے حکام کو پیغام بھیجے تو لکھا کہ حاکم سب سے پہلا شخص تھا جس کی امداد کے لیے پہنچا۔ اس وجہ سے اب سب سے پہلے سلطان صلی اللہ علیہ وسلم نے نربا کی طرف توجہ دینی کی اور ماہ جادی ۸۵۰ھ میں اس کا عہدہ کر لیا اس وقتوں کا حاکم عزالدین بن مسعود مغربی تھا جب حاکم وقت ہو تو اس نے سلطان صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے پہلے توجہ دینا شروع کر دیا اور اس سے ساتھ لے کر اس نے بھی توجہ دینا شروع کر دیا کہ اس کے نائب نے مقررہ مال لے کر تھوکر کو صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر دیا۔ سلطان نے یہ علاقہ مظفر الدین بن توکمری حاکم مران کو دے دیا۔







سختیاری کا محاصرہ۔ اس سلسلے میں حاکم آزاد باغیان قرار سلطان کے قاصد بھی پہنچ گئے تھے اور حاکم غلام شاہ دین کا بیٹا عام بھی پہنچا تھا۔ مگر فریقین میں سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ لہذا سلطان صلاح اللہ دین نے موصل سے سختیاری کی طرف پیش قدمی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ وہاں عزالدین حاکم موصل کا بھائی امیر و میران ہندو اور خود عزالدین بھی لشکر لے کر موجود تھا شرف اللہ دین نے سلطان سے متعلقہ بہادر موصل سے بھی اس کی فوجی کمک پہنچی مگر سلطان نے اس کے درمیان مداخلت کی ہو کر اسے روک دیا اور دین کے بعض سرداروں نے اس میں مداخلت کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلطان صلاح اللہ دین نے اسے شکست دی اور وہ موصل بھی چھو گیا۔

فتح سختیاری۔ اب سلطان صلاح اللہ دین نے سختیاری فتح کر لیا جس کے بعد الجوبہ کے تمام مشہور طاقتوں کے لیے علاقائی سرحد ثابت ہو سلطان نے اس کا حاکم سعد الدین امین یمن اللہ دین ان کو مقرر کیا جو دمشق کا حاکم بن گیا تھا اور مصر میں کچھ آفریقہ نامی تھا (وہ پھر دین حاکم بر حبشیت رہے)۔

حاکم نصیبین کی معزولی۔ سلطان وہاں سے اپنے اقتدار نصیبین کے حاکم سے بھی مندرجہ اوپر کے باشندوں نے (اس کے سنے حاکم) ابو العیاض السعیدی کی فلاحیت کی چنانچہ اس نے اسے معزول کیا وہاں سے وہ مظفر الدین کو تبریزی کے شہر قران پہنچا اور وہ ۶۹۵ھ میں وہاں کے قاصد میرا رام پادواری فوجوں کو روانہ ہونے کی اجازت دے دی۔

حاکم غلام کی ناراہستگی۔ اس زمانہ میں حاکم موصل عزالدین نے غلام کے حاکم شاہ دین سے فوجی مدد طلب کی تھی چنانچہ شاہ دین نے صلاح کے پاس سفر حق کے لیے کئی قاصد بھیجے اور سب سے آخر میں اس نے اپنے آزاد کردہ غلام مسکر ہاد کو بھیجا جب کہ سلطان شہاد کا یہ صبر نہ رہا تھا۔ سلطان نے اس کی سفارش قبول نہیں کی چنانچہ وہ غضب ناک ہو کر وہاں سے چلا گیا۔

جنگ کی منسوخی۔ پھر شاہ دین (شاہ ارمن) حاکم مارہ دین قطب اللہ دین کے پاس گیا اور اس کا بھائی اور عزالدین کا ماموں زہا بھائی تھا اس نے اس سے فوجی کمک طلب کی اور اس کے ساتھ کوچ کیا ان کے پاس عزالدین بھی موصل سے فوجی لے کر آیا تھا ان سب سے سلطان صابر اللہ دین سے جنگ کا غزم مستحکم کیا جب صابر اللہ دین کو یہ خبر دی تو اس نے صلح اور صلح کے حاکم فخری اللہ دین کو جس کا بھتیجا تھا بھیجا وہ خود ان کا مقابلہ کرنے کے لیے اس کے کوچ کیا اس نے فوج لے کر مامی میں کے مقام پر پہنچا۔

(جب دشمن کو یہ خبر ملی کہ وہ اس کا مقابلہ کرنے سے ہذا تو اسے اور ہر ایک اپنے شہر واپس چلا گیا۔ سلطان صابر اللہ دین بھی مارہ دین چلا گیا اور وہاں چند دن قیام کرنے کے بعد واپس آیا۔)

فتح حلب و آمد۔ جب سلطان صابر اللہ دین نے مارہ دین سے کوچ کیا تو وہ آہ کے ساتھ عرب آیا اور دین میں اس کا محاصرہ کرنے کے بعد سے فتح کر لیا اور معاد کے مطابق یہ شہر اس نے نور اللہ دین محمد بن قراہ سلطان کے حوالے کر دیا پھر وہ















۳۰- قیاس طایف و صنف

پڑھایا جائے گا اور اس لئے سکھ پر بھی اس کا کام بند ہو گا اس وقت میں سلطان صاحبزادہ نے یہ وعدہ کیا اور وہ اس کی کچھ مثال کے لئے صلیبی شہزادہ کی تحشیں کراتے دیکھ اس کے پاس پہنچے اور یمنین نے (اس صاحبزادہ کی تکمیل کے لئے) اسے صلیبی شہزادہ کے سلطان نے اسے ان خانوں پر قبضہ کرنے کے لئے ایک دلی بھیجا اور خود حیران میں پناہ کی حالت میں رہا۔ اس کے ساتھ اس کا بھائی حیران اس کے چچا شہزادہ کو دھڑکا: مراد اولہ ہے تو اسی صلیبی کے بعد اس صلیبی میں اسے ایمان دے کہ ہو گا۔

**نقلی فسادات** ہجرت مکان اور کرداروں کے درمیان جڑی دراصل غلطیوں کی بنا پر غلط فہمیاں پھیل رہی ہیں اور یہ غلط فہمیاں ہی ہیں جو کہ اس وقت کی فسادات میں بڑے اہم اسباب ہیں۔ یہ غلط فہمیاں کیسے اور کیسے دانت کا یہ سلسلہ کی مثالوں تک پہنچا رہا ہے۔ ان غلط فہمیاں کا سبب یہ تھا کہ ترکمان قوم کی ایک بلین کو شخصیت کے دھڑکے دھڑکے کے طور پر دیکھا گیا اور یہاں تک کہ ترکمان اور ان کے تعلق کے جان سے گھر سے تو وہاں کے لوگوں نے عام غلط فہمیاں کی حالت سے گذر کر ان سے دیکھ کر ان کی فہمیاں کی جس کا انہوں نے سخت جواب دیا۔ (اس پر مشفق بن کر) مگر ان کے ان کے غلط فہمیاں اور ان کے جواب میں ترکمان قوم میں بڑی بڑی اور فہمیاں اور فہمیاں۔

فسادات کا خاتمہ۔ آخر کار، مجاہد الدین نے دونوں قوموں میں صلح کرانی، انہیں خوب نصیحت دی اور انہیں کاشفِ یہ کیا کہ وہ دونوں قومیں متحد ہو کر خیر اور فسادات ختم ہو گئے۔

[illegible]

نیچے حاکم کا تقریر اس کا بھائی اس کی زندگی ہی میں اس کے ماحاتے پر کاٹنے دو تھیں تھا اور اس نے وہی تے مراد کی  
 آئینہ جو حمت کو گرفتار کر لیا تھا یہ میں بھلا ہی حاکم تلو پھیر دان بھی شامل تھا اس نے منہاں مہاجر ملہ ہی سے یہ  
 دوڑا است کی کہ وہ اس کے یہ کی جگر پر اور اس کا حاکم مقرر ہے۔ چنانچہ سلطان نے اسے اور اس کا حاکم مقرر کیا اور  
 اس میں شہر پر اور کا علاقہ اور قبر قرار لیا اور یہی تختوں کا علاقہ بھی شامل کر دیا۔

انہی ارغی نے یوحنا کے ساتھ ساتھ کلاں سے خط و کتابت کر کے اس سے درخواست کی کہ وہ اسے مامون بنا دیا جائے۔  
 کلاں اس وقت مامون میں تھا۔ اس نے سلطان صلاح الدین کے خوف سے ان کی درخواست منظور نہ کی۔ ان کی ایک وجہ یہ  
 بھی تھی کہ وہ عزالدین نے اسے قید کر رکھا تھا اور اپنا نائب بنایا تھا تو اس وقت سے ان سے پہلے جیسے عقیدہ اس  
 سے بکرا رہے تھے کلاں کے ساتھ اپنے کمانڈر کے ساتھ اس میں شریک نہ رہا تھا جس کا اسے بہت افسوس تھا اور جب ان  
 ارغی نے اس سے خط و کتابت کی تو ان سے کہا۔

"نہ! جیسا کام نہیں سرائے گا کہ میرے ساتھ فلاں شخص بھی شریک حکومت ہو جائے۔"

نہایت عجیب و غریب کہانیاں سننے کے بعد انھوں نے انھیں دیکھنے کے لیے بلوائے۔







نہایت کی انتہا کے ساتھ وہ ایک سلطان عادل بن کر اودھ کے دربار میں مقیم رہا جس نے یہ قسم کھائی کہ وہ اس کے  
اور رعیت کے ساتھ برتاؤ کرے گا۔

مختلف خطرات۔ پورا سے واسطوں میں ان کے دربار کے کسی شہر پر حملہ کیا گیا اور بہت زیادہ شہرے  
ماریے گئے۔ ان کے لیے پہنچے جانے والے اس کے نتیجے میں ان کے لشکر کی حالت چھوڑ دی گئی۔ سلطان کی آمد  
ان کے لیے بڑے شہرے پر پہنچ گیا تھا۔ ان کے لیے اس کے خلاف فوج کی خدمت کے لیے تیار ہوئے اور جب تمام خبرات  
ماتمہ عام ہوئی تو انھوں نے اس کے خلاف فوجیں روانہ کیں اور ان کے لشکر کی حالت میں ان کی

ملک والوں کے خلاف پیش قدمی۔ علامہ بن بھی اپنی فوجوں کے ساتھ اس کے نصیحتیں نہ کیا اور اپنے ملک کو  
اور اس کے قریب پہنچے۔ ان کے دربار میں ان کے لیے بہت سی رعیت تھی۔ ان کے ساتھ ان کے قریبی علاقوں میں بھی  
ہوئے۔ ان کے خلاف فوجیں روانہ کیں۔ ان کے ساتھ ان کے قریبی علاقوں میں بھی ہوئے۔ ان کے خلاف فوجیں  
اپنے اپنے ملکوں میں ان کی قیادت میں اس کے خلاف فوجیں روانہ کیں۔

موصول میں اور سلطان شاہ کی حکومت۔ اس کے دربار میں اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ  
اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ  
اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ  
اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ

کر والہ میں کی فوجیں۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ  
اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ  
اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ  
اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ

قطب اندین کی جانشینی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا قطب الدین باغداد میں اس کا خیمہ لگاتے اس کے ساتھ  
اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ  
اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ  
اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ

یہ بھی اختلاف تھا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ  
اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ  
اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ  
اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ  
اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ اس کے قریب ہی رہا۔ اس کے ساتھ



نور الدین غزنوی نے اس کا جواب دیا۔ قاصد نے جو اس تک تو گئی کے جہد کی یادگار تھا۔ اسے نصیحت کی مگر وہ اس کے ساتھ دوستی کا کامی سے قطعاً آیا۔

**نصیحتیں پر حملہ:** ایسی حالت میں نور الدین حاکم موصل نے نصیحتیں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ قنوز سے عربیہ کے بعد یہ غیر معمولی ہوئی کہ قنوز الدین بنوئی سے اور اس کے بھائی اس کا فرزند قطب الدین حاکم مقرر ہوئے۔ ایسے موقع پر نور الدین نے نصیحتیں پر حملہ کرنے کا ارادہ معکم کیا اور ماہ ذی القعدہ ۵۹۳ھ میں اس مقصد کے لیے روانہ ہو گیا۔

**قطب الدین کی شکست:** قطب الدین بن بنوئی بنوئی نے کرہ بچھا مگر نور الدین اس سے پہلے فوج لے کر پہنچ چکا تھا چنانچہ جب مقابلہ ہوا تو نور الدین نے اسے شکست دی اور وہ شکست کھا کر قنوز بڑھ گیا اور اس سے وہ اپنے نائب کاہلہ الدین پر تختی کے ساتھ حلال پہنچا۔ اب الف بنوکی نے سلطان عادل سے اداوہ کے لیے درخواست کی۔

اس اثناء میں سلطان نور الدین نصیحتیں میں تبصرہ باہجہ سلطان عادل الجوزیہ بچھا قنوز موصل چلا گیا اور اسی سال کے ماہ رمضان میں وہاں لٹکی گیا۔ اس کے بعد اداوہ ہونے کے بعد قطب الدین رہا واپس آ گیا۔

**قاجان کی وفات:** اس موقع پر سلطان نور الدین کے لشکر میں بہت آؤنی مارے گئے اور موصل کے بہت امراء بھی فوت ہو گئے چنانچہ مرزاہ سلطنت کاہلہ ان کی جگہ پر بھی فوت ہو گیا۔

**بارزہ بن کا محاصرہ:** جب نور الدین موصل چلا گیا اور قطب الدین نصیحتیں واپس آ گیا تو سلطان عادل نے بھی وہاں سے کوئی کر کے بارزہ بن کا محاصرہ کیا اور چند اسی تحت محاصرہ کرنے کے بعد لوٹ گیا۔

سلطان عادل خود واپس چلا گیا مگر اپنے فرزند کاہلہ کی قیادت میں محاصرہ کے لیے فوج بھجوا کر گیا تھا۔ بات الجوزیہ اور یارکمر کے لشکر انوں کو ناگوار گذری اور انہیں اندیشہ ہوا کہ وہ اس طرح ان کے تمام علاقوں پر قبضہ کر لے گا۔

جب سلطان عادل خود نور الدین کے مقابلہ کے لیے پہنچا تو اس وقت ان علاقوں کے حکام میں سے کوئی اس کے مقابلہ کے لیے نہیں پہنچا تھا کیونکہ اس وقت اس کا لشکر بہت زیادہ تھا مگر جب وہ دشمن کو مل گیا اور صرف اس کا فرزند کاہلہ مارہ میں رہ گیا تو انہوں نے اب اس کا مقابلہ کرنا آسان سمجھا ملا وازلی اس مقابلہ کے لیے سلطان صانع الدین کے فرزند ظاہر اور افضل نے ہمارا نہیں بھڑکایا کیونکہ وہ اپنے بچا کاہلہ کے مخالف تھے۔

**حصہ فوج کا مقابلہ:** چنانچہ موصل کا حکم نور الدین اور سلطان شاہ سب سے پہلے حکم شعبان ۵۹۵ھ میں مقابلہ کے لیے روانہ ہوا اور وہیں پہنچ گیا۔ وہاں اس کے ساتھ آہ کا چکاڑہ بھائی حاکم سنجار قطب الدین محمد بن توگئی اور دوسرے چکاڑو بھائی سنجار شاہ وین غازی حاکم تکرہ و ابن عمر بنی فوج نے کرا گئے۔ عید الفطر گذارنے کے بعد یہ سب فوجیں روانہ ہوئیں اور بارہویں کے قریب کال کا مقابلہ کرنے کے لیے آ گئے یہیں۔

**کال کو شکست:** اسی وقت اعلیٰ مارہ بن کا محاصرہ سے بہت تھک آ گئے تھے چنانچہ ان کے سربراہ نے کال کے پاس صلح کا











محمود بن خنجر کی حکومت۔ جب باہر اسحاق احمد کو اس (کے قتل) کی اطلاع ملی تو اس نے ارکانِ ملت کو جمع کر کے شافعیوں کے دروازے (باب) پر سے اندر گرا دیے اور لوگوں سے محمود بن خنجر شافعی حکومت کے لیے بیعت و صلہ کی بھر اس نے محمود اور اس کے بھائی محمود کو قتل کرنے سے بلوا (جسبہ) کو کام نکل ہو گیا) تو انہوں نے نکل سرائے میں داخل ہو کر غازی کو قتل کر دیا۔ جب محمود ہلا ہوا تو انہوں نے اسے باغی بنا کر اس سے کسی کے باپ کا لقب یعنی والدین عطا کیا۔ اس نے ان و نواح کو جنہوں نے اس کے والد کے قتل کی سازش کی تھی ورنہ نہ دیکھ کر ہلا دیا۔

عادل اور نور احمد بن کی رشتہ داری۔ قطب الدین محمود بن زنگی اور اس کے چچا زاد بھائی نور الدین اور سلطان شہاب الدین مسعود عالم مصلح کے درمیان بہت قریبی رشتہ تھا۔ اس قسم کے کچھ واقعات پہلے بیان کیے جا چکے ہیں۔ اس لیے ہر ۱۱۷۰ء میں جب سلطان عادل کا ہم عصر شام نے جب اپنی بیٹی کا رشتہ سلطان نور الدین کے گز کے ساتھ قائم کیا تو اس نے اپنے فرزند کی سلطان عادل کی صاحبزادی سے نکاح کر دیا (یوں اس کے ساتھ اس کے تحفہات مستحکم ہو گئے)۔

اشیاء پر آئی۔ سلطان نور الدین نے جزیہ و ان عریضہ کرنا چاہتا تھا اس لیے اس نے سلطان عادل کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ عام سپرد قطب الدین خنجر کے بر خلاف اس کی آمد کرنے سے انکار قطب الدین کا علاقہ ہر سباز نصیب اور خابور پر مشتمل ہے سلطان عادل کو مل جائے اور خنجر شاہ کا علاقہ (جزیرہ) بن کر رہے۔ سلطان نور الدین عام مصلح مامور کرے۔ سلطان عادل نے اس کا مشورہ قبول کر لیا۔ اس نے نور الدین کو یہ زانی کر دیا کہ قطب الدین کے علاقے کو فتح کرنے کے بعد اس کے فرزند کو دے دے گا جو اس کا داماد بھی ہے چنانچہ ان دونوں نے اس مقصد کے لیے قطب الدین اور سلطان عادل ۱۱۷۰ء میں دمشق سے خابور کوچ کرنے کے ارادے سے روانہ ہو گئے۔

فتح خابور و نصیبین۔ نور الدین نے جب اس سارے دیوار وادہ نور الدین کو چھٹا کر دیا۔ انجمن میں پختہ ہو گیا ہے وہ اس سے بغیر بھی اس علاقوں کو فتح کر سکتا ہے چنانچہ اگر نور الدین الجزیرہ کی طرف روانہ ہوا تو بنو ہل اس کے اور مصلح کے درمیان حائل ہو سکتے ہیں۔ اور اگر نور الدین نے سرنگی کی تو وہ وہاں کھینچے گئے ہیں۔ اس لیے وہ اسی شمشیر و کھنجر میں جھار کر اسے میں سلطان عادل نے خابور اور نصیبین کو فتح کر لیا اس وقت قطب الدین نے پورا ارادہ کیا کہ وہ خنجر کو اس بدلے میں دے کر وہ علاقے حاصل کرے مگر اس کے والد کے آزاد کردہ غلام احمد بن بکھنچے نے اس کی مخالفت کی۔

اس حربے میں نور الدین نے اپنے فرزند کو ہر کے ساتھ قتل کر سلطان عادل کو آمادہ دینے کے لیے ٹھکر چار کیا۔ یہ نیک فریقین میں رہ کر ساتھ ساتھ ہو چکا تھا۔

طہر شکنی۔ اسے میں قطب الدین خنجر نے اپنے فرزند نور الدین کے ہم نظر والدین کے پاس لوقیہ اور اس کے لیے بھیجا۔ مقررہ اندیشہ نے سلطان عادل کو پختہ سمجھا کر وہ جب مذکورہ لیکن عادل نے اس کی سہولت قبول نہیں کی کیونکہ نور الدین اس کی ہلاکت پر اتفاقاً نہیں مقرر اندیشہ ناراض ہو گیا اور اس نے نور الدین کو کھلا بھیج کر وہ ان کے مشترکہ دشمن (عادل) کا انتقال کرنے کے لیے ان کی مدد کرے۔ نور الدین نے ان کی بات مان لی اور سلطان عادل کی مدد کرنے سے دستبردار ہو گیا۔



امیر کا اعلان یحییٰ نے دور مظفر الدین دہلوی نے صاحب کے حاکم ظاہر بن صلاح الدین اور دہلی سلطنت کے حاکم کسٹھم بن قلیچ اور مدین سے فوجی امداد لونی اور خواست کی چٹا چٹان دہلی سے صبر نہ کیا کی وہ خواست منظور نہ کی اور انہوں نے یہ صبر کیا کہ اگر سلطان عادل بنو کے ملاتے سے وہیں نہ آتا تو وہ اس کے ملاتے پر صبر نہ کر دیتے۔

فریقین میں مصالحت امیر دہلوی کے بغیر دہلی کے امیر الدین ابو نصر بن الدین بن السید بن الغیاث اپنے خاص آرا کے اصول اور افکار کو اس مقصد کے لیے بھیجے کہ وہ بھاگ کے ملاتے کو فدیہ کرانے کے لیے کوشش کریں۔ امیر سلطان عادل نے یہ فریقین نے بھی بھاری کھاتے عرصہ درگزر میں دیکھیں کیا۔ بالخصوص انھیں اور دہلی کے امیر الدین بنو کے حکم تھا اس کو جو دہلی کی خدمت کی۔ اس سے سلطان عادل نے یہ خطہ برائی اور یہ فیصلہ ہوا کہ سلطان عادل نے فیصلہ کیا۔ دہلی کے بر ملائے لے گئے۔ وہ اس کے پیش میں رہیں گے اور بنو کا علاقہ قطب آباد میں لے پاس ہے گا۔ فریقین نے ان شرابہ پر صفا اٹھایا ان کے بعد سلطان عادل نے ان کے حاکم اور سلطان مظفر الدین عادل ایسے آگیا۔

امیر سلطان شاد کی وفات نور الدین امیر سلطان شاد بن مسعود بن علی نے درہانی غریبے میں فوت ہوئے اس نے موصلا میں اٹھارہ سال حکومت کی۔ دو وزیر ہمارے اور ہمارے حاکم تھے۔ وہ اس نے اپنا رعایا سے متحد دیکھا سلوک کرے۔ اس نے اس وقت اپنے آباء اجداد کی سلطنت کرتی دہلی جبکہ یہ سلطنت ختم ہو چکی تھی۔ وفات کے وقت اس نے اپنے فرزند نور الدین مسعود دہلی میں مسعود بنو کا پانچویں سال کا تھا۔ اس نے یہ بھی وصیت کی کہ اس کا فرزند نور الدین بنو سلطان بنو سلطان کا انتظام کرے گا کیونکہ وہ بہت اچھے میں استقامت تھا۔ چنانچہ وہ نور الدین بنو کا زمانہ کی وفات کے بعد سے انتظام سلطنت سنبھالنے سے ہوئے تھے اس نے اپنے بھائی نور الدین بنو کو قتل کر دیا اور نور الدین بنو کا حاکم بنو دہلی تھا اور اسے قتل کی طرف بھیج دیا تھا۔

چنانچہ جب نور الدین بنو فوت ہوا تو انہوں نے اس کے فرزند علی بن مسعود دہلی دہلی پر دست کی اور اس کا لقب اللہ برکتہ۔ اس دو موصلا اور اس کے ملاتے کا حاکم ہو گیا اور نور الدین بنو دہلی کی سلطنت کا انتظام کرنے لگا۔

بقا برائی کی وفات سلطان کا نور الدین بنو مسعود کا موصلا نے خلیفہ میں دو دفعہ تالا لے گئے۔ قریب وقت پائی۔ اس نے آخر موصلا میں حکومت کی۔ اس نے دہلی میں ہمارے کا فرزند نور الدین بنو سلطان بنو دہلی کی وفات کے وقت دہلی کی طرف میں مانا تھا۔

امیر سلطان شاد ثانی (جب وہ بادشاہ مسعود بنو دہلی) اس کا موصلا پر دست اور موصلا پر حکومت لے کر مسعود بنو دہلی اس کے باپ کے ملاتے میں بھی دہلی کو ان سلطنت تھا۔ اسی کے ملاتے رعایا سے دست کی اور نور الدین بنو نے بادشاہت کا انتظام سنبھال لیا۔











موصیٰ پر حملہ۔ نور الدین کی وفات اور اس کے بھائی ناصر الدین کی معترفتی وجہ سے اس نے چلنا و نلہ میں اور یہ کم اور علی مظفر الدین نے دوبارہ وصل پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ وہ اس مقصد کے لیے تیار ہو گئے تھے اور انہوں نے اپنے فوجی دستوں کے سرداروں میں سے بھیجے تاکہ وہاں تباہی مچائیں۔

اس وقت لاہور نے اپنے بڑے فرزند کو فوج دیکر مومن اشراف کی امداد کے لیے بھیج رکھا جو فرنگیوں کے سامنے طاقتوں پر حملہ کر رہا تھا۔ کہ وہ دیکھا کہ اپنے ساتھیوں کا کھٹکنا بھیج کر۔

فوج کی آمد۔ ایسے موقع پر (جبکہ موصیٰ پر ان کے حملہ کا خبر دیا گیا) نے جلدی سے اشراف کی اس فوج کو بلوایا جو صحت مند تھیں۔ چنانچہ وہ لاہور کے اور مین فی محلے میں موصول آ گئی۔ اس کا یہ حالہ اشراف کا "زور درہ قلام ایک تھا۔" نے اس فوج کو کالی تصور کیا کیونکہ وہ اس نے اس شکر کے برابر تھی جو اس نے تمام کھینچا ہوا تھا بلکہ وہ اسے اس سے بھی کم نظر آئی۔

ایک نے اصرار کیا کہ وہ دریا کے دھڑ کو گھیر کر کے دہلی چلا جائے مگر وہ نے اسے چھ دنوں تک روکے رکھا۔ جب اس نے سرحد اصرار کیا تو لاہور بھی اس کے ساتھ دریا پار کر کے گیا اور وہ موصول سے دو فرنگی کے قتلے پر دہلی کے شہر کی کنارے پر صف آرا ہوئے۔

تحت مقابلہ۔ مظفر الدین نے بھی فکرا اٹھا کیا اور انہوں نے دریا میں کر کے زاب پر قیام کیا۔ ایک اپنے لشکر اور لاہور کی فوج کے ساتھ پیش قدمی کر رہا تھا اور مادر جب میں آجی رات تک چل رہا۔ لاہور نے اسے مشورہ دیا کہ وہ صبح کا انتظار کرے مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ رات کے وقت ہی ان پر حملہ کر دیا۔ ایک نے عداوت میں دنگی کی پھر (انہیں طرف کی) فوج پر حملہ کر کے اسے شکست دی۔ یہی طرح دلو کا پھر بھی جو قبل تھو اور میں تھی شکست کھا گئی۔ لہذا مظفر الدین نے پیش قدمی کر کے اسے شکست دے دی اور دریا کے دھڑ کو گھیر کر کے موصول پہنچ گیا اور وہاں تین دن رہا۔ پھر اسے براہِ طاعن بھیج کر لاہور اس پر شب خون مارنا چاہتا ہے۔ اس لیے وہ وہاں سے چلا گیا پھر فریقین میں قاصدوں کا چندہ ہوا اور فرنگیوں کا اس بات پر صلح ہوئی کہ ہر ایک کے لینے میں جرمانہ ہے وہ اس پر قابض رہے گا۔

حاکم سنہار کی وفات۔ حاکم سنہار قطب الدین محمد بن دہلی بن دہلی اور مظفر الدین میں فوج ہو گیا۔ وہ ایک سیرت تھا اور اپنے حکام نے ساتھ اچھا سلوک کرتا تھا۔ اس کے بعد اس کا فرزند علاء الدین شاہین شاہ حاکم سنہار اور دو چاند بھائیوں تک حکومت کر رہا۔ ایک دفعہ وہ جس اصرار کے حکام پر گیا تو اس کا بھائی فرنگی محافظ تو اسے گزاسی پر حملہ آور ہوا اور اس کو قتل کر کے خود حاکم بن بیٹھا۔ وہ ایک عرصے تک حکومت کرتا رہا۔ آخر کار اشراف بن دہلی نے نا امدادی اور لاہور کے علاوہ میں شہر سنہار پر قبضہ کر لیا۔

کواشی پر علاء الدین کا قبضہ۔ کواشی موصول کا بھائی اور اعلیٰ تھو علاء الدین تھا۔ یہی مسلح تھا جب علاء الدین کے ہاتھ سے حوالہ دیا گئے تو اس قلعہ کی فوج نے بھی خود بخود دہلی کا ارادہ کیا۔ انہوں نے قلعہ کے نائب حاکم کو وہاں سے نکال







حاکم باریکین سے صلح۔ ابھر جب آد کے حاکم نے اشرف کی اطاعت قبول کر لی تو وہ حراں سے بار دین کی طرف روانہ ہوا اور وہیں میں حاکم کے بار دین کا محاصرہ کر لیا۔ اشرف کے ساتھ آد کا حاکم بھی (محاصرہ میں) اشریک تھا۔ اشرف اور وہ تم بار دین کے درمیان کھمدوں کی۔ اور رفت دین بار دین کے حاکم کی یہ شرط تھی کہ وہ است نائب احمین کا علاقہ واپس کر دے۔ اشرف نے یہ علاقہ اس شرط پر دیا کہ وہ اسے نہیں غارت و بنارے اور حاکم آد کو کمزور کا مقام دے (جو ظہیر عثمان کے قریب ہے) آد خراکار زمینیں میں صلح ہو گئی۔

حاکم سنجار کا بیٹا یحیٰم۔ اب اشرف وہیں سے صہبہ کی طرف روانہ ہوا تاکہ وہ پالیا سے حاصل جائے۔ راستے میں حاکم سنجار کے قاصد اس سے ملے اور اس کا یہ پیغام لائے کہ اشرف کو وہ سنجار کا علاقہ اسی شرط پر حوالے کرنے کے لیے تیار ہے کہ وہ اسے اس کے بدلے میں رت کا علاقہ دے ورنہ کیونکہ لالہ نے اسے اس صفر پر قبضہ کر لیا ہے اس لیے اسے اب اس کی طرف سے بہت غم ہے اور چونکہ اس نے اپنے بیانی توکل کر لیا تھا اس لیے اس کے ارکان مصلحت اس سے نفرت کرتے ہیں۔

علاقوں کا تبادلہ۔ اشرف نے وہاں کی بات حسیم کر لی اور اسے رت کا علاقہ دے دیا اور خود اہمادی الاہلی سے ملے سنجار پر قبضہ کر لیا اور حاکم سنجار اپنے اہل، عیال اور خاندان کے ساتھ کوچ کر گیا۔ یوں زنگی خاندان کی حکومت چند دنوں سے نزل کے بعد اس علاقے سے ختم ہو گئی۔

مظفر سے مصالحت۔ جب اشرف نے سنجار پر قبضہ کر لیا تو وہ حاصل روانہ ہو گیا۔ ہنس مصالحت کرانے کے لیے خلیفہ عباسی واثنا سراور حاکم اہل مظفر الدین کے ایچی پہنچے ہوئے تھے۔ مظفر الدین حاصل کی غلطی کے قلعے حاکم حاصل ہونا کہ واپس کرنے کے لیے چار تھا ۴۰ ہزار و مصروف کلمات کا علاقہ لگی۔ کہ قبضہ میں رہے گا اس معاہدہ پر دو مہینے تک گفت و شنید جاری رہی مگر کامیابی نہیں ہو سکی۔ لہذا اشرف نے اہل پر حملہ کرنے کے ارادے سے کوچ کیا یہاں تک کہ وہ رہا کے نائب کے قریب پہنچ گیا۔ چونکہ مظفر الدین کے ساتھ حاکم آد کی پرمسلکی سے غصہ آ گیا تھا اس لیے اس نے اس کی درخواست منظور کرنے کا حضور دیا اور اشرف کے ماتحتیوں نے بھی اس کی نیکی۔ لہذا صلح منظور ہو گئی العفر اور شوش کے قلعے اشرف کے ماتحت ہو گئے۔ یہ دونوں قلعہ زنگی کے تھے اور یہ فعال کے طور پر تھے۔

اشرف باور مطابقت کے لیے بھی سنجار لوٹ آیا مگر یہاں پر قبضہ کرنے کے لیے آد کی جیسے تھی تو وہاں کی فوج نے قلعوں کو ان کے حوالے نہیں کیا بلکہ حراست کی عبادت بن زوق نے شہاب بن العادل کی ہندہ حاصل کر لی۔ اس نے اپنے بیانی اشرف سے اس کی سزاؤں کی خواہش نے اسے مجبور دیا اور اظہر اور شوش کے دونوں قلعے اسے عادیے اور اپنے مقام کو وہاں سے واپس لایا۔

جب دن کو یہ معلوم ہوا کہ اشرف تلہ کل اصغر بھی حاصل کر چکا ہے کیونکہ یہ قلعہ زمانے سے سنجار کا ایک حصہ رہا



۴۸

دین میں تلواریں اور ہتھیار  
 ہے تو اس نے اثرات کو پیغام پہنچایا کہ وہ اس کے حوالے کرنا عام جاتا ہے۔

**موصول کے قصوں کی تصویر:** جب دہلی کا گورنر اور سارا کے قلعوں پر قبضہ ہو گیا تو وہاں کی رعایا نے اسے  
 دیر تک بہت نہیں پایا یہی کہہ کر لڑا۔ اس لیے انہوں نے اسے اپنی قلعوں پر قبضہ کرنے کے لیے لکھنؤ سے اس کی ہوت  
 مان کی مگر جب اشرف سے اس نے اجازت کی تو اس نے اس کی اجازت نہیں دی۔ اب دہلی اشرف کے پاس سے آیا تو  
 اس نے سارا کے محاصرہ کی خبر کا یہاں نہیں دیا اس وقت انہوں نے دہلی سے لڑا۔ وہ لڑا کہ خط و کتابت کی قیادت نے اشرف سے  
 ہوا۔ اجازت مانگی اور اس نے اسے ایک نیا قلعہ نصیحتیں کاغذ اور دونوں جہازوں کے درمیان کی حکومت علی کی اور اس  
 قلعوں کو فتح کرنے کی اجازت دے دی اور اپنے دیکھ کر وہاں آگئے۔ اس نے سارا کوئی نہ مانی پابندی کی۔ پھر اس نے  
 سارا کے باقی قلعوں سے بھی ایک طریقہ اختیار کیا اور ان سب کے قلعوں کی حالت قبول کی۔ اس طرح اس کی حکومت  
 منظم ہو گئی۔

**قلعہ سوس کی تصویر:** سوس کا قلعہ اور ہتھیار قلعہ موصول سے باہر لڑنے کے قاصد پر چہ دوسرے کے قریب تھے۔ یہ  
 دونوں سارا کے دین میں تھے اور اندین کے والد کی وصیت کے تحت تھے اس کے بیٹے تھے۔ وہ ان دونوں قلعوں کے ساتھ  
 بکریاں، زوروں کے قلعوں پر بھی تھا جسے قلعہ موصول میں مثال ہوئے تھے۔

وہ خود قلعہ سوس فتح کر لیا اور ان کی ایک ایک بکریاں سوس کے قلعہ کے ساتھ لے کر لڑا۔ وہاں کے پاس سے لڑا  
 کو فتح کرنے لگا۔ اس نے بھی اسے جاگیر دینا اور اس کے پاس سے لڑا۔

یہ صورت حال دیکھ کر قلعہ موصول سے قلعہ سوس پہنچا اور اس کا محاصرہ کر لیا اس نے قلعہ سوس کا محاصرہ کیا اب قلعہ سوس  
 کا محاصرہ نہیں کیا مگر پامانی کے ساتھ محاصرہ کا مقابلہ کرتا رہا۔ اسے سوسل بھی چاہا۔ قلعہ سوس محاصرہ بہت غصہ  
 ہو گیا اور اسے قلعہ سوس کے تمام زروع منقطع ہو گئے تو وہاں کے باشندے اس نے قلعہ سوس کے سامنے چھوڑ دیئے انہوں نے  
 چار شرطیں لگیں جن میں سے کوئی ایک نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے قلعہ سوس کے حوالے کر دیا۔

**اشرف کا موصول پر قبضہ:** اب اشرف نے اپنی دلی مجلس پر بھی قبضہ کر لیا اور وہاں سے اس کی اطلاع قبول کر لی  
 تھی۔ اس نے غلط اور اسی پیشہ کے تمام علاقے کو فتح کر لیا تھا اور اسے اپنے بھائی شہاب الدین غازی کے ماتحت کر دیا  
 تھا۔ پھر اس نے اسے اپنی ترسلطنت کا دینی عہد بنا دیا بعد ازاں دونوں بھائیوں کے درمیان خانہ جنگی ہو گئی تو غازی نے  
 اپنے بھائی معتمد عالم بہمن اور مظہر الدین کو میری سے اس کا مطلب کی اور ایک دوسرے کو موصول کا محاصرہ کرنے کی دعوت دی  
 چنانچہ ان دونوں نے بھائی کا حال نے اپنی فوجوں کو اکٹھا کیا اور وہ قلعہ سوس کی طرف روانہ ہو گئے اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ اس  
 سے پہلے اس نے اس کے مشن اور قلعہ کو پیغام بھیجا تھا اس میں سے سخت دشمنی دنی تھی اس لیے وہ اپنے بھائی کی مدد نہیں  
 کر سکا۔

شہاب الدین غازی نے مظہر الدین کو گھیر کر قلعہ سوس کی طرف روانہ کر دیا اور اس کا  
 محاصرہ کیا تا کہ اشرف نے غلطی کی طرف سے روک لے۔ دشمن کو حکم معتمد بھی اپنے بھائی غازی کی مدد کے لیے روانہ ہوا۔







بہارِ نبوی کی نعمت پر توفیق ہو گئے تھے۔

جلال الدین کی پیش قدمی دینی جہاد میں نے قادیان کی طرف پیش قدمی کی اور ظفر الدین نے موسیٰ کی طرف فوج بھیجی لی۔ روزِ اب کو قریب بیچاؤ جلال الدین اپنے جس قیصر (کا تختہ مارکوزہ) پر کمر بستہ ہو کر قلعہ میں داخلہ لیا۔

جلال الدین سیہستانی اور غزنوی نے مہمل کے لیے اشراف سے فوجی مدد طلب کی۔ چنانچہ وہ تین بیٹے لڑے۔ بعد میں سلاطین اور اراکین نے انھیں قتل کر دیا۔ آخر وزیر کی کوششوں سے انھیں زندہ بچاؤ دیا گیا۔

**مخالفوں کی سرجمعت** ، دور کے پیچھے نہ رہنے کی ضرورت سمجھنے والے دانشوروں نے اپنی اور ان کے اشراف و محرم عاری ہو کر کیا اس سے پہلے ان کے سر کا باغی ٹھکانے پر قریب لگی کیا تھا وہ اس نے ان کے دشمن شیروں کا سامنا کرنا سیکھ کر جسکی کی جھکی رہی تھی۔ اسی طرح ان کا دشمن یہ بھی ہو گئی اور ان کے دشمن کی دیکھیں وہ اپنے رہنما کا ایک بڑا دلویا تھیں۔ دلتا کے دور میں ان کی تھوڑے کرتے تھے۔ ان کے دشمنوں کو ان کی جگہ کے دور سے دفاع میں ان کے طریقے اپنے کا تو ان کی طرف لوٹ گئے۔

[illegible]

**تہ ساری لوگوں کی واہگہی** : ہمارے ہر ایک فرد و مسل کی طرف سے ہمارے لئے ملنے والے کو صفائی بخپے پھر وہ اس کی پیروی کرے۔ ہر فرد و مسل کو کیا تہ ملے اللہ کے اپنے انشور کوئے کر ان کے تہ سے ہر سے ملے۔ اس نے ہر مسل کے حاکم سے بھی سکھ و عبادت کو دل سے اس کی ہر سے اپنے اپنی ملے بھیگی جس سے ہر ملے۔ اس نے ہر ملے اور باخو سے بھیگی جس سے اپنے اپنے ہر ملے۔

مظفر احمد یحییٰ کی وفات : مظفر احمد یحییٰ کو کبیری نے زین احمد یحییٰ کے رحم و کرم سے قید خانہ میں وفات پانے کی اطلاع دی۔ قید خانہ کے قیدیوں نے ان کی وفات پر افسوس کیا۔ قید خانہ کے قیدیوں نے ان کی وفات پر افسوس کیا۔ قید خانہ کے قیدیوں نے ان کی وفات پر افسوس کیا۔

خوارزم شاہ کی فوج کا انتشار : جب غلام الدین خوارزم شاہ آگے بڑھا تو مسلمان فوجیں روٹی نہ لے کر کھالے ہو گئیں۔ ان کے دل سے غلام الدین کی فوجوں کی طرف سے ہراساں کیا گیا اور ان کی فوجیں ہار گئیں۔



















ہندوستان میں محمد بن قاسم کے بعد

کی حکومت قائم رہی مگر جب نورالدین محمود نے ۱۱۱۱ء میں سلطان صلاح الدین خود مختار حاکم ہو گیا تو یہاں بٹھانے عباسیہ کا قلعہ پڑھا جانے لگا سلطان نے یہ دیکھ کر اس سے بعد سلطان نورالدین محمود کے فرزندوں پر بھی قبضہ کر لیا اور ان سے شام کا علاقہ بھی ان کے قبضے میں آ گیا۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ ان سے چار اور بحالی مودو نے بہت جلد ہی چھٹی تھی اس طرح سلطان صلاح الدین کی سلطنت وسیع ہوئی تھی اور اس کی وفات کے بعد بھی اس خاندان کی سلطنت میں توسیع ہوئی تاکہ یہ سلطنت بھی ختم نہ ہوئی۔

وزیر مصر کی فریاد رسی (وفاقت کی تفصیل یہ ہے کہ جب سلطان نورالدین محمود حکم شام نے شاور کی فریاد پر اس کے ساتھ جانا لنگر بننے کا ارادہ کیا تو اس نے اس لشکر کو سپرد کیا۔ سلطان بن شیر کوہ نے شاور کی درخواست کیا اور اس وقت اس کے اکابر اور اہل میں شامل تھے۔ سلطان نے اسے خاصا سے طلب کیا جہاں تا وہ حکم توہ اور وہاں اس کی ہاکیہ بھی بھر سلطان نے اس کے لیے (مرد) فوج تیار کی اور ان کی فوجی خاموشی کو دیکھا۔

شیر کوہ کی روانگی شیر کوہ نے، مثل سے ماہ جنوری ۱۱۱۹ء کو عجم کی جہت تھی کہ اس نے ساتھ ساتھ خود سلطان نورالدین کی بھی اپنی فوجیں لے کر (فرنگی صلیبوں) کے علاقے کی طرف روانہ ہوا تاکہ وہ انہیں شیر کوہ کے لشکر کو روکنے کا خواہنے کی ہمت نہ دے اور وہ حکم مصر سے دو سو سو فوج تیار اور ساتھ ہی وہ اس کے لشکر کو نقصان نہ پہنچائیں۔

ضرغام کا قتل جب اس زمانہ میں شیر کوہ اپنی فوج کے ساتھ بلخس سے عجم پر پہنچا تو وہاں ضرغام کے ہوئی ناصر الدین نے اس کا مقابلہ کیا مگر شکست کھائی اور وہ قہر و جھگڑا کر ضرغام کا ہاتھ لگا کر اس کی آخری دم تک کو مقابلے سے لے لیا مگر وہ سپرد غلبہ وطن وادہ ہما کے جزیرے قریب مارا گیا اور اس کا بھائی بھی مارا گیا۔

شاور کی غدری شیر کوہ نے شاور کوہ کی اس کے عہد پر حاضر کر دیا مگر وہ یہ دیکھ کر اس نے شیر کوہ کو دایم جانے کا حکم دیا اور اس عہد سے روکروائی کی جیسے وہ پہلے تسلیم کر چکا تھا۔

جب ناصر الدین شیر کوہ نے اس سے اپنے دو سو سو فوج لے کر بلخس کی طرف سے منظر نہیں کیا اس لیے شیر کوہ بلخس اور مصر کے شرقی شہروں پر قابض ہو گیا۔

فرنگیوں کی امداد شاور نے (یہ صورت حال دیکھ کر) انگریزوں سے فوجی امداد طلب کی اور انہیں (مراعات دینے کا) وعدہ کیا کہ چلی انہوں نے ان کی درخواست جلد منظور کر لی اور فرنگیوں کا ہاتھ شاور کی فرنگیوں کی فوج کے کور ہوا ہو گیا۔ ان سے ان فرنگیوں کو بھی اپنی فوج میں شامل کر لیا جو بیت المقدس کی زیارت کے لیے آئے تھے کیونکہ اسے اندیشہ تھا کہ اسلام میں شیر کوہ نے کون کون سے گامے۔

(یہ حالات دیکھ کر) سلطان نورالدین فوج لے کر بھیجا تاکہ انہیں جگہ میں مشغول رکھ کر فرنگیوں کو دہانے جانے سے روکنے کے لیے آمادہ ہو جائے۔



مشرک فرنگ سے مقابلہ : اسد اللہ بن شیر کوہ بطین کے مقام پر چوتھے مصری اور فرنگی فوجیں متحد ہو کر مقابلہ کے لیے آئیں۔ انہوں نے اس کا ٹھکانہ جوں تک عاصروہ کی تمام شیر کوہ صبح و شام ان سے جنگ کر دیا اور ان کا زور کا مقابلہ کیا (فرنگی دسے شکست دے کر)۔ البتہ انہوں نے اس کی خبر رسائی کے ذرائع پر کر دئے تھے۔ اس طرح میں سلطان نور الدین نے جرہ زور دیا مگر اور قلعہ جزہ کے حکام کو جنگ کرنے پر آمادہ کیا اور جب فرنگی فوجیں مقابلہ کے لیے آئیں تو سلطان نے انہیں شکست دے کر ان کا صفایا کر دیا اور ان کا کیر و طرائس نے حکام کو قید کر لیا گیا۔ مارم جو طلب کے قریب قاضی کر لیا گیا۔ مگر سلطان باغیاسی کے ساتھ پر پہنچا جزہ مشق کے قریب تھا اسے بھی اس نے قتل کر لیا اور باغی سلطان نور الدین کے حالات میں مفصل بیان کر رہا ہے۔

جب فرنگی فوجیں بطین کے مقام پر اسد اللہ بن شیر کوہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھیں تو انہیں (شکست کی) خبر وصول ہوئی۔ اس خبر سے ان کے موطن پرست ہو گئے۔ تاہم انہوں نے یہ خبر چھپا کر اسد اللہ بن شیر کوہ سے مصالحت کی گفت و شنید شروع کر لیا اور یہ شرط رکھی کہ وہ شام (دینی فوجوں کو لے کر) کو نہیں چلا جائے۔ پتا چلے اس نے ان سے صلح کر لی اور دس سال کے عہدہ و لجنہ کے شہرہ امین آ گیا۔

دو بارہ فرنگی : اسد اللہ بن شیر کوہ نے وہاں آئی مکرشاور کی تعداد کی حدود بدل لیا جاتا تھا اس لیے وہ دو بارہ حملہ کرنے کے لیے فوج اکٹھی کرتا رہا۔ فوجی تیاری اس نے (۱۱۵۷ھ تک مکمل کر لی۔ جب اس نے فوج اکٹھی کر لی تو سلطان نور الدین نے اس کے ساتھ (تجہ کار) سپہ سالاروں کی ایک جماعت بھیجی اور سلطان کی بدوں کی حفاظت کے لیے بڑی تعداد میں لشکر بھیجا جو مصر کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب شیر کوہ اسلحہ کے مقام پر پہنچا تو اس نے وہاں سے مشرقی علاقہ کی طرف دو یا کو عبور کیا اور حیرہ کے مقام پر قیام کیا اور وہاں چار دن تک مقیم رہا۔

فرنگیوں کی آمد اور : اصرشار نے حسب معمول فرنگیوں کو مدد طلب کی چنانچہ فرنگیوں کو سلطان نور الدین اور شیر کوہ کی سلطنت کی جو سیاح و اسقام کا خطرہ تھا ان سے رو بہت جلد مصر پہنچ گئے اور انہوں نے بھی اپنے لشکر کے ساتھ (دو یا سے بل کو) عبور کر کے حیرہ میں قیام کیا۔ شیر کوہ اس وقت مال سے بھاری مصر کی طرف کوچ کر چکا تھا اور وہاں سے وہ ایک ایسے مقام پر پہنچ چکا تھا جہاں ہاتھوں کے نام سے مشہور تھی۔

زنجین کی کثیر تعداد : زنجین کی فوجوں نے شیر کوہ کا تعاقب کر کے اسے اسی مقام پر جہاں بکڑا یہ واقعہ ۱۱۵۷ھ کے درمیانی عرصہ کا ہے۔

جب شیر کوہ نے زنجین کی تعداد بہت بڑھا دی تھی اور وہ جنگ کے لیے مکمل طور پر تیار تھے تو اس کے ساتھیوں کی



جو بنی قریظہ کے رہنے والے تھے۔ انہیں اپنے اس لئے ان سے مشورہ کیا۔ انہیں امر و نہی کے ساتھ ساتھ ان کے لئے کوئی اور شریعت کی طرف چلے جائیں اور شام و صبح میں نماز کے چاروں طرف کی راہیں چھوڑ دیں۔ انہوں نے کہا: ہاں شام و صبح کے چاروں طرف کی راہیں چھوڑ دیں۔

**صلاح الدین کی پیش قدمی:** لہذا غازی ملازمین نے جس کی طرف پیش قدمی کی، چنانچہ صف بن قتی اور قتی نے صف بن قتی کو اور قتی نے غازی کو (یا حاکم) اور شیر کو جو صف بن قتی میں ملے، ان کے ساتھ ساتھ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ۔

**جنگ جال:** جنہوں نے صف بن قتی پر حملہ کیا، انہوں نے اپنی صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کو نے ان کے داخل کالج سے ان کی تحلیف صف بن قتی کے اور ان کی فوجوں کا صف بن قتی کے ساتھ ساتھ۔

**دشمن کی شکست:** اب حالت کوئی کہ ان کی صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔

**صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال:** اب صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔

**دشمن کی پیش قدمی:** اب صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔

**فرنگیوں کے ساتھ ساتھ جال:** اب صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔

**ابن صف بن قتی:** اب صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔ صف بن قتی کے ساتھ ساتھ جال کیا۔











۱۔ خدا۔ ترجمہ: تو فریاد نہ کر، یہاں تک کہ اسے جان لے لیا۔ اس نے اس طرح بات کہی کہ اس نے پاس بیٹھ، یا غلطی نہ کرے اس کے جواب کو نہ کرے کہ تم کو جاننا ہے کہ اس کے جواب کو نہ کرے۔

[illegible]

خالد بن ولیدؓ کا فرہان "یہ دو فرہان ہے جو اس مجھے کسی دہم کے لیے بھیج کر میرا بھائی آپ کو نصیب ہر  
 قاتلہ ہیں جس کا وہ خان اور امیر المومنین آپ کو اعلیٰ تھے ہیں یہ اللہ کی طرف سے آپ پر رحمت ہے کہ ان سے آپ کو کج  
 راستے کی طرف رہنمائی کی ہے (اس لیے)؟ آپ امیر المومنین کے فرہان پر اپنی پوری طمانشہ کر رہے تھے کہ فرہان سے آپ کو یہ  
 فخر کرنا چاہیے کہ آپ خاندان نبوت کی خدمت میں رہے ہیں اور ہر امیر المومنین نے اپنی کامرانی کے لیے ایک فرہان  
 رکھا تھا۔ کیا اب یہ فرہان قصور کو نظر نہ آنے کے بعد اسے دیکھو؟ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے تجویز سے اس کا سدھار کر دیا ہے۔"

شیر کو دکن حکومت مصر پر حملہ کرنے کی خبر کو نہایت کے بغیر بھی جانی شمار دیتا تھا وہاں پر بیڑا لڑا اور وہاں سے  
 انکار نہ کرنے لگا اور اس وقت حکومت پر حملہ کیا گیا۔ معاملہ تو یہ جو میریں عطا کیے تھے اس کے اہل و عیال کو کم کر دیا  
 اہل مصر کو اپنے شہر راجہ نے تو اپنے گھر میں آجائے کی بہ نسبت کچھ گھر اس نے سلطان نور علی کو بھی تمام  
 واقعات کی تفصیل لکھ کر بھیج دی۔ وہ اپنے بچے بھیج دئے گئے۔

ٹیکر کو گورنر ارج تصدیق۔ جب شیر کو قلیفہ حاضر کے پاس لایا تو اس صحر کے سب سے بڑے ستارہ جو پہلچن مئے اس کے بارے میں خبر پوچھتے ہوئے پوچھا کہ "نیرے آقا (قلیفہ حاضر) "جہ نے دوسرے شہزادہ فرما دیا ہیں" جب سے آپ آئے یہ اس وقت سے ہم آپ کے منصب اور مقام کو بہت بلند کرتے ہیں اس واقعہ کا آپ کو کبھی علم ہے ہمیں بھی یقین ہے کہ کھانے یا ٹھہر رہے آپ کو ہمارے دشمنوں پر غالب آتے گئے لیے برقرار رکھا ہے۔"

اگرچہ بعد ازین شیرکوہ نے غیر فرائض اور محفلت سے روز داری کا عہد اختیار کیا مگر استاذ موسوی نے خطبہ کا مذہبی  
 طرف سے کوکہ: ”اب تمام تعمیرات آپ کے ہاتھ میں ہیں۔“

مشیر خاص کا عہدہ : ان کے عہد میں کوئٹہ کو سرحد غلطی میں لایا گیا شہر دانے بہہ لگائی گئی وہاں جو زمینیں اور مشیر مقرر کیا جو ہم نے ان کے اقتدار کے دور (عظمیٰ تحریک کے) سب سے پہلے (اولیٰ امداد) تھے۔ شہر کو انے ابن کو بہت پسند آیا اور ان مشیر کا نام عطا کیا۔

شاہدہ فریدہ کا دل اپنے قلم جانتیوں سے سانس لگ گیا۔ یہ کہ وہ اپنے اس پاک، اعلیٰ انسانی کیلئے کہ جس نے اسے اللہ (وہ بڑی عظمت سے نوازا ہے) کی عطا کردہ صلاحیتوں سے اپنے لیے کوئی عذر نہ بنایا۔



**شیر کوہ کی وفات:** اسد اللہ بن شیر کوہ ۵۴۴ھ میں ماہ بنیادی ۱۱ فروردین فوت ہو گیا اور صرف دوسریے وزیر پاپ وفات کے قریب اپنے لئے ساتھی بہاء الدین قراقرش کو یہ وصیت کی: "تو کا شکار ہے کہ ہم اس کو ملک میں اپنے مقاصد اور افرادوں میں کامیاب ہوئے اور یہاں کے باشندے ہم سے خوش ہیں۔ اس لیے قراقرز کی فسیل سے باہر نہ نکل اور بحرین جزیرے کے انتظام میں نہ کی کوئی نہ کر۔"

زنگی کے امراء میں اختلاف: جب غیر کوہنوے ہو گیا تو وہ امراء اور حکام جو اس کے ساتھ آئے تھے اس کے  
 بھائے و بھرتوں کی کوشش کرنے لگے۔ یہ امراء اس کے بھائی امراء شامل تھے۔

(۱) غزالی، ابوالہادی (۲) شرف الدین بن اخص، ابوالہادی (۳) قطب الدین بن جلال بن حسان النجفی (۴) شہاب الدین الحارثی (۵) سلمان الدین کے ۲۳۰ تھے۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کرتے تھے۔

**جوہر کا مشہور:** قمر شاہی کے افراد اور سلطنت کے خاص ارکان نے ان بارے میں مشہور کیا تو ستارہ چربے نے یہ مشہور ورا کر دیا۔ نہ صرف کاشمیر، ہالی رکھا جائے بلکہ غرقوم کی فوج میں سے بھی بڑا سپاہیوں کا انتخاب کر کے ان کا سپہ سالار قرار دیا کہ وہاں جاتے اور انہیں شرفی ملاتے ہیں جاگیریں دی جائیں۔ چنانچہ یہ فوج وہاں ردو کر فرشتوں کے حملوں کی بدانت کر رہی تھی اس طرح کئی نئی علاقہ پر حاوی اور غالب تھے جو کچھ بدکردہ ظلیفہ اور غرقوم کے درمیان، اپنا اور واسطے کا کام کر رہے تھے۔

صلوات اللہ علیہ میں برائیاں کرتے ہوئے دوسرے لوگوں نے یہ مشہور دیا کہ مدارجِ ولہ میں کچھ تپکے کا قلم حتام بنایا جائے۔ سب لوگوں نے اس کی تائید کی اور قاضی القضاۃ نے بھی جھجکا۔ اور تامل کے ساتھ مدارجِ ولہ میں سن ۱۳۸۵ء کی تاریخ کے نام پر اس کی وجہ غفلت اس کی نو عمری تھی۔ اس میں خواجہ ربی کا دورِ حجاز نہیں پایا۔ چنانچہ اس کے دوسرے ساتھیوں میں مسعود جوقا۔ ان لوگوں کا خیال یہ تھا کہ اس کی حکومت میں لوگوں کو خیال دہرائے کہ آزاد خواص صل جوتی۔

**نصائح اللہ میں کی وراثت** - بعدا (خفیہ) اس کو یاد کرونا اہمیت کا تقاضا ہے تاکہ اس کا مقب و الملک الامیر دیکھا۔ اس تقریر پر متغافل نہ ہوں گے دوسرے ساتھی، ان کے خلاف ہو گئے اور انہوں نے اس کی اعانت قبول نہیں کی۔ اہم جیسی ایک باریک دیکھ کا زبردست حامی رہا، وہ غرا کا بننے سے اس کے ساتھیوں کو اس کا طرہ پر چاہا۔ البتہ ظاہر دینی کا تقاضا کرنا ہوا اور وہ سلطان نور الدین کے پاس شام پہنچ گیا۔

ہماری اس بات کی مقبولیت۔ دس کے بعد سلطان علاؤ الدین کے قدم مصر میں جم گئے اور وہ مصر میں سلطان نور الدین کا نائب تھا اور سلطان نور الدین بھی لڑا و کجابت میں سے امیر لایا ہوا تھا کہ اس کا ارادہ مصر کے قیام اور اس کے ساتھ اس سے تعلق رکھنا تھا۔

یوں سلطان ماریج الدین اس قدر غریب و ملوکی کے ساتھ سرکاری سلطنت کا انتظام نہ کر سکا کہ وہ اس سے مطمئن ہو



میرے مہمانوں سے شک  
 کہی اور پہلے ان سے ان پر پیش کر دیا تاکہ ان کے دماغ کے دماغ کو پہنچا سکیں۔ اس کے بعد ان کا ذکر کیا گیا۔  
 ان کے سلطان نور الدین سے یہ درخواست کی کہ وہ اس کے چاہنے والوں اور اس کے ہائی وچل کے ہمسفر بن جائے۔ چنانچہ سلطان  
 نے بھیجی تیار ہے۔ ہاں مجھ کو۔ اس طرح ان کے قہر و ہمت کو دیکھ کر وہ اور وزیران اور ان کے ترقی کر رہے۔

موتمن افلاقت کی سازشیں۔ غلط فہم کے میں ایک شخص حاکم قابو دار وندگی کو۔ وہ موتمن افلاقت کے  
 قہر سے مہم تھا جب وہ ان مملکت کے سلطان الدین کی وزارت کو شیعہ کر گیا تو اس نے کچھ دوسروں کے ساتھ سازش کی  
 اور فرنگیوں سے غیور خط و کتابت کر کے انھیں (معاشرے کے لیے) بلوایا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ سلطان الدین کو اپنے  
 قابو کرنے کے لیے قتل کر دے۔ یہ سب کر دیا اور پھر ان کا خاقان کر گیا۔ یہی صورت میں فرنگی اس پر حملہ کرنے کے لیے  
 نہ تیار ہوئے۔

ساروش کا انکشاف۔ اس (ساروش) جو موت نے ایک عظیم تیز رفتار جد کے ساتھ بھیجی اس نے اس کا اپنے  
 رشتہ میں رکھ لیا۔ اسے میں ایک زمانہ غصہ تھا۔ اس نے اسے جو تے کچھ کر دیا اس سے بچھڑ گیا۔ کچھ کو گھر کو لے  
 جاتوں پر لگے۔ وہ خود اسے علاج الدین کے پاس لے گیا۔ اس نے انھیں چھوڑا اور اسے (دو تھوڑے) چھوڑا اور اس  
 نے چھوڑ دیا۔ وہ اس کے ساتھ کتب کو لے گیا اور اس نے اصل حقیقت سے مطلع کیا۔ سلطان الدین نے اس بات کو پتہ لگا  
 لگا اور موقع کا منتظر رہا۔ چنانچہ اس نے اسے تیار کر دیا۔ اس نے اپنے کسی کا دل کو اس پر تو حملہ کر لیا۔ اس نے اس کے  
 پیچھے ایک شخص کو بھیجا جو اس کا سر کاٹ کر لے گیا۔

فرنگیوں کا قہر۔ سلطان الدین نے اس کے لیے (ایک) مہم بھیجی اسے اس کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس نے اس پر  
 اس کے قہر کو لے لیا۔ اس کے ساتھ اس کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس کے قہر سے بچھڑ گیا۔

سیاہ قہر افروختی بغاوت۔ مسر کے سیاہ قہر افروختی بغاوت کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس نے اس پر  
 قہر افروختی بغاوت کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس نے اس پر قہر افروختی بغاوت کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس نے اس پر  
 قہر افروختی بغاوت کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس نے اس پر قہر افروختی بغاوت کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس نے اس پر

بغاوت کا ختم۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے تیار کیا: اپنے اور دوسروں کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس نے اس پر  
 قہر افروختی بغاوت کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس نے اس پر قہر افروختی بغاوت کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس نے اس پر

فرنگیوں کی جتنی تیار کی۔ (صلیبی) فرنگیوں کو سلطان الدین نے مہم بھیجی۔ اس نے اس پر قہر افروختی بغاوت کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس نے اس پر  
 قہر افروختی بغاوت کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس نے اس پر قہر افروختی بغاوت کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس نے اس پر  
 قہر افروختی بغاوت کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس نے اس پر قہر افروختی بغاوت کے قہر سے بچھڑ گیا۔ اس نے اس پر



یہ ائمہ قدس فی عہد کرمیں۔ انہوں نے صفیہ (صلی) اور اندلس (پنپانیہ) کے فرنگیوں سے بھی خط و کتابت کی تاکہ وہ بھی عبادی فوج بھیجیں چنانچہ یہ سب ان کی ادھر کرنے کے لیے تیار ہو گئے اور (ان سب کا ایک کے رنکار (کڑاویں) میں شام کے ساتھی علاقے میں اکٹھے ہو گئے وہ ایک ہزار عربی جنوں میں سوار تھے اور یہ سب فرنگی عیاد کی طرف بھیجے گئے تھے تاکہ وہ سے فتح کر کے مصر کے قریب پہنچ جائیں۔

محمد کا مقابلہ سلطان سلیمان الدین سے سلطان کا حاکم مصر انوالو منکرین و قسطنطنیہ اس نے ان کی آمد سے متعلق خبر لی تو سلطان بہاد الدین فرانس (فرنج) کے (فرنج) بھیجا اور فرانس کے امراء کو غم دیا کہ وہ جنگی کے راستے سے پیش لگی کر رہے ہیں۔ اس نے کشتیوں میں چھپا کر اور سالانہ خوراک اور چکی طرح مینا کر دیا تھا۔

سلطان صریح الدین نے خوالہ دین سے بھی امدادی فوج طلب کی اس نے یہ بھی تحریر کیا کہ مصر کے ارکان طاعت کی ضرورت سے غریب تھے اب سے وہ خود پاؤں نہیں جا سکتا۔

فرنگی شہروں کی چابی ہذا سلطان دہرادین لگی نے امدادی فوج بھیجی اور بذات خود بھی اپنے لشکر کے سربراہ ہوا۔ مگر فرنگی فوجوں کے راستے کے برخلاف وہ لشکر کے مسائل شرم برہنہ کے شہروں پر حملہ نہ ہوا اور انہیں غار و برباد نہ کیا۔

امیاد کا محاصرہ جب فرنگی فوجیں دہرادین کا محاصرہ کر رہی تھیں تو انہیں (دین تپائی کی) خبر ملی کہ اس وقت دہرادین کے شہر میں کوئی نہیں کر سکتے تھے اس لیے اس نے اپنے اپنے کے بہت سے آدمی دے کر گئے تھے۔ ان نے اپنے بچاؤ ان کے بعد انہوں نے محاصرہ اٹھایا۔ جب یہ عمل شام کے فرنگی پہنچے تو انہوں کو واپس لے کر انہوں نے دیکھا کہ ان کے شہر دہرادین پر سے پڑے ہیں۔

نور الدین کی امداد امیاد کے مگر کہ سلطان نور الدین نے جو امدادی فوج سلطان سنار الدین کے لیے بھیجی تھی اس کے ساتھ پٹروں اور اسلحہ کے علاوہ اس کا کھانا بھی اور مال بے تھے۔

فتح الدین کی روانگی مصر سلطان سنار الدین نے یہی حال کے درباری جیسے میں سلطان نور الدین سے درخواست کی کہ وہ ان کے والد فتح الدین بن ایوب کے پاس ہجرت کر کے ہندوستان سلطان نور الدین نے ایک لشکر کے ساتھ انہیں روانہ کیا ان کے ساتھ تاجدار کی ایک جماعت بھی روانہ ہوئی سلطان نور الدین اور اسے بھی انکرک کے فرنگوں کے حملہ کا نہ پتہ تھا اس لیے انہوں نے انکرک تک پہنچا۔ ان کا محاصرہ کر لیا۔

فتح الدین بن ایوب کا استقبال دوسری فرنگی فوجیں بھی ان کے لیے بھیجی تھیں ہندوستان نے ان کے مقابلہ کو تہہ کیا مگر وہ ہار گئے تھے اور سلطان ان کے شہر میں سے دہرادین کے محاصرہ کو کیا۔ پھر فتح الدین بن ایوب (ہجرت کا پتہ) مصر پہنچے اور خود غنیمت حاصل کیا جو کہ ان کے استقبال اور نجات کے لیے پہنچا۔







اور حضرت علیؓ نے اس کے لئے ایک اور قلعہ جس کا نام "قلعہ حبش" رکھا۔ اس قلعہ میں چار آگست تھا۔ اسی طرح ایک عجیب و غریب قلعہ آج بھی ہے جس کی تعمیریت یہ تھی کہ اگر اس قلعہ کو بجایا جائے تو اس کے بجائے توں کی بڑی دیوار ہو جاتی تھی۔ یہ قلعہ حبش بھی ہے۔ تو تو اس نے اسے قلعہ بنایا۔ یہ قلعہ حبش کا قلعہ بنایا۔ تو تو نے وہاں اپنے قلعہ پر بیٹھائی ہوئی۔ قلعہ میں نہیں رہا۔ اور کتب بھی بے شمار تھیں۔

**قورالدین نورالدین کی خدمت:** سلطان صلاح الدین نے اس کے لئے ایک اور قلعہ بنایا۔ اس قلعہ میں چار آگست تھا۔ اسی طرح ایک عجیب و غریب قلعہ آج بھی ہے جس کی تعمیریت یہ تھی کہ اگر اس قلعہ کو بجایا جائے تو اس کے بجائے توں کی بڑی دیوار ہو جاتی تھی۔ یہ قلعہ حبش بھی ہے۔ تو تو اس نے اسے قلعہ بنایا۔ یہ قلعہ حبش کا قلعہ بنایا۔ تو تو نے وہاں اپنے قلعہ پر بیٹھائی ہوئی۔ قلعہ میں نہیں رہا۔ اور کتب بھی بے شمار تھیں۔

فیصلی ضیفہ عاصد کا کردار: فیصلہ شد جب بنارہ تھا تو اس نے سلطان صلاح الدین کو یہ قلعہ بنانا اور اس کے لئے ایک اور قلعہ بنانا۔ اس نے اسے کسی عمر اور بہت ہی پالی پھوس گیا مگر بہت دیر ہو گیا تو اس نے اسے اسٹوٹولی کیونکہ سلطان اسے شریعت اصحیٰ قرار دیا اور اس کے لئے یہ قلعہ بنانا۔

**فیصلی سلطنت کا خاتمہ:** جب قلعہ حبش کے نام کا قلعہ بنایا گیا تو اس نے اس کے لئے ایک اور قلعہ بنانا۔ اس نے اسے کسی عمر اور بہت ہی پالی پھوس گیا مگر بہت دیر ہو گیا تو اس نے اسے اسٹوٹولی کیونکہ سلطان اسے شریعت اصحیٰ قرار دیا اور اس کے لئے یہ قلعہ بنانا۔

قورالدین سے: چاہتی ہم سلطان نورالدین سے حالات میں یہ بیان کر چکے ہیں کہ سلطان نورالدین سے سلطان صلاح الدین کی ناچاقی ہو گئی تھی کہ سلطان صلاح الدین نے اس کے لئے ایک اور قلعہ بنانا۔ اس نے اسے کسی عمر اور بہت ہی پالی پھوس گیا مگر بہت دیر ہو گیا تو اس نے اسے اسٹوٹولی کیونکہ سلطان اسے شریعت اصحیٰ قرار دیا اور اس کے لئے یہ قلعہ بنانا۔

**تعلیم:** کی بحالی: سلطان نورالدین کو اس کی یہ سبک دیکھ کر رنج و غصہ ہو گیا اور اس نے سلطان صلاح الدین کو ہمدردی سے مخاطب کیا۔ اس نے اسے کسی عمر اور بہت ہی پالی پھوس گیا مگر بہت دیر ہو گیا تو اس نے اسے اسٹوٹولی کیونکہ سلطان اسے شریعت اصحیٰ قرار دیا اور اس کے لئے یہ قلعہ بنانا۔































دین اور نہ ہی حدیث

ہنگے مجھے دی۔ جس وجہ سے جو ایک قریبی کے منکر و نیک کے دوست اور والدین کے مخالف بن گئے۔ ان کا مقابلہ کیا گیا۔  
آخر کار یہ ایک ایسی حالت نکلا کہ اس کا کل زمانہ ہوا کیا اس نے اپنے بھائی و صاحب الدین و صاحب شہ پرورد  
سلطان صلاح الدین سے ان کے حلقہ پر قبضہ کرنے کے بعد مرادنی طرف پیش قدمی کی۔ اس نے سلطان کو  
متر بارے کے بعد ۱۰۰ گھنٹہ کی غور سے ۱۰۰ گھنٹہ کے بعد سلطان کو اپنے بھائی و صاحب الدین سے ملنے کی دعوت کی۔ اس نے  
اسے تیار کر کے اس سے سخت دیر گزر گئی تھی اس لیے وہ بعض جگہ پر گیا تو یہاں تک کہ اس نے اسے شہر کا نام  
تقریباً

قائمہ عزت و تہذیب : پھر سلطان صلاح الدین نے حکمران کی طرف سے دین کیا اور اسی میں سے وہ خود ان کے قمار  
میں اس قدر کامیاب ہو گیا کہ وہ غلبہ کا محسوس کیا۔ اس نے ایک چارہ خریدا۔ وہاں کے باشندوں نے انھیں دیا۔ اس نے تو  
سرخانی کے اسی حال پر غور کیا۔ اس نے اس کے لیے ایک خانہ

سلطان پر حملہ : اب سلطان اس قدر دھم دیکر۔ اتنا ذلیل و خوار ہوا۔ کہ اس کے ایک شخص نے اسے سلطان پر  
حملہ دیا۔ سلطان نے اس پر ہتھیار کیا اور اس نے اس کی وجہ سے اس کے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیا۔

حاکم کا یہ مصرعہ : سلطان محمود نے تہذیب کے بعد طلب کیا کہ اس کا محاصرہ کیا جائے۔ سلطان نے طلب کی جس کا  
لیے اس شہر نے جان و مال کے ساتھ قادیان پر فریقین میں مصروفیت کے لیے ملے۔ اس کا کہنا ہے۔ اس نے اس کی منزل  
میں پہنچا۔ اس نے اس کے دربار میں فریب دینے کے لیے اس کا کہنا کہ اس کا محاصرہ کیا جائے۔ اس نے اس کی منزل  
سے اس کے ساتھ صلاح الدین کے پاس آئی۔ اس نے اپنے لیے طریقہ کار کو اختیار کیا تو سلطان صلاح الدین نے اسے یہ قادیان  
بھتر دیا اور پھر وہ واپس آ گیا۔

فرقہ آسا علیہ کے شہر والی پر حملہ : اب سلطان صلاح الدین نے طلب کیا کہ اس کا محاصرہ کیا جائے۔ سلطان نے طلب کی جس کا  
لیے اس شہر نے جان و مال کے ساتھ قادیان پر فریقین میں مصروفیت کے لیے ملے۔ اس کا کہنا ہے۔ اس نے اس کی منزل  
میں پہنچا۔ اس نے اس کے دربار میں فریب دینے کے لیے اس کا کہنا کہ اس کا محاصرہ کیا جائے۔ اس نے اس کی منزل  
سے اس کے ساتھ صلاح الدین کے پاس آئی۔ اس نے اپنے لیے طریقہ کار کو اختیار کیا تو سلطان صلاح الدین نے اسے یہ قادیان  
بھتر دیا اور پھر وہ واپس آ گیا۔

قرآن شہادہ کا تقریر : سلطان کے بھائی آغا شہ نے اس کا ملانہ فتح کر دیا اور وہاں کے شہروں پر حملہ کر  
خیرت قلم کرنے کے بعد وہ وہاں سے لوٹ گئے۔ اس نے اس کے بھائی کے پاس آ گیا اور وہاں سے اس کا ملانہ فتح کر دیا اور وہاں کے شہروں پر حملہ کر  
خیرت قلم کرنے کے بعد وہ وہاں سے لوٹ گئے۔ اس نے اس کے بھائی کے پاس آ گیا اور وہاں سے اس کا ملانہ فتح کر دیا اور وہاں کے شہروں پر حملہ کر



**فصل کی تعمیر:** جب سلطان مصر پہنچا تو اس نے حکم دیا کہ عاجرہ کے چاروں طرف محکمہ فصل کاغذ کی جائے اور اس خطے کے چاروں طرف بھی فصل کاغذ کی جائے جو پہاڑ پر تھا۔ اس فصل کاغذ اور (احاطہ) ختمیں جو زمین موٹو تھا۔ چنانچہ یہ کام سلطان صلاح الدین کی وفات تک مسلسل جاری رہا۔ اس فصل کی تعمیر کا نگران اس کا زور کوہ غلام قراقرش تھا۔

**فرخندگیوں پر اچانک حملے:** فرخندگیوں کی ایک جماعت نے خب کے علاقے پر مڑکراؤ تحریک کا سہارا لے کر ان کے علاقوں پر حملے کیے گئے۔ وہ ان پر حملہ کرنے کے لیے دہلی کے علاقوں میں چھپ گیا تھا اور ایک ان پر مڑکراؤ کے انجمن برتھ ٹھکان پر پہنچا اور اس نے دوسری فرخندگیوں کو سلطان علی الدین کے پاس بھیجے۔

اقربا نے جس (جلطان کا لہجائی) تو ران شامی اچھپ بن سے داکٹر و ایچا (اردو) مقل کا کہم ہو گیا تھا) اسے جہاں ملا

تو راجن شاہ کی شکست۔ مگر وہ ایت قہر منہ نہ ہو رہا چنانچہ فرنگیوں نے اسے شکست دی اس وجہ سے وہ مشن کا ایک سہ سالہ رشتہ الہ دینا اب نہ کر سکتا، علاوہ (فرنگیوں کے ہاتھوں) گرفتار ہو اس کے بعد فرنگیوں کی جرات بڑھ گئی۔ وہ اس علاقے پر حملے کرنے پر تیار رہا۔ سلطان الہ دین نے فرنگیوں کے علاقے پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے صلح کی۔ تمام پٹیشن کر دیں چنانچہ سلطان نے مصالحت کر لی۔

**صلاح الدین کا حرم حجاب** سلطان صلاح الدین اور عاتق الاول ۳۱۱ھ میں فرنگیوں کے شیروں پر خوشام کے مسائل پر بحث مباحثہ کرنے کے لیے مصر سے روانہ ہوا۔ جب وہ سلطان پہنچا تو اس نے اس کے تمام علاقے کا مطالعہ کر دیا اور اُسے فرنگیوں کا نام نہ مانا۔ یہی طہانہ سلطان کی فوجیں اہل کے شہر میں لے گئیں اور طہانہ کی طرف سے فوجیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ فرنگی لشکر لہی اور سور وادی کے ساتھ ان کی طرف چلا آ رہا ہے اس وقت سلطان صلاح الدین کی فوجیں چھوٹے فوجی دستوں کی صورت میں اوجر اور حشر ہوئی تھیں (اور ان میں سے ساتویں لشکر فوج تھی)۔

دلیرانہ کارنامے: - ہم سلطان صلاح الدین اپنے محاذ پر بہت قدم بہاؤر تھکائیں کہ وہ اس وقت سلطان کے پیچھے محمد نے سلطان کی حمايت نہایت بہادری اور جاس ثاری سے کی۔ قتی الدین بن شاہ کا ایک فرزند جس کا نام احمد تھا ابھی اس کی سوچیں نہیں نکلی تھیں تاہم وہ بڑا دلیر اور بہادر تھا اس نے بھی اس جنگ میں نہایت دھیرانہ کارنامے انجام دے کر جام شہادت نوش کیا مسلمانوں کو مکمل شکست ہوئی۔ کچھ فوجی سپاہیوں نے سلطان صلاح الدین کی طرف بڑھنے کی کوشش کی مگر وہ مارے گئے وہی جنگ میں قید پھنسی بنا دی گئے تھے چالیس ہزاری کے ساتھ متاثرہ کی مگر زندہ بچ کر رہا ہو گیا۔

**مصر کی طرف واپسی:** جب سلطان صلاح الدین (اس جنگ میں کامیاب ہو کر) کو اس وقت رات ہو چکی تھی، وہ اپنی مختصر بجلی فروغ کے ساتھ جنگ میں مصروف جانے کے لیے تھیں گیا۔ رات میں وہ چپان اور دیگر تکالیف میں مبتلا رہا۔ آخر کار وہ کامیاب واپس آئے۔















قاصد کی نصیحت۔ اور قسطنطنیہ سلطان نے اپنے پیغام میں نورالدین کی حرکات کا حال بیان کیا کہ اگر طرما اس نے ذی  
کی بیٹی کو تکلیف پہنچائی۔ جب قاصد نے یہ پیغام پہنچایا تو سلطان بہت ناراض ہوا اور اس شوہر حملہ کرنے کی دھمکی دی۔  
قاصد نے اس وقت کوئی جواب نہیں دیا۔ مگر جب سلطان کا حضور غفر ہو گیا تو دوسرے دن اس کے پاس گیا اور تہائی میں  
تھک کر کھائے اسے سمجھایا کہ "تو حملہ کرنے کے ارادہ ہے، مگر آئے کیونکہ اس کی ایک معمولی بات پر بہت اہل دولت خرچ  
ہوئی (جانوں کا نقصان اس سے خاوا ہے) لہذا آپ کو کچھ اور مسائل کی بیٹی کی حمایت کرنی چاہیے تاکہ اسے تکلیف نہ پہنچے۔"

دونوں حکام میں مصالحت۔ اب سلطان صلاح الدین کو یہ معلوم ہو گیا کہ قاصد کی بات کہہ رہا ہے لہذا اس نے  
قاصد سے کہا "نورالدین نے اپنا معاملہ میرے سپرد کیا ہے لہذا تم ان دونوں کے درمیان صلح کرو۔ میں تمہاری مدد کروں گا  
جس سے تم سب مطمئن ہو جاؤ گے۔"

چنانچہ سلطان صلاح الدین کے حسب چاہت قاصد نے اپنی دونوں کمرہ میان صلح کر دی۔ اس کے بعد سلطان  
وچس شام چلا گیا اور نورالدین دیر تک بھاگتا اور اس نے عترت و عطر کے انڈر میں کاسی لے کر قاصد سے وہ دیکھا تو قسطنطنیہ  
اور مسلمان کی بیٹی کی سونگ کھلا رہا۔

قسطنطنیہ کی ایوبیہ۔ قسطنطنیہ ایوبیوں کے علاقے سے طلب کے واسطے گزرتے تھے (اس لیے اس کے علاقے کی  
بڑی ایوبیت تھی) سلطان نورالدین محمود کی نے اس کی خدمات حاصل کی تھیں اور شام کا کچھ علاقہ اسے دے دیا تھا اور دوسری  
معمولی چھوٹے سے شہر و شہر نے راجا کرنا خاصا اس نے حاکم و خطیب کے علاقے پر دست در دہائی کر کے دارالحکومت اور  
طرما کے علاقے کو بھی سلطنت سے جھین لے گئے تھے اور اس وجہ سے دونوں حکام کے درمیان جھگڑیں ہو کر تھیں۔

ترکمان قوم پر غلبہ۔ جب سلطان نورالدین فوت ہوا اور اس کی سلطنت تقسیم ہو گئی تو قسطنطنیہ ایوبیوں نے اپنے علاقے کا  
مستقل اور آزاد حکام بن گیا۔ اس کے علاقے میں ترکمان قوم کے افراد بڑے سوئے ہوئے لیا کرتے تھے کیونکہ وہ علاقہ بہت  
تھوڑا اور تنگ تھا اور اس نے بہت کم گزرتے تھے۔ ایوبیوں نے ترکمان قوم کو وہاں سونپ دیا تو ان کی اجازت دے  
رہی تھی۔ مگر ایسے سال کے بعد اس نے ان لوگوں کے ساتھ ندامت کی ذرا نہیں لگ کر کے ان کے سوئے ہوئے جھین کر لے گیا۔

مظلوموں کی حمایت۔ جب سلطان صلاح الدین حکمران بنے تو وہیں رہا بلکہ اسے اس واقعہ کی اصلاح ہوئی  
سلطان نے اس کے شہر کی طرف توجہ بخشی تھی اور خوش سلطان نے "اور ایک سو نو" کے قریب قیام کیا اور اپنے فوجی دستے اس  
کے علاقے میں بھیج دیے انہوں نے وہاں باغیوں کا حق باک کر دیا۔ ایوبیوں نے اپنے ایک قلعے میں تمام افراد  
دولت کا خیرہ جمع کر رکھا تھا۔ اسے اس فوجیوں کے کٹ جانے کا اندیشہ ہوا تو اس نے اس قلعہ کو ایران کا نام بانکر سلطان  
صلاح الدین اس سے پہلے وہاں بھیج دیا اور اس نے اس کا تمام فوجی مال غنیمت میں حاصل کر لیا۔ آخر کار ایوبیوں کو بھروسہ  
ہو گیا کہ وہ ترکمان قوم کے قریبی نہیں ہیں۔ انہوں نے اس کے بعد اور اگر سلطان مصالحت کے منصوبوں سے چن جانے تو وہ ترکمان  
کے قریبی نہیں ہیں بلکہ انہوں نے یہ بات یاد دلائی تھی۔ چنانچہ سلطان نے اس کی باتیں منظور کر لیں اور وہ ۵۵۰ھ کے مہربانی مدت











قلعہ البیرو کے محاصرہ : ہذا نقب الہی بن کھرمہ شہداء کے لگی رہاں ، ان خود قمبر ، ہار ، غلجہ و قلعہ البیرو کی طرف  
بھیجا جس نے قلعہ دعوہ کو ہار

سلطان کی سفارتش اور جلد البیرو کے حاکم نے خلیفہ عثمان ثانی سے فوجی اور منصب کی اور عرب نے اور کیا کر دیا اور کسی طرح وفاق و اتحاد رہا جس طرح اس کا باپ سلطان نور الدین کا صلح قائمہ اساطیر صالحین میں سے حاکم روئے قصب البیرو کو (اس کی حیثیت میرا) اور شیخ ابراہیم گھمراہ نے۔ اندیش کو قصب البیرو پہنچا مہم و فوجیوں سے جنگ کرنے کی اجازت سے اور فوجیہ مشین و دھجہ اور لشکر البیرو کی فوجیں میں یکدم سے چلی گئیں۔

الحمد لله رب العالمین۔ اسی کے فضل سے کہہ لیں کہ ہم نے خطباتِ مہربانی کے پانچ باب اور اب اس سے اپنی وفاداری اور اطاعت کا اظہار کیا۔ اسی طرح یہ علامتی خطباتِ مہربانی کی مکمل فہرست درج ہے۔

فرنگیوں کی تباہی: اس کے بعد سلطان علاء الدین کا حکم ۸۸۰ھ میں مصر سے دہلی تک ہوا اور شہر چار بار قابض رہا۔ اس کے حکام رہا گداقتور کی فوجوں نے اس کا رستہ روک لیا۔ نیزہ علی نے اسے ایسا سامان اپنے بھائی تاج علی کے ذریعے پیش کیا، اور جو بھٹلے سے کرا گیا، جس سے شہرین بگڑنے لگے، انگریز اور سولہ گاہا تو دیا، اور اس سے اشیاء و مصنوعات اور برتنہ کو بیچا۔

قادر مصطفیٰ کی تعمیر فوجی زمینیں حسب امرک کے دستور سنبھال رہی تھیں تو دو تہائی کے ماتے سے اپنے شہر اور ملک میں داخل ہوئی تھیں۔ خلیفہ دمشق کے نائب حاکم خزانہ بنی قریح شاہ کے اہلکار مقابلہ کرنے لگے۔ ان کے علاقوں کو چادر کے اہلکار نے دیا تو ان کو سران کر دیا۔ اسی نے بہت سے فوجیوں کو قتل کیا اور بہت سے افراد کو قیدی بنایا۔ اس کے علاوہ اس نے اپنی کئی کچھ تہذیبی شکوہ و غمخیزیں سرکاری نوکریوں کے لیے بہت قدرتی بن جو اس نے قلم مصطفیٰ کے قلم ہونے کی اطلال سلطان صلاح الدین کو بھیجی تو وہ اس سے بہت خوش ہوئے۔

فتح جیساکہ: سلطان صلاح الدین نے چند دنوں کے مشورے میں قارہہ میں پھر وہی سال بدو زنگ اور دوسری فرقے کے کردار اور  
 اور طبریک کی طرف توجہ نہ کی کرنا چاہتا تھا اس لیے وہ اس میں غصہ نہ کیا۔ فتح جیساکہ کی فوجیں طبریک میں اسلحہ پہنچی  
 تھیں۔ اس کے سلطان صلاح الدین نے اپنے پیچھے فتح جیساکہ کو چھوڑ کر صرف روانہ کیا۔ اس نے اس مقام کو زنگ و رستم  
 فتح کر لیا۔ اس کو تاج نہ کرے۔ اس نے قارہہ پہنچی مگر اس کے قریب اس کی اور فوج کے دشمن تھے۔ اس لیے اس نے



فرنگی فوجیوں سے مقابلہ جب فرنگی فوجیں جبر سے اپیل کوکب پل نہیں تو سلطان عبدالعزیز نے اپنی فوجوں کے ساتھ ان کی طرف پیش قدمی کی۔ فرنگی فوجیں پہلے شمسکو، پھر یس و اور اس سے فائدہ اٹھا کر ایک خاصہ میں سلطان نے اپنے دونوں چھوٹی فوجیں جمع کر کے وہاں پہنچے۔ سلطان عبدالعزیز فرنگی شاہ و فوجوں سے رنجیدہ۔ انہوں نے فرنگیوں سے سخت جنگ کی۔ مگر انہوں نے جنگ ہار کر دی اور سلطان عبدالعزیز، فوجیں آگیا۔

**پیریت کا محاصرہ:** اب سلطان پیریت کی طرف روانہ ہوا اور اس کے گرد و نواح کو چاروں طرف لٹکانے سے پہلے پیریت کے محاصرہ کے لیے فوجیں روانہ کر دی گئیں۔ چنانچہ فوجیں روانہ ہو گئیں اور اس کی مدد سے ان کے ہندوؤں تک اس کا محاصرہ کیا۔

**فرنگی جہاز کی تباہی:** اس وقت میں اس اندر غریبوں کے مقام پر فرنگی مسافروں کی ایک بڑی کشتی غریب طوفان سے تباہ ہو گئی۔ اس میں فرنگی زائرین کی ایک جماعت ہوا تھی۔ جو بیت المقدس کی زیارت کے لیے آ رہی تھی۔ اس حادثے کے قریب ہواؤں کا طوفان آیا اور کشتی تباہ ہو گئی وہ فرنگیوں نے ایک بڑے بچے کو سوا کر اٹھ دیا۔ پھر اسے آفرکار سلطان نے دہشت سے اجڑ کر دی طرف (دعوت) جو بہت سی بچاؤ کی گئی تھی اس کا جب ہم آگے چلے گئے۔

**مظفر الدین کی خط و کتابت:** مظفر الدین کو یوں ہی تین تین سال تک کام پھر اس کے ملک کا تباہی کا ہم حال۔ مظفر الدین کو یوں ہی سلطان محمود اور اس کے نزدیک وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو کر اور اس کے خلاف آفریں اور اس کا کام کر رہے تھے۔

پھر ان کو موصل پر واقع ہیں۔ ان کے ملک کے عہد میں وہ علاقہ دے دیا۔ اس کے بعد وہاں سلطان عبدالعزیز کے ساتھ شہر اور وہاں کے شہروں کا حکم نہ کیا جاتا تھا اس لیے اب وہ یہاں صحت مند ہیں پیریت کا یہ شہر کہ وہاں تھا تو اس نے اس سے خط و کتابت کی اور اسے اس شہروں کے حالات کے بارے میں دریافت کی اور اس سے وہ خواہش کی کہ وہ فوراً اس کی مدد فرمائے۔

**الجزیرہ کا قصد:** چنانچہ سلطان پیریت سے روانہ ہو گیا۔ اس نے یہ شہر تیار کیا کہ وہ طلبہ پر فوج بھیج کر رہا ہے مگر اس نے دریائے فرات کا رخ کیا جب سلطان عبدالعزیز اس کے ساتھ شامل ہو کر وہاں پہنچا تو اس کی طرف روانہ ہوئے۔ اس نے تمام تر اس کے ساتھ ساتھ چلے گئے۔

حاکم موضع عبدالعزیز اور عبدالعزیز کو یہ اطلاع ملی کہ سلطان عبدالعزیز نے تمام کی طرف پیش قدمی کی ہے تو انہیں یہ اطلاع ہو کر وہ طلبہ پر (تسلیم کرنے کو) قصد کر رہا ہے۔ اس لیے وہ اس کی مدد کے لیے روانہ ہوئے مگر جب سلطان نے دریائے فرات کو چاروں طرف دیکھا تو اس نے اس کے ساتھ چلے گئے۔



**فتح ترہاؤ حریان:** آخر سلطان صلاح الدین نے واپس نہ کر دینے کے حکام سے خط و کتابت کی اور کہیں (مختلف علاقے دینے کا) وعدہ کیا۔ کیا کے حاکم نور الدین گھوڑے اس نے یہ وعدہ کیا کہ وہ اسے آکر حکومت عطا کرے گا۔ چنانچہ وہ اس کے پاس فوج لے کر پہنچ گیا اور اس نے سلطان کے ساتھ شامل ہو کر زبا کی طرف پیش قدمی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ اس زمانے میں زبا کا حاکم امیر خضر الدین بن مسعود صفرائی تھا۔ جب انہوں نے جنگ کی شدت محسوس کی تو اس نے پھیلار نال دینے اور خضر صلاح الدین کے حوالے کر دیا بلکہ اس کے ساتھ قلعہ کے حاصرہ میں بھی شریک ہوا۔ یہاں تک کہ قلعہ کے نائب حاکم نے بالی دولت خاں کے قلعہ سلطان کے حوالے کر دیا۔ سلطان نے ترہاؤ ترہاؤ دونوں شہروں کی حکومت مختار الدین کے حوالے کی۔

**فتح روتہ:** پھر وہ سب لوگ فوج لے کر روتہ کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں کا حاکم قطب الدین بن سلطان بھی تھا۔ وہ شہر چور کو موصل چلا گیا اسی طرح صلاح الدین نے روتہ پہنچا سانی فتح کر لیا۔

**فتح بلاد خاں پور:** پھر سلطان قریباً نائیکین اور مردان کی طرف روانہ ہوا جو خاں پور کے شہر تھے وہاں اس نے ان تمام شہروں کو فتح کر لیا۔

**فتح نصیبین:** وہاں سے وہ نصیبین کی طرف حلاۃ اور ہوا۔ اس نے شہر فتح کر لیا۔ البتہ قلعہ کا محاصرہ چند دنوں تک جاری رہا۔ پھر وہ بھی نصیبین ہو گیا اور سلطان نے اس پر اپنا لکھا مال لے کر اس کا حاکم مقرر کیا۔

**فرنگیوں کے اچانک حملے:** ان شہروں کی ان واقعات سے تاریخ کو کہ سلطان صلاح الدین نے حاکم کیا نور الدین کے ساتھ مل کر موصل پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر اتنے میں یہ خبر موصل پہنچی کہ فرنگی فوجوں نے دمشق کے مصافحات پر عمل کر دیا ہے اور وہاں کے دیہات کو تباہ کر دیا ہے۔ ان کا ارادہ تھا کہ وہ وہاں کی جامع مسجد کو تباہ کریں مگر دمشق کے نائب حاکم نے انہیں دشمنی دہلی کو "انگرا" نہیں دے گا۔ ان کا ارادہ تھا کہ وہ وہاں کی جامع مسجد کو تباہ کر دے (اس کے بدلے میں) ان کے گرجوں اور خانقاہوں کو تباہ کر دے گا۔ "تجدوہا" ہے ارادہ ہے باز آئے۔

**جنگ تیار بلان:** ان تمام خبروں کے باوجود سلطان صلاح الدین نے حملہ موصل کا ارادہ ملتوی نہیں کیا اور موصل کی طرف پیش قدمی کی۔ موصل کے حاکم نے بہت جلد لشکر نکھ کر لیا اور محاصرہ کے لیے مکمل تیار رہی تھی لیکن اسے اپنے نائب کو جنگ تیار رہنے کے لیے مخصوص کر دیا تھا۔ چنانچہ سپہ سالار اہل اور جزیرہ دین، مگر میں فوجی نکل دینی اور ضروری بالی دولت انہیں کی گئی۔

**نا قابل تسخیر شہر موصل:** جب سلطان صلاح الدین امیر الدین اور شیر کو کے خزانہ کے ساتھ موصل کے قریب پہنچا تو وہ کم شہر کی جنگ تیار رہی کیونکہ کچھ عرصہ پہلے ہی سے اس کے قریب تیار رہنے کا فیصلہ کیا گیا۔ البتہ سلطان نے اپنے ان دونوں شیروں کو بھلا لیا کیونکہ ان دونوں نے اسے موصل پر حملہ کرنے کا حکم دیا تھا۔







مظہور کر لے مگر اس نے اس کی بات نہیں مانی۔ اسے مل لکھتے رہا اس سے اس نے اپنے ایک دوسرے آزاد کردہ غلام نبیؐ اللہ میں بکتر کو اس وقت بھیجا جب سلطان بنیہ کا کھوسہ دیکھنے کو لے گیا اس کا صدر کے ذریعے سے اس نے یہ عداوت کی تھی کہ سلطان بنیہ سے قسم کر رہے۔ سلطان نے اس کے پیغام کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ وہ اپنی منزل کو نہ رہا۔ کچھ دنوں کے بعد اس نے وہ پہنچ کر روخ کو لے گیا۔

آخر کار بکتر (کا صدر) نے اپنے آقا کی طرف سے اس کو جنگی دی اور نہ روخ ہو کر چلا گیا۔ اس نے سلطان کا انجام داکرام بھی قبول نہیں کیا۔

مخالف فوجوں کا اجتماع کا صدر نے (دائیں آئیں) شاہرین کو سلوٹ کے خلاف بھڑکایا نہ پھر شاہرین جو غوطہ کے تہ دیہے میں خیر نزل تھا۔ فرار اور دین کی طرف روانہ ہوا۔ اس زمانے میں ماروچین کا حاکم بن کا بھی تھا اور الدین (نہ کم مسل) کا ناموس نہ، بڑائی اور بن کا دانا قصبہ الدین میں تمام الدین تھی۔ عالم مصلحت اس تک کہ لڑنے میں جی وہاں پہنچ گیا۔ اب وقت سلطان صلائے نبویؐ بنیہ سے اوتارے ہوئے فرائض میں تھم تھا اور اس نے تمام ملوچوں کو منتشر کر دیا تھا۔

بشکن کا فرار سب اس نے سنا کہ یہ سب لوگ (اس نے خلاف) کہنے ہو رہے ہیں تو اس نے اپنے بھتیجے علی الدین ابنیہ تاجنڈا کو کھاتا ہے بلوچ اور اس میں کی طرف کوئی کیا (پھر بنیہ نہ) یہ جو وہ نہیں منتشر ہو گئیں اور یہ ایک فوج اپنے اپنے علاقے کی طرف لوٹ گئی۔ یہ ہم سلطان صلاح الدین نے ماروچین کا قصد کیا اور وہاں چند دن قیام کرنے کے بعد واپس چڑھا۔

فرنگیوں کے بھڑکی جسے پڑا اس وقت (فرنگی) حاکم الملک نے ایک بڑی جہاز حفری (جہاز) کے ساتھ تعمیر کیا اور اس کے مغربی اہواز کے حکام ایلہ کے پاس آیا اور سب مقرر اس کے اہواز جوڑ کر اسے (جہاز) (قوم) میں بکتر انداز کیا۔ پھر اس بھڑکی جہاز کو بکتر فرنگی فوجوں سے بھر کر اسے بھڑکی مصلوب کے لیے روانہ کیا۔ اس میں سے ایک جہاز کا تکرر قلعہ ایلہ کے چاروں طرف کیا گیا تاکہ وہ چاروں طرف سے اس کی حفاظت کرے۔ ان میں سے ایک حصہ ایلہ کی طرف روانہ ہوا۔ انہوں نے قلعہ کے بڑی مداخلت پر سے شروع کر دیا اور وہیں جو تھم رہی تھی، اسے کشتیاں تھم رہی تھیں انہیں وہ اپنے قبضے میں لائے۔ ان کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کو ایسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا جس سے ان کا سایہ چھوٹے ہوئے۔ پھر انھوں نے قلعہ کے قریب جس اس سے پہلے کوئی فرنگی تاجر یا فرنگی سپاہی داخل نہیں ہوا تھا۔

فرنگی جہاز کی تباہی ان دنوں میں سلطان صلاح الدین کے نائب کی حیثیت سے اس کا بھائی انسلک الدین اور اس کا بیٹا بنیہ صلائے نبویؐ کا حکم تھا۔ اس نے (فرنگیوں کے بھڑکی مصلوب کو) دیکھتے ہی (اپنے بھڑکی جہاز کو) تھم کر لیا اور اس میں بکتر فوج کو سوار کر کے صلائے نبویؐ کے قریب انھیں تھم کر لایا۔ جب کی حفاظت میں بھڑکی جہاز پر روانہ ہوئی۔ سب سے پہلے وہ انھیں اس فرنگی جہاز کے مقابلہ کرنے کے لیے پہنچا جو چاروں طرف سے ایلہ کی حفاظت کر رہا تھا۔ چنانچہ (مسلمانوں کے بنیہ کو) جہاز نے) ان کے کبھی جہاز کو بکتر سلطان تاجزہ ہر دیکر پایا۔



فرنگی چیزوں کا تعاقب (اس بحرانی مسئلہ میں ایک ایسی ہی حالت نہ ہوتی ہے جو اسلامی جہاد اور مسلمانوں کی عزتوں کی تلاش میں روانہ ہوا ہے۔ غرض کہ جب یہ چاہا جائے (میں نے اس کا ذکر نہیں کیا) یا اس سے دور رہنا (یہ نہ کہو) کی طرف لوٹ گیا۔ اگر وہ فرنگی چیزوں کا استعمال کرے، یا غصہ کرے، یا دھمکتے ہوئے کہہ دے (یہ) اور ممکن کی طرف نہ جائے، اور وہ یہودی پر حملہ نہ کرے، یا کاتبہ نہ لکھو تو غریب انہوں نے نہ تو مسلمانوں کے جان کو قیامت سے دے دیا، نہ انہیں اپنی جگہ سے ہٹا دیا، نہ انہیں ہتھیاروں سے لے کر فرنگی (مسلم) دیکھ کر کہہ کر دیا، نہ ان کی جانوں میں یہ خونیں تو لیں۔

۱۔ میرا بھرا (لوہا) بھی اپنی شقیں سے ہوا اور اس نے چودوں کو جو مار چھینٹا کیا جو ان کو مارے گا۔ میرا بھرا  
 نہ کے انہیں غلام نہ دیا۔ ان میں سے اکثر لوگ مارے گئے اور جو بچے وہ قیدی بنائے گئے۔ ان میں سے کچھ (جنگ کے وقت پر)  
 مٹی (یعنی مرنے والے) کے قہر میں بھیج دیے۔ جو لوہا رہا ان کے انٹل سے بنے باقی قہر میں لوگے۔ دو مہرہ بچر کا۔

فرشتہ شاہ کی وفات: اسی دن، جسے سلطان سنان الدین کا بیٹھیا عزا دینے فرشتہ تین ملاقات کا بدو مشق کا حکم  
 قاضی نے جو کہنے کے لئے فرمایا، اسے میں دیکھا ہوا ہے وہ لوگ آج (اسی چاندی میں)  
 وہ ہمارے ملک کے ایک بڑے بڑے آدمی کے سلطان کے ہاں رہے ہیں۔ اس سلطان اپنے تمام ساتھیوں سے زیادہ  
 میں پرکھ دینے کا تھا۔ اس کی وفات کی خبر اس وقت ملی جب وہ دریا سے نہایت کچھ نہر کے الجھنے اور اس کی طرف  
 پروردگار نے (سنانی حاکم دمشق) کسی اہل ایمان کو دمشق کا حاکم مقرر کیا اور وہاں اسے ایسا ہی  
 پایا۔ یہ وہاں ہی مجھ پر روانہ ہوا۔

[illegible]

**محبوبہ کی سہولت** - سلطان مسلمانوں نے انہیں بیٹھو میں قریب کورنچر آج کے دنوں پہلا تھے۔  
 پہلا کورنچر کے قریب پرمان سے لے کر ان کی کورنچر کی حد تک مسافر کے لئے سے کھانا کو دیا۔ اس لیے انہیں بیٹھو کے لئے اپنے گھر کے قریب کورنچر کو کھانا انہیں ضل کے ہمراہ سلطان کے پاس بھیجا تاکہ وہ کھانا سرائے کو لے کے اپنے قریب ان کی سہولت کے سلطان نے اس کو بروا مست منظور کر دیا۔

[illegible]



اور انہی غلاموں کے ساتھ سلطان نے اپنے چاہے اور آؤ آؤی بھجوائے۔ اسی طرح اس نے شیخوں کو بھی اپنا سامان پیش کر لیا۔ جب یہ مدت گزر گئی تو اسے باقی سامان لے جانے سے روک دیا گیا۔

**معاہدہ کی پابندی:** آخر کار سلطان مسلمانانہ دین نے معاہدہ و محرم ۱۰۷۵ھ میں اس شہر کو فتح کر لیا۔ فتح کرنے کے بعد سلطان نے (معاہدہ کے مطابق) اس شہر کو ۶۰ سال کا خود المذہب بننے کے واسطے مردم داری سے سلطان کو یہ اطلاع دی کہ اس شہر میں اول درجہ کے بہت سے ذخیرے موجود ہیں۔ جن میں وہ اپنے لیے لے جاسکتے ہیں مگر سلطان نے لے جانے سے انکار کر دیا اور کہا "بھری یہ بات نہیں ہے کہ میں اس کی چیز دے دوں، اس اور اس کی شاخ (لبنان) سے درخت کروں۔" یہ سن کر سلطان نے (۶۰ سال کا خود المذہب) میں داخل ہوا اور اس نے سلطان صاحب اللہ سے اور اس نے امیر ابو یوسف علی میں جوایا تو اس نے ان کے اعزاز میں منعقد کیا تھا۔ اس جشن میں اس نے ان سب سے شایان شان تحفہ تک پیش کیے۔ اس کے بعد سلطان: ہاں سے واپس چلا گیا۔

**فتح تل خلد و غنایہ:** جب سلطان صاحب اللہ میں آہ کی تھی کہ شہر ہوا تو وہ طلب کی مملکتوں میں گھس گیا۔ اس نے تل خلد کا محاصرہ کر کے اس کی تعمیرات پر جانثوق (تلفہ شکن) قناات (غلبہ کر دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں کے لوگوں نے جھینڈ ڈال دیے اور اس نے انھیں بچا دے کر اسے محرم ۱۰۷۵ھ میں فتح کر لیا۔ پھر اس نے غنایہ کی طرف کوچ کیا اور اس کا محاصرہ کر لیا وہاں کا حاکم، صاحب اللہ نے محاصرہ کو ختم کر دیا اور اس نے تل خلد کی طرف لوٹ کر اس کی مدد کی۔ اس نے تل خلد سے درپردہ اس کی مدد کی کہ وہ اس کی اطاعت قبول کرے تا جب بعد اس وقت اسے اس کی اپنی حکمت سے مدد کر دی۔ سلطان نے غنایہ کو فتح کر لیا اور وہ سلطان کی خدمت میں رہنے لگا۔ اس واقعے پر مسلمانوں نے بہت دلچسپی سے منظر کیا۔

## فصل فی الفتن کے واقعات

**فرنگی جنگ شہر فتح:** ان میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ مصر کا کوئی بیڑا دو روز ہوا ان کا منہرہ میں فرنگیوں کے ایک جہاز سے مقابلہ ہوا جس میں چوبیس فرنگی جہازیں موجود تھیں اور ان کے ساتھ بہت مال و متاع تھا۔ یہ لوگ شام کے فرنگیوں کے پاس جا رہے تھے۔ مسلمانوں نے ان پر فتح حاصل کی اور جو کچھ ان کے پاس تھا وہ سب لوٹ لیا۔ پھر وہ مصر پہنچے و تمام لوٹ آئے۔

**بدر الناصحیت:** امیر احمد غنایہ کی جنگ کا ہے۔ وہ یہ ہے کہ فرنگیوں کے ایک فوجی دستے نے دائروں کے مقام پر حملہ کیا۔ مسلمانوں نے ایلہ کے مقام پر انہیں پکڑ لیا اور عین تک ان کا مقابلہ کیا اس عرصہ میں مسلمانوں نے غنایہ میں بھی قتل و قتل کیے ان کے لیے بارش برسی اس کی وجہ سے وہ بہت سبب ہو گئے پھر انہوں نے فوجیوں سے شکست کھائی ان کی نصرت دی اور ان کا سامنا کر دیا۔ ان کے بعد فرنگی تلخ ہو گئے، مسلمان تلخ و جانتے مسرواہیں؟ گئے۔







ہر شاہی ملازمین کا ہر قطر  
 طرک تھا کہ سلطان نور الدین زنگی کا آؤ کر وہ خلافت کو یہ طلبہ بے شک مدد ملے، وقت تھا سلطان نے اس کا خاصہ  
 یہ پھر فریقین میں کاموں کا کاروبار کر کے اس کے خلاف اس نے فوجیوں سے فوج  
 اسے اطلب کی، جب اس کی فوج کو یہ دہشت منظر ہوئی تو اس نے اپنے ہاکم پر حملہ کر کے قہر کر لیا، پھر انہوں نے  
 سلطان صلاح الدین سے سب سے بھی روایا دیئے، پھر سلطان نے یہ واقعہ سن کر براہ راست اپنے ایک خاصہ آدمی کو اس کا  
 حکم فرما کر دیا۔

بچے حکام کا عقبر سلطان نے کل خاندان کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کو شکایا تھا کہ عزادار کو خدا اور نبی انہوں نے  
 ایمان دیا تھا۔ اس کا وہ حکم سلطان نے سلطان بن ہارون کو عفر کیا۔ سلطان نے طلب میں اس وقت تک قیام کیا جب تک  
 کہ خاندان کا پورے نہیں ہوئے، اس نے تمام علاقوں کے جٹا جٹا کر کے دیکھ کر راستہ لیا۔

عقب کا تاجہ صاحب۔ جب سلطان صلاح الدین طلب کے کاموں سے فارغ ہوا تو اس نے وہاں کو جانے اپنے فرائض سے  
 عاجزی کو دیکھا، اس کی سفیر بنی بی بی سے سلطان نے امیر حلب الدین اویسی کو اس کا گمان کر کے تاجہ صاحب کے اسم سے  
 میں سے تاجہ دیکھا۔

دوبارہ جہاد کی تیاری۔ جب سلطان دمشق پہنچا تو اس نے جہاد کی تیاری شروع کی اور تمام الجوز اور دیگر نگر کی  
 فوجوں کو انہیں تیار کیا، پھر فوجیوں کے حوالے کی طرف پیش قدمی کی۔ سلطان نے اسے پیش قدمی کے سامنے دیکھا  
 اور ان کو یاد دہانی دے کر کہ ان ملازمین کے خوف بھاگ گئے، اس لیے سلطان نے جہاد کی طرف پیش قدمی کرنا چاہا  
 اسے ایمان کرتے اسے یاد دہانی دے کر کہ اس کے بعد سلطان نے تمام کرد و بران مرسل کیا، اس فوجی فوجی بھی نہیں  
 سلطان کو دیکھ کر انہوں نے جنگ سے باز کیا بلکہ پرتو پر پڑ کر ان کی ہلاکتی اور چاروں طرف خدشہ کوئی۔

فوجی علاقوں کی تہی جان نے وائچ ان ملک ان کا خاصہ دیکھا اور تہہ و تک انہیں چپے اترنے پر ملاؤ کرنا چاہا، اس  
 تہہ کے لیے جوں آئے اور غار سلطان اس سے وائچ چلے اور اس کے گروہوں پر حملہ کر کے بہت سی غنیمت  
 حاصل کی۔ پھر وہ اپنے غریبوں کو دیکھ کر چلے گئے۔

الکرک کا محاصرہ۔ جب سلطان جہاد کی جنگ سے واپس آیا تو اس نے الکرک پر حملہ کرنے کی تیاری کی اور لشکر سے  
 گروہ تہہ و تک ان کے اپنے بھائی ابو بکر ملک احوال بنی یوب کو جو مصر میں اس کا نائب حکم تھا بلوایا کہ وہ الکرک  
 کے قریب قریب اس کے لیے جہاد میں واپس آئے، سلطان نے اسے طلب کر لیا، اسے لشکر کی حکومت کی جہاد کی تھی، جس نے  
 حضور کرئی تھی۔ سلطان نے اسے یہ بھی حکم دیا کہ وہ اہل اس اپنے اہل و عیال اور مال و دولت کو لے کر آئے۔ چنانچہ وہ  
 سلطان کے ساتھ الکرک کے مقام پر آئے، جہاد میں واپس آئے، لشکر نے چند دنوں تک اس کا محاصرہ کیا، اس کے چروائی



۱۔ یہی وہی مصرعہ ہے۔  
 ملائے حج کر لیے تھے راہوں نے شہر پہنچا تھیں (فکر تشریح: اسات) کی نصب کر دیئے تھے۔  
 ۲۔ ہر سلطان نے اس کے حاکم کی نمائندگی کی تھی کیونکہ اس کا خیال تھا کہ لوگوں کی فوجیں اس کی زیر دست  
 رہا کرتی ہیں پڑ پڑا شیعان کی یہ دعویٰ تو سن کر اس کا حاکم خشم کر دیا۔

حکام کے تدارکے۔ سلطان سلطان احمد بن نے اپنے بھائی اعلیٰ سلطان کے بجائے اپنے بھتیجے قلی احمد بن شاد کو  
 حاکم کا حکم غور کیا اور اعلیٰ سلطان کو اپنے ساتھ لے کر گیا اور اسے صوبہ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر  
 کیا۔ اس نے اسی سال دہشتان الہارک میں اسے طلب بھیجا، پتا چلا کہ اس نے قرظہ نظامہ کو ذی کرب سے واپس بلا لیا۔

الفرک کا دوبارہ وصال۔ سلطان احمد بن نے بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر کیا اور اسے صوبہ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر  
 کیا۔ اس نے اسی سال دہشتان الہارک میں اسے طلب بھیجا، پتا چلا کہ اس نے قرظہ نظامہ کو ذی کرب سے واپس بلا لیا۔  
 ۱۔ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر کیا اور اسے صوبہ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر  
 کیا۔ اس نے اسی سال دہشتان الہارک میں اسے طلب بھیجا، پتا چلا کہ اس نے قرظہ نظامہ کو ذی کرب سے واپس بلا لیا۔  
 ۲۔ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر کیا اور اسے صوبہ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر  
 کیا۔ اس نے اسی سال دہشتان الہارک میں اسے طلب بھیجا، پتا چلا کہ اس نے قرظہ نظامہ کو ذی کرب سے واپس بلا لیا۔

سلطان احمد بن نے بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر کیا اور اسے صوبہ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر  
 کیا۔ اس نے اسی سال دہشتان الہارک میں اسے طلب بھیجا، پتا چلا کہ اس نے قرظہ نظامہ کو ذی کرب سے واپس بلا لیا۔  
 ۱۔ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر کیا اور اسے صوبہ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر  
 کیا۔ اس نے اسی سال دہشتان الہارک میں اسے طلب بھیجا، پتا چلا کہ اس نے قرظہ نظامہ کو ذی کرب سے واپس بلا لیا۔

فرنگی بستیوں کی تباہی: جب سلطان نے یہ دیکھا کہ افراسیاب کا قلعہ مزہ فوجی اور اس کی مدد سے قلعہ کو محکوم بنا دیا ہے تو  
 اس نے یہ حکم دیا کہ اس کی طرف کوچ کرنے کے لئے وہاں کو دیا اور وہاں آگ لگا دی اور اسے واپس لے کر  
 دیا۔ ان کو یہاں حضرت زکریا علیہ السلام کا محل رہا کہ تمام ملحقہ کے وہاں سے مسلمان قیدیوں کو رہا کر دیا۔ پھر ان سے  
 دین کی طرف کوچ کیا اور اسے قلعہ کر دیا اور اسے واپس لے کر دیا۔

سلطان نے وہاں سے یہ طرف کوچ کرنے کے لئے بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر کیا اور اسے صوبہ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر  
 کیا۔ اس نے اسی سال دہشتان الہارک میں اسے طلب بھیجا، پتا چلا کہ اس نے قرظہ نظامہ کو ذی کرب سے واپس بلا لیا۔

۱۔ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر کیا اور اسے صوبہ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر  
 کیا۔ اس نے اسی سال دہشتان الہارک میں اسے طلب بھیجا، پتا چلا کہ اس نے قرظہ نظامہ کو ذی کرب سے واپس بلا لیا۔  
 ۲۔ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر کیا اور اسے صوبہ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر  
 کیا۔ اس نے اسی سال دہشتان الہارک میں اسے طلب بھیجا، پتا چلا کہ اس نے قرظہ نظامہ کو ذی کرب سے واپس بلا لیا۔

جب سلطان نے وہاں سے یہ طرف کوچ کرنے کے لئے بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر کیا اور اسے صوبہ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر  
 کیا۔ اس نے اسی سال دہشتان الہارک میں اسے طلب بھیجا، پتا چلا کہ اس نے قرظہ نظامہ کو ذی کرب سے واپس بلا لیا۔  
 ۱۔ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر کیا اور اسے صوبہ بلخ اور اس کے متعلق علاقوں کا حاکم مقرر  
 کیا۔ اس نے اسی سال دہشتان الہارک میں اسے طلب بھیجا، پتا چلا کہ اس نے قرظہ نظامہ کو ذی کرب سے واپس بلا لیا۔



تاریخ ابن قتیبہ جلد ہفتم

**موصل پر حملہ کی تیاری:** سلطان نے وہ ریح الاول میں کوئی کیا تو اس نے لشکر میں حاتم کینا نور الدین اور یزید ابن عمر کے حاکم معتمد بن سجاد شاہ بھی شامل ہو گئے۔ معتمد بن سجاد شاہ نے حمید الدین صاحب حاکم کے راجہ کے بعد اپنے چچا معتمد بن حاتم موصل کی طاقت کو دیکھی تھی۔

**خواتین کی درخواست:** یہ سب کام سلطان صلاح الدین نے ساتھ موصل پر حملہ کرنے کے لیے روئے ہوئے۔ جب یہ خبر پہنچے تو وہاں سلطان سے عزالدین کی والدہ اور اس کے چچا نور الدین کی بیٹی اور شامی خاتون کے دیگر افراد نے ملاقات کی انہوں نے سلطان سے مصالحت کی درخواست کی تاکہ ان کا یہ خیال تھا کہ سلطان ان خواتین کی درخواست رو نہیں کرے گا، خصوصاً سلطان نور الدین کی بہن جزاف کی بہن ہوتی نظر کرتے گا۔

**ابن موصل سے جنگ:** سلطان صلاح الدین نے اس بار سے قبل اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا تو قیسنی اور علی بن احمد المصلوب نے یہ مشورہ دیا کہ ان خواتین کی درخواست کو منظور نہ کیا جائے۔ اس کے بعد یہ لشکر موصل کی طرف روانہ ہوا اور ابن موصل سے انہوں نے جنگ شروع کر دی۔ ابلی موصل نے چالیس ہزاری لاکھ تھوڑے بہت خواتین کی درخواست کو رد کر دینے پر بہت زراحتیں کیں یہی شہر فتح نہیں ہو سکا۔ سلطان نے تھوڑے عرصہ میں اپنے ساتھیوں کو بہت رو بہلا دیا۔

**جنگ میں ناکامی:** دوسرے عرصہ میں ابو علی کا حکم نور الدین نے دیا کہ انہیں کچھ عسکر اور عسکرین کو کھڑی کیجئے۔ سلطان نے ان دونوں کو مشرقی سمت پر بھیج دیا اور ابلی موصل کو انہیں روک دینے کی طرف بھیجا تاکہ وہ اس کا پیرو کرے۔ مگر یہ نہ ہو سکا کہ اس وقت تک صلیب دار رہیں جب تک سلطان صلاح الدین ابلی موصل سے واپس نہیں آتا۔

حاکم بن سجاد بن سجاد علی کرانی کا نائب زعفر بن یحییٰ کا حکم ہے سلطان صلاح الدین نے اس وقت تک نہ ہونے دیا۔

## غلاط کے حالات

**شاہرین کی وفات:** اس اثنا میں سلطان کو یہ غلط فہمی کہ غلاط کو حاکم شاہرین غوث بن کاتب نے لیا ہے مروجہ نہیں تھا کہ وہ اس کی ملکیت کو فتح کرنے پر جاتے ہیں لہذا اس کی طاقت کے لیے بہت مفید ہوتی ہو سکتی ہے مگر اسے وہاں سے باشندوں کے غلوں میں موصوفہ ہے۔ جن میں اسے وہاں بلایا گیا تھا اس نے وہ موصل چھوڑ کر وادیوں میں۔

**ابلی غلاط کی سیاسی چال:** حقیقت یہ ہے کہ ابلی غلاط نے اسے مکر و فریب کے ساتھ بلوایا تھا کیونکہ اس زمانہ میں آذربائیجان کے حاکم حسن الدین بیلوکان اپنا اثر نہ بھی اس علاقے کو فتح کرنے کا اور اسے ساتھ اس نے جو سامعین کے ہونے دیکھے تھے ان کا حال شاہرین سے کر دیا تھا تاکہ اس کے دشمن کے ذریعے وہ غلاط پر قبضہ کرے لہذا جب وہ اس



دریغ میں ملک میں صراحتاً ہے۔ سلطان صلاح الدین نے سلطان محمد بن طغرل بنی ہند کے لئے روانہ کیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کو گروا کر اپنے علاقے کی برافروختگی کر سکیں۔

بہلوان کی اطاعت پانچویں سلطان صلاح الدین غلاط کے لئے روانہ ہوا۔ اس کے ہر دو اہل فوجی دستوں کی قیادت ناصر الدین محمد بن شہرک اور مظہر الدین حاکم اہل دیو بند کر رہے تھے۔ جس زمانے میں ان لوگوں نے جیٹی ندی کی گھٹی میں حاکم آذربائیجان بھی وہاں پہنچا، وہ غلاط کے قریب مقیم رہا۔ اہل غلاط کے قاصدوں نے جبکہ افسانہ سلطان صلاح الدین اور بہلوان (حاکم آذربائیجان) دونوں سے کتبہ دشمنی کی آفر کار اہل غلاط نے بہلوان (حاکم آذربائیجان) کی اس صحت قبول کر کے اس کے نام کا خطبہ (مساجد میں) پڑھوایا۔

قطب الدین کی وفات جب اہل غلاط نے بہلوان کے نام کا خطبہ پڑھا تو اس وقت صلاح الدین شہر ہندوستان کے قریب تھا۔ یہ شہر حاکم اردین قطب الدین کے ہاتھ تھا۔ وہ فوت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد اس کا ایک مقررین لاگوار کیا گیا۔ اس لیے اس نے اس کی حکومت کو غلاط شاہین کے سپرد کر دینے کی ویسٹ کی تھی اور اس نے اہل دیو بند شہر میں رہنا شروع کیا۔

میر فارقین کا محاصرہ جب شاہین فوت ہو گیا تو صفین نے سہارا قلعہ کے شہر کو فتح کرنے کا ارادہ کیا پانچواں اس نے اس پر حملہ کیا۔

سلطان کا بیٹا سلطان (میر فارقین) کا بیٹا سلطان ناصر الدین برقعہ تھا۔ اس نے شہر کی چھٹے طریقے سے برافروختگی کی۔ اس شہر میں قطب الدین (میر فارقین) کی چھٹی اپنی لڑکیوں کے ساتھ رہتی تھی وہ حاکم کینا نور الدین کی بیٹی تھیں۔ سلطان صلاح الدین نے اس پر دو گویہ بیٹے بھیجا کہ "بیٹے! شہر اس کے حوالے کر دینا چاہتا ہے اور تم تمہارے بھائی نور الدین کے حق کی پس مندی کرتے ہیں کہ میں تمہاری بیٹیوں کا نکاح اپنے بیٹوں سے کر دوں گا۔ اس طرح شہر ہمارے قبضے میں ہے گا۔"

شہر پر تسلط اور برقعہ کو فتح کرنے کے بعد سلطان ناصر الدین کی حمایت کر رہے تھے۔ اس وقت کے شہر اس کے ساتھ خط و کتابت کی ہے چونکہ اہل غلاط کی خدا حمایت کی شہر فتح کی اس لیے وہ شہر ہندوستان میں اس نے جاگیر مال کی شرط کے ساتھ شہر ہوائے کر دینے کا پیمانہ بھی دیا۔ پھر اس نے شہر سلطان کے حوالے کر دیا۔ سلطان نے شہر کو فتح کر کے اپنے ایک فرزند کا نکاح خاتون کی ایک بیٹی سے کر دیا اور اسے اور اس کی بیٹیوں کو قلعہ دھارن میں بند کر دیا۔

مواصل کی طرف روانگی یہاں سے سلطان مواصل کی طرف روانہ ہوا۔ وہ بھیمن سے گزرنا ہوا اور انڈیا پہنچا۔ اس نے انڈیا کو دیکھا جہاں سوہمرا گند رہا اور وہاں کے تمام علاقہ کا محصور ہوا موصول کر کے اس نے کام شروع کر دیا۔



دریغ ملک میں رہا۔  
سرمائی قیام اور انہی کو مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کر کے

**صلح کی شرط** مجھ سے یہ اہمیت پرور اور اعلیٰ اور اعلیٰ کی تہذیب و تمدن اور یہ شہر و دیہات کی سرحدیں اسے  
شہر و دیہات کا حصہ بنانا اور انہی کا علاقہ اور ان کے پیچھے کے علاقے۔

**صلح کی تکمیل** سلطان سلطان احمد نے اس کے بعد یہ دیکھا کہ وہ ان کے پیچھے آئے۔ اس نے انہی کے قریب  
آئے کہ ان کے علاقے اور ان کے پیچھے اس کے پیچھے آئے اور ان کے پیچھے آئے۔

**سلطان کی بڑھاپا** سلطان سلطان احمد نے ان میں کوئی حیرت انگیز کام یا اس نے پاس میں کا پھل ملک  
میں کا کھانا اور اس کے قریب ملک اور ان کے پیچھے آئے۔

**اصول سلطنت کی تشکیل** جب سلطان نے مرض سے نظر نہ کر سکتے تھے اور ان کے اختیار میں کوئی اختیار نہ رہا۔ ان کے  
امریں تقسیم کر دی اور ان کے ملک کا کمر بنانے کا حکم دیا۔ چار سلطان محمود اور ان کے پیچھے آئے۔

**ناصر الدین کی وفات** جب سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔  
ان کی جائیداد میں سے اور ان کے علاقے میں۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔  
ان کے امراء اور ان کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔  
ان کے بعد ان کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔  
ان کے بعد ان کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔  
ان کے بعد ان کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔

**تقسیم سلطنت کی تفصیلات** سلطان احمد نے اس کا ایک فرزند اور ان کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔  
سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔  
ان کے بعد ان کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔  
ان کے بعد ان کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔  
ان کے بعد ان کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔  
ان کے بعد ان کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔

**تقی الدین کی مخالفت** پھر اس نے اپنے فرزند افضل اور اپنے پیچھے آئے۔ سلطان احمد نے شہر اور اس کے پیچھے آئے۔







مسلمانانِ قوجاہی کی فتحِ ہند کی۔ سلطان حسن علی شاہ نے طبرستان سے تمام لڑائی ہتھیوے تھیں اپنے قہر و قوت سے لپیٹے۔ چنانچہ وہ ان کے طاقتوں کو توڑ کر کے بال قیامت حاصل کر لے گئے تھے۔ یہ تمام واقعہ ۱۰۷۹ھ تک رہا تھا۔

صلیبی حاکمِ انکرک سے صلح۔ ان فرقی کے مابین پریش و مال جو انکرک کا حکم تھا سب سے ذریعہ چال باز اور فطرتاً تک۔ سلطان نے اس پر زبردست حملہ کر کے اس کے شہر کا محاصرہ کر لیا تھا۔ آخر یہ مصلحت نہ رہی کہ وہ صلح کر گئے۔ یہ صلح کرانے کے بعد دونوں قوموں کے درمیان کے دوستی پر امن ہو گئے تھے۔

صلیبی حاکم کی ہند کی۔ انکرک کی راجہ سلطان حسن علی شاہ نے ان کے بیٹوں کا قیام نظر رکھا۔ ان کے علاقے کے گھڑا تو اس (افغانی نام) نے ہندوئی کر کے ان کے قہر کر لیا اور ان کے ساتھ جو سران تھا اسے لوٹ لیا۔ سلطان صلاح الدین نے یہ حکم دیا تھا۔ سلطان نے باز نہ نہائی۔ آخر اس فرقی کے حکم (املاک) نے اپنے ہندوئی پروردگار کی پادشاہی میں سلطان نے یہ حکم دیا کہ اگر وہ وہاں تک پہنچا تو اسے قتل کر کے پھاڑ دے گا۔ چنانچہ سلطان نے اس واقعہ کے لیے موصول الجزیہ و زمینیں اس کے لیے ہتھیوے۔ اس سے مسلمانوں کو دولت چھا دی اور وہ دیکھ کر ۱۰۷۹ھ میں سلطان تمام نظروں سے غور ہتھیوے۔ وہاں پہنچا اور وہاں اس کے ساتھ تک پہنچ گیا۔

حج کے قصد کی حفاظت۔ اس وقت سلطان کو جو خبر ملی کہ پریش اور مال جو انکرک کا حکم تھا سب سے ذریعہ چال باز اور فطرتاً تک۔ سلطان نے اس پر زبردست حملہ کر کے اس کے شہر کا محاصرہ کر لیا تھا۔ آخر یہ مصلحت نہ رہی کہ وہ صلح کر گئے۔ یہ صلح کرانے کے بعد دونوں قوموں کے درمیان کے دوستی پر امن ہو گئے تھے۔

صلیبی عزتوں کی تباہی۔ اس نے بعد سلطان صلاح الدین نے انکرک کی طرف روانہ ہوا۔ اس نے اپنے نوکیل دوستے انکرک کے خزانے اور شہر کے علاقے میں لپیٹے۔ چنانچہ انہوں نے ان دونوں مد توں کو تباہ کر دیا۔ پریش اور مال انکرک میں محصور ہو گئے۔ یہ فکدہ دہری فرقی تو بھی اس کی مدد کے لیے نہیں بھیج سکتے تھے۔ چنانچہ سلطان کے فرزند الفضل کی مدد سے ان کے ساتھ ہتھیوے گئے۔ اس اثر میں سلطان نے اپنے فرزند الفاضل کو بھیج دیا کہ وہ ان کے لیے مدد فرمادے۔ ان کے مدد سے ان کے فرزند الفاضل کو بھیج دیا کہ وہ ان کے لیے مدد فرمادے۔ ان کے مدد سے ان کے فرزند الفاضل کو بھیج دیا کہ وہ ان کے لیے مدد فرمادے۔

سلطانوں کی عظیم فتح۔ یہ فیصل نے سلطان حسن علی کو تیری مدد کی تھی۔ یہاں پہنچا اور وہاں اس کے ساتھ تک پہنچ گیا۔ سلطان نے اس پر زبردست حملہ کر کے اس کے شہر کا محاصرہ کر لیا تھا۔ آخر یہ مصلحت نہ رہی کہ وہ صلح کر گئے۔ یہ صلح کرانے کے بعد دونوں قوموں کے درمیان کے دوستی پر امن ہو گئے تھے۔



وہیں فرنگی حاکم (ریجنٹ) موجود تھا۔ اس نے کوئی مزاحمت نہیں کی کیونکہ اس کے اوپر سلطان صلاح الدین نے درمیان  
موجود تھا۔ چنانچہ یہ فیصلہ فرنگی اس لیے تمام ملک و اس کی پشت کی خبریں پہنچانی تھیں۔

**سلطان کی فنی مجاہدات صبح:** جب ملوہ کے مقام پر (سلیبی) آئے تو وہ ملوہ کا دروں (خداوہ) اور استوارہ (جماعت)  
تو کھلتے دیکھتے ہوئی تو مسلمان فانی خیمت کے فرنگی حاکم ایمنہ کے پاس سے طریقہ کے مقام سے گزرے۔ ان کے پاس  
کی پشت پر تھے۔ کہ سلطان صلاح الدین کے پاس پہنچے جو اپنے لیے فوجی کیمپ کی طرف واپس چلے گئے۔ جو اس کے فرزند  
کے زیر قیادت تھا۔ سلطان ان کے پاس سے بھی گزرا۔ اس نے فرنگی خاندان کے خلاف جہاد کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔  
چنانچہ ان کا لشکر جمع کرنے لگے۔

**ایمنہ کی غداریاں:** سلطان کو اطلاع ملی کہ فرنگی جہاد ایمنہ اپنے ہم منصب (فرنگیوں) کے ساتھ مل کر ملوہ میں  
نے سلطان کے ساتھ کیے ہوئے معاہدے کو توڑ لیا ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ تمام سیاحانی و درویشی چھوڑ دیں اور انہوں  
نے ان کی مسلمان وطن کی ان پالیسی کو پسند کیا تھا۔ مسلمانوں کی فوجیں جہاد میں ان کے قیدی اور ان کے رہنما تھے۔ ان  
اسی کے شیعہ ہیں۔ ملوہ میں ان کے وجود کی اطلاع دیکھ کر سلطان نے ان کے جہاد کا رد کیا اور ان کے خلاف (خداوہ)  
استوارہ (جماعت) اور دیگر مذہبی سربراہوں کو بلا کر روک دیا تھا۔ انہوں نے اسے یہ دھمکی بھی دی کہ وہ اس کے خلاف لشکر کا  
طوفان ماریں گے۔ ایمنہ (ان صاحب) کے بعد ایمنہ جیت کر ملوہ میں آئے اور اس نے اپنا فیصلہ تبدیل کر لیا اور ان سے  
مافیہ پختہ ہوئی۔ اس کی مدد کی کوئی نئی نئی کامیابی نہ ہو سکی۔ وہ ان کا فرزند اور صاحب پرستوں کا مددگار بن گیا اور  
انہوں نے اس سے اس کے خلاف اتحاد کر لیا۔ چنانچہ ملوہ میں شامل ہو گیا۔ وہ مسلمانوں کے خلاف ملوہ میں صرف روئے نہ رہا۔

**جہاد کا مشورہ:** جب یہ خبر سلطان صلاح الدین کو ملی تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا۔ کچھ لوگوں نے اسے اس  
وقت تک جنگ کرنے کا مشورہ دیا جب تک کہ وہ ملوہ میں نہ ہو جائیں۔ کچھ لوگوں نے جنگ کرنے کا مشورہ دیا کہ وہ اس  
کے بعد ملوہ پہنچ کر ان کے ساتھ مل کر لڑے۔

سلطان صلاح الدین نے جنگ کرنے کے مشورہ کو رد کر دیا اور اس سے متعلق جواب دیا۔

**فتح طبرستان:** جب سلطان نے ملوہ میں ان کے ساتھ مل کر لڑنے کا مشورہ کیا۔ وہ فریب سے بچے۔ ایک  
کوئی کہہ رہا تھا کہ وہ اس سے اس کے فرنگی حاکم کی طرف پیش قدمی کی گئی۔ وہ ایک اور اپنے حضور سے باز نہیں آئے تھے  
تاکہ جب رات ہوئی تو سلطان نے اپنے لشکر میں ایک جماعت ہر پہنچائی۔ ان کے دو مشیر اس رات طبرستان کے  
اس میں آگ لگائی اور اسے بھڑکایا۔ ان کے باشندے تھوڑے تھوڑے ہتھیاروں کے ساتھ مل کر اس کی مدد لگے۔

**زبردست جنگ:** جب فرنگیوں کو یہ اطلاع ملی تو ان کا اتحادیت پریشان ہو رہا تھا۔ انہوں نے ملوہ کے گام ادا کیا۔ ان کے  
ان کے کہہ کہ ہم ہرگز اس سے اس کی مخالفت کی اور اس پر سلطان صلاح الدین کی حمایت اور مدد کی کا اہم کام کیا۔ ان کا  
نتیجہ یہ ہوا کہ فرنگی فوجوں نے ملوہ کو فتح کرنے کا ارادہ کیا اور وہ صرف اس کے لیے اپنے فوجی مرکز پر پہنچ گئے۔ ان کے











میرزا شہرناہ کی طرف روانہ ہوا اور اس سے بھی فتح کر لیا وہاں جو فرنگی موجود تھے انہوں نے تادم یک چ کر بنا دی۔  
 انیسویں سال دو سو کے ساتھ سرہنہ کی اجازت دینی۔

**فتح تین و صید:** سلطان نے قی ولہ میں خراجے شایانہ کو فوج دے کر تین کی طرف بھیجا کہ وہاں سے افریقیوں کے لیے حملہ کی سہولت کرے اور صور سے بھی یہ سہولت قطع کر دے۔ چنانچہ اس نے وہاں پہنچ کر اس سہولت کا اعتراف کر لیا اور وہاں کے لوگوں کو اس قدر شک کیا کہ وہ انھیں ڈال کر پناہ حاصل کرنے پر مجبور ہوئے آخر کار انھیں پناہ دے کر اس مقام پر جمع کر لیا گیا۔

بہار میں اس کی طرف روانہ ہوا۔ رفتے رفتے میں وہ سرحد کے پاس سے گزرا تو جنگ کرنے کے بعد اسے بھی فتح کر لیا۔ اسے میں یہ فیصلہ حاصل ہوا کہ سیدہ کا حاکم بھاک گیا ہے۔ لہذا وہاں پہنچ کر اس سال میں مادیاتی عمارتوں کے آخر میں صید کو بھی فتح کر لیا۔

**فتح حیرت:** میرزا باکی دین حیرت کی طرف روانہ ہو گیا اور اس غیریٹ ایک ست سے اس نے فتح کیا۔ اعلیٰ خیریت کے سہ سلطان و دوسری طرف سے شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس سے وہ بہت پریشان ہوئے اور یہ گدہ وہاں دیہات سے غلبہ اصفان کے افراد کو لگائے تھے اس لیے وہ ان سے کسی گھبراہٹ اور پریشانی کو دور نہیں کر سکے اور آخر میں انھیں ہتھیار ڈالنے پڑے اور مسلمانوں نے انھیں زین عاصی کرنے کے بعد وہ مادیاتی لٹا کر اسے آخری دین حیرت بھی فتح کر لیا۔

**فتح جمیل:** صحنی کا حاکم اسحق میں شیعہ تھا۔ اس نے اپنے نائب کو یہ دعوت کی کہ وہ جمیل سلطان صلاح الدین کے عزائم کر دے۔ اس کے ہر نے اس سے کہا کہ وہ اس کا چاہتا ہے جب حیرت کا حاکم چاہے وہی فتوے سے بلایا گیا جب اس نے قلعہ سلطان کے خاتمے کر دیا تو اسے رہا کر دیا گیا۔ وہ فرنگیوں کا بہت بڑا خطرہ سردار تھا۔

**فرنگی نواب کی آمد:** طرابلس کا حاکم جب طین کی جنگ سے فوج کا تاروہ ضرر بردہا گیا کہ وہ اس شہر کی حفاظت کرنا چاہتا تھا اور اسے مسلمانوں سے روکنے کے لیے اس نے وہاں دھامت اختیار کر لی مگر جب سلطان صلاح الدین نے تین و صید اور حیرت کو فتح کر لیا تو اس نے بہت ہار دی اور اپنے شہر طرابلس چھوڑ دیا۔ اس سے یہاں اور صور کے فرنگی شہر (معاذ) فوجوں کے خیریت ہو گئے۔

اس عرصے میں ایک بڑا فرنگی تار اور نواب جسے مارکوئس کا خطاب ملا جو انھیں مغرب سے پہلے (فرنگی) ماز و سامان کے ساتھ عسکری ہندو گاہ پر فخرانہ لایا۔ اسے اس شہر کے فتح کرنے کی خبر نہیں تھی اس کے برعکس اس کے افسرانے (معلومات حاصل کرنے کے بعد) اسے بتایا کہ اس شہر میں سلطان صلاح الدین کا قریب الاصل موجود ہے (اور اس کا قبضہ ہے) اس نے اسے چاہن تیار کر دیا اور مسلمان بھی کچھ فرنگیوں کے قبضہ میں ہیں مگر یہاں ہندو نے اسے وہاں اس کے جہاز بھیجا جاتے تھے لہذا اس نے یہاں حاصل کرنے کی کوشش کی تاہم ہندو گاہ میں داخل ہو سکے۔ (انہیں یہ معاملہ طے ہوئے تین چار تھانہ) اسے شہر میں پہنچا تو اس کی اور وہاں سے صور لے گئی۔



صورت پر فرنگی فوج کی حکومت: امیر افغان نے اس کے توفیق میں جنگی افسران بھیجیں مگر وہ اسے بکریوں کی طرح سمجھ کر دوسرے ہندو گروہوں، اہل دیوبند اور اہل اہل نے دیکھا کہ فرنگیوں کے ہتھیار تلواروں کی بجائے گولہ باریک ہوئے ہیں۔ وہیں سے اس نے (شہر پر حکومت کرنے کی اور فوج کی اور اس نے فوج کی مخالفت کرنے کی ذمہ داری قبول کی۔ اس نے شہزادوں سے اس بات کا عہد کر لیا کہ یہ شہر اس کے ماتحت رہے گا اور کوئی اور اس میں داخل نہیں رہے گا۔ ایسی صورت میں اس کی مخالفت کے لیے بہت اہل فریق کرنے کے لیے تیار رہے گا۔

اس کے بعد وہ شہر کا انتظام دوسرے کر۔ فرنگیوں کی تیار کرنے کی تیار کرنے کے لیے مناسب انتظامات شروع کر دیے۔ اس نے فوج کی کھوپڑی اور فوجیوں کو درست کر لیا۔ شہر کے خیر و بہ و مالک ہوئے۔

عسقلان کا فاعل: جب سلطان صالح الدین نے وہاں پہنچے اور اس میں فوجیوں کو فتح کر لیا تو انہوں نے اپنی فوج عسقلان اور بیت المقدس کو فتح کرنے کی طرف مہم کی۔ عسقلان کا شہر شام اور مصر و جدو کرنے والا تھا۔ اس لیے وہ بیروت سے بہرہ ور است۔ عسقلان کی طرف وہاں "ایمان" سے اس کا جانی ملک عدلیں مگر اس نے اپنا جو سرکار ایک نہ بدست فوج لے کر آیا تھا۔ لہذا سلطان نے ماہی دین فریڈ کے ہندوستان کا محاصرہ کرنے کے بعد شروع کر دی۔

شہر پر جنگ: سلطان نے فرنگیوں کے بادشاہ اور اس کے علم بردار کو جو جنگ میں متیہ تھے دمشق سے اہل دیوبند بھیجے۔ اہل دیوبند عسقلان کے فرنگیوں کو اجازت دے دی کہ وہ شہر (سلطان کے) حوالے کر دیں۔ اہل دیوبند نے اس حکم میں اہل شہر کو بھروسہ کیا۔ مگر انہوں نے ان فرنگیوں کی بات نہیں مانی بلکہ انہیں نہ سہارا دیا۔ پہلے سے جواب دہ سلطان نے اس کے بعد سخت جنگ کی اور ان کی فوجوں پر چالیں کرنا شروع کیں۔ انہوں نے فرنگیوں کو بادشاہ اہل شہر کو لے کر دیوبند انہوں کے خطوط بھیجے۔ کہ وہ شہر چھوڑنے کو ہیں۔ ان میں وہاں ہندوستان کے اہل دیوبند نے نیکو قرار نہیں دے کر فاعل تسلیم کیا۔

فتح عسقلان: جب ان پر محاصرہ سخت ہوا تو اہل شہر جنگ سے متعلقہ نہ رہے۔ انہوں نے اپنی مملکت کے مطابق سلطان کے ماتحت بھی روانہ کیے۔ سلطان نے ان کی تمام شرائط تسلیم کر لیں اور چوروں کو شہر کا کام کرنے کے بعد وہی سال کے وسط میں شہر پر قبضہ کر لیا۔ شہر پہلے ہی وہاں اور اس وقت سے کہ بیت المقدس روانہ ہو گئے۔

سلطان نے اس کے بعد اپنے فوجیوں سے مرد و دیوبند کے علاقوں کی طرف پیچھے چلے گئے۔ ان فوجوں نے رندہ دار و دیوار و ان اہل دیوبند کے مقامات پر گئے۔ انہوں نے اس علاقے پر قبضہ کر لیا۔ انہوں نے یہاں ٹارہ صلیبی رضا کاروں کے ماتحت تھا۔

سلطان نے عسقلان کے محاصرہ کے دوران میں مہم کو ختم کر دیا۔ سلطان نے اس کا حکم کیا اور اس کے بعد عسقلان کی ہندو گروہ اور اللہ کی رحمت سے اس نے اس کا اہل کے مضامین میں جو کچھ بیان کیا وہ وہاں سے تھے۔ کام آتا تھا۔















کے وزیر تہجد ہوا۔ پھر اس نے شہر صدر کی طرف کوچ کیا جہاں فرنگیوں کی بہت بڑی تھ۔ دینی مٹی مٹی مار کر کھس (فرنگی زوہب) نے اس شہر کی حد اعتد کا محروم انتظام کر لیا تھا۔

مارکو پولو کی سیاحت: جب سلطان کا پہنچ گیا تو اس نے وہاں چند دن قیام کیا۔ اس عرصے میں مارکو پولو نے بہت زیادہ آبادی کر دی۔ اس نے گویں خند قبیلے کو دیکھا اور انھیں صوبوں کو بالکل درست کر لیا اس شہر کے تین طرف سے دروازے تھے۔ اس شہر کے واسطے دیکھے ہوئے نہیں ملے سے ظاہر ہے کہ یہ بڑا بڑا تھا۔

پہلی صدی ہجری میں سلطان سلطان نے وہاں ایک رمضان، مہاراج کو پہنچایا گیا سلطان نے اپنا محل ایک بندھ بننے پر بنایا جہاں سے وہ میدان جنگ کی طرف نکلتے۔ اس نے جنگ کر کے کے لیے اپنا سپہ سالاروں کی دہریاں مقرر کر دیں تھیں۔ (یاد رکھئے) سلطان نے جو جن کی قیادت کر تھیں۔ چار تھے: (۱) سلطان کا فرزند، (۲) افضل (۳) اور (۴) وزیر اعظم (۵) اس کا بھائی ملک عادل (۶) اس کا بھتیجا قلی احمد بن۔

کرلی جنگ: سلطان نے اس کی نصیحتوں پر کائناتی اور قدرتی قوتوں کے ساتھ لڑنے سے فرنگی فوجیں جیتی اور آرمی لگائی۔ ان کشتیوں میں بیٹھ کر مسلمانوں سے جھگڑا کر ان پر حملہ کرتے تھے۔ اس طرح تک کر کے وہ مسلمانوں کو شہر کی فصیل کے قریب آئے۔ اس سے روک رہے تھے۔ ابتدا سلطان نے مصر کے، غریب کو دھکا دیا اور اس نے وہاں پہنچ کر فرنگیوں سے بڑی سبکی کا تہ لہ کیا۔ اس واقعہ پر وہ مسلمان نصیحت کے قریب نہ کر جنگ کر رہے تھے اور انہوں نے سندھ اور ملکی دونوں دستوں سے فرنگیوں کا محاصرہ کر لیا مگر فرنگی مسلمانوں کے پانچ بیڑوں پر حملہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ فرنگی جن سے سلطان صفحہ الہیہ نے کیا وہ بہت ہیرویت دیکھ کر ہار فرنگیوں کے غریبوں سے نے اب ان کا حق قب کیا تو انہوں نے اپنے آپ کو سامنے پر چھائی۔ ہار کر چھایا اور فرنگی بیڑ سے ٹوٹ کر دیا۔ اسے سلطان عادل الدین نے اپنے قبضے میں لا کر زندہ کر دیا۔ سلطان نے صور کا سخت محاصرہ کیا مگر وہ نہ کھینچا۔ گائیو کھدیاں کا سلطان اور بیٹے اقدس سے فرنگی پناہ گزین ہو گئے تھے اور وہ وہاں سے حاکم کی اپنی دولت اور دیگر ساز و سامان سے مدد کر رہے تھے انہوں نے سندھ واد کے فرنگیوں سے بھی مدد طلب کی تھی اور انہوں نے فرنگی مدد دے کا وعدہ کیا تھا اور والد کی آہ کا انتظار کر رہے تھے۔

حکام کی قیام: جب سلطان نے محسوس کیا کہ یہ غیر امانت بخش ہے تو اس نے کوچ کرنے کے بارے میں اپنے مامیوں سے مشورہ کیا۔ انہیں اس پر توجہ دے کر یہاں سے کوچ کر دیا۔ سلطان نے دہلی والی کہہ کر میں حکام کی طرف کوچ کیا اس نے اپنی فوجوں کو اجازت دے دی کہ وہ اپنے وطن چکا جائیں اور دوسرے جہاز تک آدرا کر رہیں چنانچہ مشرقی اور شمالی دھڑ کی فوجیں واپس بھی گئیں اور سلطان نے اپنے خاص مامیوں کے ساتھ مکہ میں مقیم رہا۔ سلطان نے شہر کا نام سلطان لودھین کے ایک مامی کو دے کر مقرر کیا۔

سلطان کا پیغام: جب سلطان اقدس کے محاصرہ میں مشغول تھا تو اس وقت اس نے صور کے محاصرہ کے لیے لشکر بھیجا تھا



تا کہ یہاں سے ہر شخص اس کا منتہی نہ ہو کہ یہاں سے ملے۔ اس کی وجہ سے قطع کر دی تھی۔ اس لیے انہوں نے سلطان صلاح الدین کو جب کہ وہ مصر کی سرور کو رہا تھا صحنہ وادیاں میں یہاں سے ملے۔ اس کی وجہ سے یہاں سے ملے۔ اس کی وجہ سے یہاں سے ملے۔

کوسب دھند کا محاصرہ۔ سلطان صلاح الدین نے جب اس علاقہ کی طرف توجہ کی تھی کہ اس نے قلعہ توبہ کا محاصرہ کرنے کے لیے ایک لشکر بھیجا تاکہ وہاں کے لوگوں کی فوجوں کے حملوں سے حفاظت کرے۔ یہ قلعہ توبہ ایک اعلیٰ فرقہ کے لیے تھا۔ سلطان نے قلعہ توبہ کے قلعہ کے ساتھ ساتھ ایک قلعہ بھی بنوا دیا۔ اس لیے یہ قلعہ توبہ کے فرقہ کے لیے تھا۔ یہ قلعہ توبہ کے قلعہ کے ساتھ ساتھ ایک قلعہ بھی بنوا دیا۔ اس لیے یہ قلعہ توبہ کے فرقہ کے لیے تھا۔

جب سلطان نے قلعہ توبہ کے قلعہ کے ساتھ ساتھ ایک قلعہ بھی بنوا دیا۔ اس لیے یہ قلعہ توبہ کے فرقہ کے لیے تھا۔ یہ قلعہ توبہ کے قلعہ کے ساتھ ساتھ ایک قلعہ بھی بنوا دیا۔ اس لیے یہ قلعہ توبہ کے فرقہ کے لیے تھا۔

فوج کی غفلت کا نتیجہ۔ ماوشا نامی آئینی راجہ کو یہ اتفاق ہوا کہ اس نے قلعہ توبہ کا محاصرہ کرنے کے لیے ہر لمحہ اس کے محاصرہ کی غفلت سے اس میں خالی ہو گئی۔ اس لیے اس نے قلعہ توبہ کے قلعہ کے ساتھ ساتھ ایک قلعہ بھی بنوا دیا۔ اس لیے یہ قلعہ توبہ کے فرقہ کے لیے تھا۔ یہ قلعہ توبہ کے قلعہ کے ساتھ ساتھ ایک قلعہ بھی بنوا دیا۔ اس لیے یہ قلعہ توبہ کے فرقہ کے لیے تھا۔

خیروں سے ملاقات۔ جب سلطان صلاح الدین نے قلعہ توبہ کی طرف توجہ کی تھی کہ اس نے قلعہ توبہ کا محاصرہ کرنے کے لیے ہر لمحہ اس کے محاصرہ کی غفلت سے اس میں خالی ہو گئی۔ اس لیے اس نے قلعہ توبہ کے قلعہ کے ساتھ ساتھ ایک قلعہ بھی بنوا دیا۔ اس لیے یہ قلعہ توبہ کے فرقہ کے لیے تھا۔ یہ قلعہ توبہ کے قلعہ کے ساتھ ساتھ ایک قلعہ بھی بنوا دیا۔ اس لیے یہ قلعہ توبہ کے فرقہ کے لیے تھا۔

جہاد کی تیاری۔ جب سلطان صلاح الدین نے قلعہ توبہ کی طرف توجہ کی تھی کہ اس نے قلعہ توبہ کا محاصرہ کرنے کے لیے ہر لمحہ اس کے محاصرہ کی غفلت سے اس میں خالی ہو گئی۔ اس لیے اس نے قلعہ توبہ کے قلعہ کے ساتھ ساتھ ایک قلعہ بھی بنوا دیا۔ اس لیے یہ قلعہ توبہ کے فرقہ کے لیے تھا۔ یہ قلعہ توبہ کے قلعہ کے ساتھ ساتھ ایک قلعہ بھی بنوا دیا۔ اس لیے یہ قلعہ توبہ کے فرقہ کے لیے تھا۔

جہاد کی تیاری۔ جب سلطان صلاح الدین نے قلعہ توبہ کی طرف توجہ کی تھی کہ اس نے قلعہ توبہ کا محاصرہ کرنے کے لیے ہر لمحہ اس کے محاصرہ کی غفلت سے اس میں خالی ہو گئی۔ اس لیے اس نے قلعہ توبہ کے قلعہ کے ساتھ ساتھ ایک قلعہ بھی بنوا دیا۔ اس لیے یہ قلعہ توبہ کے فرقہ کے لیے تھا۔ یہ قلعہ توبہ کے قلعہ کے ساتھ ساتھ ایک قلعہ بھی بنوا دیا۔ اس لیے یہ قلعہ توبہ کے فرقہ کے لیے تھا۔











مسلمانوں نے کلمہ پڑھنا فرمایا۔

و دیگر قلعوں کی تسخیر۔ قلعہ اڑیس کے حاکم، صوالہ علی بن کوری، نے اس قلعہ کا حاکم مقرر کیا گیا۔ اس نے اسے مقیم قلعہ بنادیا۔ اس کے بعد مسلمان فوجیں جب کسی گردوغبار میں منتشر ہوئیں تو انہیں معلوم ہوا کہ فرنگی دوسرے قلعوں کو غالی کر کے جہاں تک جہاں مسلمانوں نے ان سب قلعوں پر فتح کر لیا، ان دنوں کے لیے ایک عہدہ راجہ تیار کیا ہوا آسانی کے ساتھ فرنگی قابلوں اور اس عہدہ کی طرف جاتا تھا۔

فتح بیک اس وقت شہر: پھر سلطان ملائکہ نے اپنے قلعہ صیوان سے ماہ بروز اتوار اپنی فوج کو جمع کیا اور اس کی طرف پیش قدمی کی۔ فوجی اس نکتہ پر پہنچے جہاں درود و قلعہ شہر میں تصور ہو گئے تھے اس لیے سلطان نے اسے (آسانی کے ساتھ) فتح کر لیا۔ پھر قلعہ شہر کا محاصرہ کیا اس نکتہ سے رات کو بوقت صبح اور صیوان کی طرف جاتا تھا جنہاں سلطان نے ان سے جنگ کی اور کھاتن (مکہ با آلات) و لشکر کے گران کے چھرو پاؤں تک نہیں بچے رہے تھے اس لیے وہ قلعہ کی حفاظت کرنے لگے۔ یہی امر میں انہوں نے مقرر کیا کہ جس کی جملہ آدمی میں یہ قلعہ تھا فوجی تک قلعہ کی اور یہ پیغام بھی پہنچا دیا کہ اگر تک نہیں پہنچا تو قلعہ (و شہر کے) کو لے کر دیں گے۔ انہوں نے ان کے دونوں میں مصما نوں کا حربہ استعمال کیا۔ چنانچہ جب وہ (حاکم اٹاک) اتنا کہہ کر نکلتے تھے کہ سلطان نے حاکم کے سامنے ہتھیار ڈال دیے اور زمین وں کی مہلت طلب کی چنانچہ سلطان نے انہیں یہ مہلت دے دی کہ وہ (اس کے لیے) ہر حال میں تھے جن میں کے بعد فرنگیوں نے اسے اس سال کے ماہ جمادی الاول کی پندرہ تاریخ کو قلعہ سلطان کے نوے کر دیا۔

فتح سرزمین۔ باب سلطان محمود اول قانوں کو جمع کرنے میں مشغول تھا تو اس وقت اس نے اپنے اُن اہل حق و عین بازی حاکم صوبہ گورمیتین کی طرف روانہ کیا۔ اس نے کہا جا کر اس کا محاصرہ کر دیا، اور وہاں کے فرعیوں کو قہر و خراج وصول کرنے کے نکال دیا، اور وہیں قلعہ کو تباہ کر دیا۔

یہ قادیان، جمادی الاول کے آخر میں فتح ہوا تھا اس کی فتح کی وجہ سے وہ مسلمان قبیلے جو اس ملک میں مقیم تھے وہاں رہ گئے۔ یہاں پہلے ایک مسجد بنائی گئی اور پھر یہاں ایک جامعہ قائم کیا گیا۔

[illegible]



[illegible]

**فتح قلعہ برنہ :-** مسلمانوں نے ہنگامہ و فوج سے مشرق میں اپنے حصوں میں تقسیم کر دیے اور ان کی سرحدوں پر کی۔  
 خا۔ اس سے اس وقت سے پہلے وہیں بھی پیش قدمی کر کے مسلمانوں نے ساتھ ساتھ مل کر جو بھی ہوا ان کی کو دشمنان  
 کے لئے ایک نئے حصے میں آباد کیا۔

[illegible]

**شیخ نور ہسٹاک:** سلطان بہت قہر میں تھے کہ قہر شاخ والا جو ۱۰۰ روپے دیا۔ ۱۰۰ روپے کا حسن کے لئے چلے چلا ہوا  
الحاک کے قریب تھا پہنچ گیا۔ ۱۰۰ روپے کا ہر جوتی ہو کر۔ ۱۰۰ روپے کے لئے ان کے جھگڑا ہوا۔ ۱۰۰ روپے کا ہوا۔ ۱۰۰ روپے کا  
۱۰۰ روپے کا حرف رواں ہو کر۔ ۱۰۰ روپے کا ہوا۔ ۱۰۰ روپے کا ہوا۔ ۱۰۰ روپے کا ہوا۔ ۱۰۰ روپے کا ہوا۔ ۱۰۰ روپے کا ہوا۔  
۱۰۰ روپے کا ہوا۔ ۱۰۰ روپے کا ہوا۔ ۱۰۰ روپے کا ہوا۔ ۱۰۰ روپے کا ہوا۔ ۱۰۰ روپے کا ہوا۔ ۱۰۰ روپے کا ہوا۔

[illegible]



کار کا اہم دور تھا۔ دوسرے دن صبح سویرے جنگ ہوئی۔ انھوں نے میرا استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا کیونکہ وہ حاکم اٹھارہ کی طرف سے فوجی اور اہل انظار کر رہے تھے۔ یہ آپ انھیں نے سے باہری ہونے سے انہوں نے سلطان کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ سلطان نے صرف اس کی جان بخشی اور اہل کار خطہ کی چلے گئے۔ چوں سلطان نے ۵۵۰ روپیہ کی نقد بھیج کر لیں۔

فتح بغراہی: بحریہ امیر ابن احمد نے تیار تو سلطان کے حکم کے مطابق اور یہاں سے قائد بغراہی کی طرف روانہ ہوا۔ یہ فتح شہر سلطان سے بہت قریب تھا۔ یہاں پہلے اس نے کئی کی طرف سے بہت جلد تکمل کی تھی۔ یہ حال اس صورتحال تھا کہ کئی اور امیر اپنا قبضہ اس کی قیادت میں کر چکے تھے۔ بہت بہت اپنی قوا اس لیے یہ (جنگ باہری) کارآئی نہیں ثابت ہوئی۔ یہ سلطانوں کے لیے اس لیے ہرگز پر آپ اس کا اتمام وغیرہ ہو۔ خود اس کی حکمت پر قادر رہے تھے۔ اہل قلعہ کا حصہ اس کے لیے ہرگز حاصل کرنے کے لیے پہنچا۔ مسلحوں نے اہل دریا کی طرف سے صرف اس کی جان بخشی تھی۔ پھر قائد پرست سلطانوں کے قبضہ کر لیا اور اسے قید کر دیا۔ فائے قیاس حاکم اور اس کی بیوی نے اسے زہر تو آہستہ اور قلعہ کی شکل دے کر اسے اپنی قلعہ کی شکل میں کر لیا۔

سلطان کا کہی: جب سلطان نے قائد بغراہی بھی فتح کر لیا تو حاکم اٹھارہ سمندر و بہت فخر و لاف ہوا۔ اس لیے اس نے سلطان مسلمان امیر کے پاس مصافحہ کا پتہ پہنچا اس نے یہ بھی دیکھ کر اسے مسلمان قیدیوں کو رہا کر دیا۔ اس کے پاس عقیدہ ہیں کہ اس کے ماضی میں بھی اسے مسلمانوں سے دو کیا۔ کہ لوگ آرام کرنے کے (بہت جلد) تیار ہیں۔ لیکن جب سلطان نے بھی اسے قید کر لیا تو اسے منظور کر لیا۔ مصافحہ جنگ بندی سے آٹھ مہینے تک کے لیے اس نے مصافحہ کر لیا۔ سلطان نے اپنا فائدہ پہنچ کر اس سے ملک فتح کر لیا۔ اس نے مسلمان قیدیوں کو رہا کر دیا۔

سمندر کی ویشی برہمن: سمندر (حاکم) یہ اس زمانے میں دروغیوں کی (تعمیر نصیحت تھا اس کی سلطنت و بیچ تھی۔ طر اس کا پورا علاقہ بھی برہمن حکمران کے سر۔ نے۔ یہ بعد اس کے تحت ڈھیا تھا۔ جوں اس نے اپنے بڑے قوت کو حاکم بنایا۔

حلب کی طرف مراجعت: (اسی سلسلے سے بعد) سلطان اس لیے ایک ۱۳۰۰ سالہ کو حلب پہنچا کیا اپنے اطراف و اطراف سے بادشاہ کی آمد پر وہاں کے عوام اس کو گاہیں چلے گئے۔

اندرمہ پند کی صحبت: سلطان وہاں سے دمشق آیا۔ اہل قلعہ میں اس کے ساتھ تیرہ پند اور طہرہ کو ہمراہ لے کر شریک رہا۔ وہ تیرہ سال کے لشکر کے ساتھ دیر گز تھا اور اس کی فوج میں ۱۰۰ تھیں۔ یہ تھا۔ سلطان بگڑ کر دیکھتا تھا۔ فیل فیلوں کے ساتھ اور اس کے سپرد سے بہت حاسن کرتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ سلطان نے اس کی نظیر دیکھ کر اس کو قید کر رکھا۔ اور وہ (انہی کاموں میں) اس سے مشورہ کیا کرتا تھا۔

چچا کا فرار: سلطان اس سال کے کچھ رمضان میں دمشق آیا تو اسے مشورہ دیا گیا کہ اس کو قید کر لیں۔ مگر اس







چند روز میں تاریخ کو اس لشکر کو فتح کر لیا۔ یہاں جو فرقی تھے وہ شہر سواری طرف بھاگ گئے۔

میرزا فرنگی رضا کاروں کی آمد۔ صورتحال کو فرنگیوں کے افسر نے مشورہ کر کے مسترد کر دیا ہے فرقی بھائیوں کے پاس اپنے قاصد بھیجے۔ جنہوں نے امداد کے لیے زبردست لڑائی دی لہذا فرنگیوں نے انہیں کچھ جہازیں بھیجیں کہ ان کی بدلتی جہازت امداد کے لیے بھیجی۔

سلطان کا حکام میں قیام۔ اور مسلمانوں نے فرنگیوں کے تمام ساحل علاقے ایک سے لے کر بیروٹ تک فتح کر لیے تھے۔ ان کے درمیان صرف دو شہر باقی رہے (جن کو فرنگیوں کا قبضہ تھا) لہذا سلطان جب بخارا کو کب کی فتح سے فارغ ہوا تو وہ بیت المقدس روانہ ہوا۔ وہاں اس نے عید الاضحیٰ کی قربانی کے مراسم ادا کیے محمود کا بیٹا جہاں اس نے صاحبزادہ کے اختتام تک قیام کیا۔

قلعہ شقیف کا محاصرہ۔ بھر سلطان ۵۵۵ھ نے موسم بہار میں قلعہ شقیف کے محاصرہ کے لیے کوچ کیا۔ یہ قلعہ حاکم میرزا باغداد فرنگی حاکم کے ماتحت قلعہ سب فرنگی حاکم سے زیادہ چل باز اور مکار تھا۔ جب سلطان مرتضیٰ انجمن کا بیٹا فرنگیوں کے پاس آیا اور غلوں و حشمت کا اظہار کیا، اس نے باوجود حاکم کے لیے بہت طلب کی تاکہ وہ اپنے اہل و عیال کو صومرہ کے حاکم مارکوئیس کے پاس سے نکال سکے۔ اس کے بعد وہ سرور شقیف کا قلعہ سلطان کے حوالے کر دیا۔ سلطان اس کے بعد کے مطابق وہیں مقیم رہا۔ اس سے میں صحت اور جنگ بندی کی وجہ سے ختم ہوئی جو سلطان اور حاکم ۵۵۵ھ کے بعد کے درمیان طرہ ہوئی تھی اس لیے سلطان نے اپنے بھیجے تھے اس کے لیے زبردستی حاکم کی فوج ان شہروں کے لیے بھیجی جو اٹلا کیے کے قریب تھے۔

صومرہ میں فرنگیوں کا اجتماع۔ اس اثنا میں اسے یہ اطلاع ملی کہ فرنگی (صلیبی افسر کا) (جورجی شاک) سے آ کر صومرہ میں وہاں کے حاکم مارکوئیس کے پاس اکٹھے ہوئے ہیں اور مستند ہر ممالک سے انہیں اپنے ہم مذہب صومرہ کی طرف سے مکمل فوجی امداد بھیج رہی ہے۔ اسے یہ بھی معلوم ہوا کہ شاہ کا فرنگی بادشاہ جسے سلطان صلاح الدین نے بیت المقدس کی فتح کے بعد باکرہ بادشاہ مارکوئیس (حاکم صومرہ) سے مل گیا ہے اور ان دونوں میں اتحاد ہو گیا ہے۔ اس طرح یہ فرنگی فوجیں وہاں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ اسے یہ بھی یاد پڑا کہ اگر اس نے ان کی طرف پیش قدمی کی اور قلعہ شقیف کا محاصرہ چھوڑ دیا تو اس کی فوج کے لیے خوراک اور دسر دہانی کا مسئلہ مقلع ہو جائے گا لہذا اس نے اپنی جگہ پر وہیں قیام جاری رکھا۔

اورنگ آباد کی گرفتاری۔ جب بہت سی مدت ختم ہوئی تو سلطان نے قلعہ شقیف کی طرف پیش قدمی کی اور وہاں کے حاکم اورنگ آباد کو بلوایا۔ اس نے آ کر یہ طرہ پیش کیا کہ مارکوئیس نے اس کے اہل و عیال کو نکلیں چھوڑا ہے اس لیے اس نے دوبارہ بہت طلب کی۔ اب سلطان پر اس کا کردار خیر ظاہر ہو گیا تھا اس لیے سلطان نے اسے قید کر لیا اور اسے قتل کر دیا کہ وہ اہل شقیف کو یہ پیام بھیجے کہ وہ قلعہ شقیف اس کے حوالے نہ کرے۔ مگر اس نے یہ بات منظور نہیں کی لہذا سلطان نے اورنگ آباد کو شقیف



یہ کہتا ہے کہ یہ کہیں کہیں اب سلطان سے قربت کے لئے ترقی یافتہ کی طرف پیش قدمی کی اور اس کا محاسبہ و محنت

فرنگیوں کو شکست اس سے حضرت سلطان نے ان فرنگیوں کے مقابلے کے لیے جوہر سے باہر تھے ایک مہمائی قوت  
 لکھی تھی۔ لہذا اسے باطلہ کی سرنگوں کے صدارت کا سامرو کرنے کے لیے صورت ترقی کیا ہے۔ چنانچہ ان کا سلطان  
 کی قوت کے مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں نے ان سے جنگ کرنے کی حاصل کی۔ سو ان کے سات شہسواروں کو ہار کر مارنے کے  
 علاوہ فرنگیوں نے بہت سے افراد کو قتل کیا۔ تاہم سلطان حسن الدین کا ایک خاص آواز اور نظامی اس جنگ میں شہید  
 ہوا جو سب قوتوں سے زیادہ تھیں۔ اس کا اثر عام مسلمانوں نے ان فرنگیوں کو ہار پانے کے بعد کے باہر ان کے مرنے  
 انیسویں کی طرف دیکھا۔ جب سلطان احمد بن ملک کے بعد ان بچوں نے اپنے مہمائی اس نیت سے قیام کیا کہ  
 کئی نئی لے خود سے اقام ہے۔

[illegible]

اسلامی منتشر فوج کی تہاوت فوجیوں نے حسب اہل فوج کی فوج وہ دیکھ تو انھیں بھی یہ اندیشہ ہوا کہ ان کے پیچھے (جو فوج) کتنے گاموں میں نہ ہو حسب انہیں نے جو سوچیں وہ بھی فوج ہو گئے۔ (کر اہل فوج کی یہ فوج) اہل فوج سے باہر آئے ہیں ان پر غلط گرتے ہیں ان میں سے کوئی ایک اور فوج کی تہاوت کے لئے ملا رہا ہے۔

فرہنگوں سے انتظام : خطاط (نسخہ نویس) چاروں طرف سے انگریزوں کے ان کے مقابلے سے لے گیا۔ انھیں  
 نسبت : کہ ہندیوں کے خطاطوں میں سے بہت سے خطاطی مارتے تھے اور ان کے وہ پوش تھیں جو ہندوستان میں  
 یہ قوبہ تھے۔ سلطان کا یہ دور تھا کہ ان کا محاصرہ کیا جائے اور سلطان نے فتح بھیجی اس کے پاس انھیں بھیجی کہ فرنگی  
 سرور کی طرف لوٹے تھے اور سلطان کا بھیجی تھی طرف واپس چلائی تاکہ وہ ملک کا ہندوستان سے کرے اور اس پر سرکاری خانہ کی  
 طرف سے ان کے جانے۔

**سلطان مسعود بہ کائنات** : جب سلطان اپنے مرتزکی فوجوں میں واپس آئے تو مسعود نے یہ حکامان کی کڑی ترقی پڑے راستے سے باقی  
طرز و روش کے ساتھ برائے۔ اسے جس لفظ سلطان نے اس کے غوثی کا ذکر کیا۔ سلطان نے اس اور ان کے جہالت سے مدد دیا۔ وہ جہالت  
اور خیرہ کی طرح تاریخ کو اپنے ماحول سے الگ رہا۔ سلطان نے مختلف دواؤں اور کھانوں میں ان کی کمی  
کا بیان کیا۔ قمر نے قیاس اور اپنے حکم سے مختلف شہر دیا۔ ایک جماعت کو گئے جو اپنے دھم دیا۔ کہ وہ ان کیوں کو گئے۔ ان  
شہر کو کسی کو اس کی طرف سے ان کی پناہ سے صاحب جہالت انہوں نے فریادوں سے مایوس نہیں بھاڑی۔



مسلمانوں کی شکست۔ سرور فرشتی ان کہیں گا کہ ان کی طرف نہیں آئے۔ ان مقامات پر جو فوج لگیں ہوئی تھی وہ خوں و خونخوار کے بعد اپنے ساتھیوں کی حفاظت کے لیے باہر نکل آئی تو اس وقت ان فرشتوں نے ان مسلمان فوجوں کو گھیر لیا اور شمشیر بھینکے ہوئے جس میں مسلمانوں کو ہر طرف شکست ہوئی۔ ان کہیں گا کہ ان میں قبیلہ طے کے چار قبیلے آفریقہ تھے جو اپنے ساتھیوں کے کہنے سے بہت کم ایک وادی میں ٹھہر گئے تھے۔ سلطان کے بعض مہمان (آزار کردہ غلام) انہیں ان کے پیچھے چلا کر فرشتوں نے انہیں اس وادی میں گھسے ہوئے رکھ لیا تھا اور وہ کہے کہ یہ راستے سے ہٹ کر گئے ہیں لہذا انہوں نے حق پرستوں کے انہیں خرید کر لیا۔

فرشتوں کی آخری پناہ گاہ۔ پہلے بیان کر چکے ہیں کہ صومر کے شہر کو ایک فرشتی قوم (مارکوس) نے آ کر ان کو گھیر لیا ہے اور انہیں جو مسلمانوں پر آئے تھے شہر سلطان جب کوئی طریقہ نکال کر نہ پا سکا تو ان کے فرشتی صورتوں کو پناہ لینے کے لیے ان شہر میں فرشتوں کی بہت بڑی تعداد آ کر جو تھی تھی اور وہ اپنے ساتھ بہت مال و دولت لے گئے تھے۔

یورپ میں فوجی بھرتی۔ جب سلطان نے بیت المقدس فتح کر لیا تو ان کے بہت سے عیسائی راہبوں پادریوں اور ان کے مذہبی پیشواؤں نے بیت المقدس کے بچھن جانے کے ماتم میں سیا و لباس پہن لیا تھا اور بیت المقدس کا سب سے بڑا مذہبی پیشوا (الطرک) انہیں وہاں سے چلا گیا اور وہ بھی اپنے ساتھ عیسائیوں کو لے کر صومر پار فرشتی ممالک میں فریاد کر رہا کہ عیسائی مذہب کے تمام ماننے والے بیت المقدس کی شکست کا انتقام لیں۔ لہذا ہر شہر سے کافی تعداد میں اس صلیبی جنگ کے لیے فرشتی مرد و عورت لگے یہاں تک کہ خواتین بھی جنگ کے لیے تیار ہو گئیں۔ ان میں سے جو جنگ نہیں کر سکتا تھا وہ اپنی جگہ اجرت دے کر کوئی شخص اپنی طرف سے بھیجتا تھا یہ انہوں نے اس مذہبی جنگ کے لیے بے قاشا مال و دولت صرف کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہر مقام سے فرشتی رضا کار تیار ہو کر صومر کے شہر کی طرف پہنچ گئے اور ہر وقت پہنچوں خوراک اور تنہا رہنے کی امداد کا سلسلہ لگا رہا وہاں قائم رہا۔

عظیم صلیبی لشکر کی پیش قدمی۔ اب ان تمام فرشتوں نے حلقہ طور پر عکا کی طرف کوچ کرنے اور اس کا محاصرہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ پانچ سو سو فرشتے وہاں جمع ہو کر جب کی آخوینہ کو ماریا اچھے دروازے ہوئے (ان کی حفاظت کے لیے) ان کے بحری بڑے ان کے بالفاظ ملے رہے مسلمانوں کی فوجیں اپنے اپنے مقامات پر ان میں چھاپے مارنے لگیں۔ ان فرشتوں کا (یہ جاری) لشکر عکا کے قریب پہنچ گیا وہاں پندرہویں وجہ کو پہنچے تھے۔

عکا کا محاصرہ۔ سلطان صلاح الدین چغتایہ کو وہاں کے بالفاظ ملے تھے کہ انہیں قتل کر دینا چاہیے۔ مگر اس کے ساتھیوں نے مخالفت کی کہ ان کی رائے یہ تھی کہ امداد بہت تک ہے اور دشواریاں ہیں لہذا سلطان نے فوج کشی کے لیے دوسرا راستہ اختیار کیا اور جب فرشتی فوجیں عکا کے قریب پہنچیں انہیں اس وقت سلطان کا لشکر وہاں پہنچا فرشتوں نے بحری راستہ گھیر لیا تھا۔ اس لیے مسلمانوں کو بحری راستہ نہیں مل سکا۔



مسلمانوں کو دعوت چہاد سلطان صلاح الدین نے ان کے سامنے محاذ قائم کر لیا اور اطراف و جوارہ کے مسلمانوں کو دعوت چہاد بھگائی یہاں پہنچے مسلمانوں کو بار بار ہتھیار اور الجھڑی کے تمام لوازمات سے فوجیں آگئیں سلطان کا بھتیجا قتل الدین ماما سے فوج سے گرا یا اور مقتول ہو گیا کوئی خبر نہ ہو سکی اور باقی فوجیں لے کر آیا۔ مسلمانوں کو شہنشاہی کے راتوں سے کھٹک پہنچی رہی تھی اور فرنگیوں کو بھی خبری راتوں سے لگ گیا کہ وہ مسودہ کے خبر میں محصور تھے۔ ان کے درمیان مشہور واقعات یہ تھے کہ تاج سلطان صلاح الدین نے، اور جب کے باقی، اندھا یا مہمیں بگڑ گئیں۔

وفا کی بدافہمی جنگ جب اوشہان شروع ہوا تو سلطان نے سارے دن فرنگیوں سے جنگ کی اور رات کے وقت بھی سلطان صف بندی میں رہے اور صبح کے آٹھ بجے انہوں نے بھر بھر شرارت کی اور صبح و احتلالی کے ساتھ میدان جنگ میں آئے سلطان کے بھتیجے قتل الدین، مسعود پیر کے وقت میں (دائیں طرف کی) فوج کے ساتھ ایران پر دست حملہ فرنگیوں پر کیا کہ وہ اپنے دور میں سے قہقہے بہت گئے اور مسلمانوں نے ان کے حور چوں پر بڑھ کر لیا۔ اب مسلمان شیر کے قہقہے بھی کر اس میں داخل ہو گئے سلطان نے شیر میں ہر قسم کے مداخلت کھل کر لیے اور وہاں ہر قسم کی فوجی امداد بھجوائی اور فرنگیوں کے مقابلے کے لیے اسیر حرم الدین اور بھتیجا مہمیں کی قیادت میں لشکر بھجھا جو اہل کے گردوں میں سے ان کا صوبہ سے ہوا۔

خندقوں میں محصور دوسرے دن جب مسلمان جنگ کے لیے آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ فرنگیوں نے اپنے چاروں طرف حصار کشی کر دی ہے، اس طرح اپنے آپ کو محصور کر لیا ہے۔ تین دن جنگ نہیں ہو سکی اور وہ مسلمانوں کے حصاروں سے محفوظ رہے (لہذا دوسری تاریخ پر یہ بھی لکھا کہ سلطان کی فوج کے کچھ لوگ قبائل کے افراد فرنگیوں کے علاقے کی سمت میں ساحل بحر کے کچھ مقامات پر جو دریائے سندھ پر واقع تھے چھپ گئے اور اپنی کینیا گاہوں سے فرنگیوں پر چھاپے کرنے لگے۔ چنانچہ اوشہان کی پندرہویں تاریخ کو انہوں نے فرنگیوں کا حصار توڑ دیا اور انہیں قتل کر کے ان کے سلطان صلاح الدین کے پاس بھیجے۔ سلطان نے ان کی بہت قدر دانی کی اور انہیں سزا سے بچا دیا۔

مسلمانوں کے جنگی حرا کر: اب سلطان صلاح الدین نے مسعود سے ہتھیار لیا۔ یہ خبر فرنگیوں کو بھی معلوم ہو گئی۔ لہذا انہوں نے اس سمری لشکر کو وہاں پہنچنے سے روکنے کی کوشش کی۔ اور سلطان کی فوجیں مختلف چھاؤنیوں میں منتقل تھیں۔ اس کی اطلاع پہنچائی چھاؤنی کا حکم کے اور اس کے حاکم مسعود کے مقابلے کے لیے طلب کی گئی اور وہاں پہنچی۔

دوسری بدافہمی فوج مسعود میں تھی جس کو دھڑا اہل کے فرنگیوں کا مقابلہ کر سکے سلطان کی فوج کا ایک ہوا۔ اہل صوبہ کے مقابلے پر تھا اور ایک بہتر دست فوجی چھاؤنی، مہلا زاد دوسری انتظار رہے تھے۔

اجا تک حملہ فرنگ اس واقعہ میں (جب کہ جنگ بندی) فرنگیوں نے مسلمانوں پر اپنا حملہ کرنے کا ارادہ کیا



ہرنا بکرہ صومعہ سلم۔ نقیہ سلطان محمد بن علی  
 چنانچہ فرنگیوں نے بادشاہان کی سیوا میں تاریخ کو بیچ مارے منہ کر با۔ (۱) میں کر سلطان صناعہ لدینا اور ہوتے پے لشکر  
 جس آیا اور ان کی مملکت بڑی کی۔ فرنگیوں نے سلطان کی زمین فتح پر وہاں تک مہم لایا جو ان کے پیچھے لگی بادین کی زیر قوت  
 تھی۔ بدین کی قوت پر چھ بیٹائی تو سلطان نے اپنے نامہ آدیسہ ۴۰۰ کی مدد کے لیے بھیج دیا۔ سلطان صلاح  
 الدین کا لقب (ارمیاہی صمد) کا لشکر بکرہ صومعہ گیا۔ دھن کے تھیں انہوں نے بادشاہت دشمنی جن میں کامل ذکر  
 حضرت یہ تھے۔

محبوب شہزادہ۔ (۱) امیر علی بن مروان (۲) نصیر جو قلعہ میں آ کر ایت مقدم کے بھائی تھے (۳) مادیب غلام  
 بکری۔

یہاں خیر پر حلیلہ فرنگیوں نے سلطان صلاح الدین کے قتل و غارتگری کے بعد اور ترو کے بعض وزراء و شہزادہ  
 کے خیر کو لے لیا۔ اس سے یہاں لدین بنی۔ اور وہ بھی اس موقع پر شہید ہوئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کافی  
 مسلمانوں کو شہید کیا۔ خیر کے جو رکر انہوں تھے انہیں غلامت میں لے کر وہاں جو فرنگی فوجیں جا کر آ گئی تھیں وہ اپنے  
 ساتھیوں سے مل گئے۔

فرنگی بادشاہوں کا قتل۔ مہم سلطان کی سیوا میں مرسلہ ہوئے تھے ان (جس قتل کی کہنے والے) فرنگیوں پر  
 مل کر کے انہیں قتل کیے۔ پیچھے لوٹا۔ پھر یہ سلطان فوج سلطان صلاح الدین کے خیر سے پاس بھیجی تو اس نے جو فرنگی  
 پہنچا دیکھا اس کا کام تو سرور پاس سے جس سلطان مسلمانہ بھیج دیا۔ اس کے جوہرانی فوجوں کو جو بھاگ گئی تھیں  
 انکے لے کے لیا۔ جس سے بے خبر تھے۔ اپنے قلعہ میں انہوں نے فرنگیوں کو چیرا دو ان میں سے کوئی بچ کر نہیں رہا۔  
 مقتولین کی تعداد: مسلمانوں نے فرنگیوں کی تعداد (بسماعہ) کے سر اور کاٹا کر اس سلطان لے اس کو قتل کرنے کا  
 حکم دیا سلطان نے اسے دو مرتبہ بانہا تھا اب فرنگی مقتولین کی تعداد میں ہزاروں پہنچ گئی تھی اس سب کے سب اس میں  
 بیکہ بیٹے تھے۔

دوبارہ جنگ۔ مسلمانوں میں سے جو جاں قسمت حکام بھاگ گئے تھے ان میں سے بعض بکریہ۔ بعض دایک  
 بعض سانی اور بے اور بے باز گئے تھے وہ بکریوں سے لے کر بعض بعض پہنچ گئے تھے۔ اب مسلمانوں کی فرنگیوں سے  
 ماحم دوبارہ جبہ شہزادہ کوئی تھے۔ دو مسلمان فوجیوں کے اس میں کے نامہ رکھنے والے تھے کہ جسے بکریوں کی کمان کا  
 دھارہ بابہ اور بکری صومعہ کے لئے تھیں۔ خورہ و خان اپنے مادیان اٹھا کر لے جا رہی ہے کہ وہ قتل شدہ فوجوں کے دست  
 اور ان کی کہنے سے اسے مراد کوٹ ایات ہذا مسلمانوں نے پورے ایک دن اور ایک رات خود کوٹ کر کے ان مسلمانوں  
 نے قبضے سے دے کا مال اس میں دیا۔ اس واقعہ کی وجہ سے مسلمان فرنگیوں کی کینہ لگی۔ ان کے اور وہ جانی سے بچ گئے۔

سلطان کی جنگ سے دلچسپی: جب یہ جنگ ختم ہو گئی اور یہ دین فرنگیوں کو لاوا۔ اسے بکریوں کی



و: ایسی باتیں نہ کہیں۔

یہاں کی آپ بے بس اور بد چارہ برہمنی اس سے سلطان صلاح اللہ بن کوئی کا مار بھرا حق اور اس میں سلطان بار بار غلط ہو جا رہا۔ ایسے موقع پر اس کے دوستوں نے اسے حضور دیکر وہ (تہذیبی آپ بے ہوا کے لیے) کہاں سے کوئی کر جائے اس کے بعد کوئی فوج بھی جلی جا کیں کی اور اگر وہ یہاں رہیں تو وہ دوبارہ آکر اس کا مقابلہ کریں گے۔ اہلہ نے بھی اسے دیکھ کر نہ بڑبڑایا کہ وہ اس سال کے اور رمضان المبارک کی چوتھی تاریخ کو روانہ ہوا۔ اس نے عکس جاتے اپنے کوچ کرنے کا اصل سبب بیان کیا۔

دشمن کی تعدد بندی: جب سلطان عکس سے روانہ ہو گیا تو فرنگیوں نے عکس کا محاصرہ طے کر دیا اور چاروں طرف سے اپنے غری بیڑے کی مدد سے اس کا احاطہ کر لیا۔ انہوں نے اپنے گاؤں جنگ پر سختی بھی بکھری اور اپنی فوجوں کے چاروں طرف قلعہ نما منسلکی فیصل بھی بنائی کہ سلطان دوبارہ اس آکر حملہ نہ کر سکے۔ مسلمانوں کی مدافعتی فوج بے وقتہ جنگ کے بچے مستعد تھی تو اگر وہ جنگ نہیں کر رہے تھے۔

سلطان کو جب یہ افکار ملے تو اس نے اپنے ساتھیوں کو مطلع کیا کہ وہ فوج بھیج کر ان کی قلعہ بندی اور وہیں مگر سلطان کی بے وقتہ کی وجہ سے میں چاہتا تھا کہ اس کے برعکس نہ فرنگیوں نے بچے منصرف نہ ہو سکیں۔ اہل عکس کو دیکھ کر فرنگیوں کے متعلق اس نے بے وقتہ تھے اور ان سے جنگ کرتے تھے۔

مصر کی لشکر کی آمد: ملک عادل ابو بکر بن ایوب شمال کی پھرہ میں مصر کی فوج سے کہہ رہا تھا کہ اس کے ساتھ جتنے سپاہیوں کا ہم مصر تھا اور وہ محاصرہ کے آفات کی بہت سی قسمیں لے کر آیا تھا۔ اس کے پیچھے اسیر لڑائی سر کر رہی تھیں مصر کی بی بی بھی بھیج رہی تھیں۔ اس نے (فرنگیوں کی) ایک لشکر کو بھی بھیجا اور جو بکواسی رہا تھا اسے یہاں قلعہ کے طور پر حاصل کر لیا اور اسے کر عکس کی بندرگاہ میں داخل ہو گیا۔

سلطان کا اجازت پر اس قیام: اس اثنا میں سلطان صلاح اللہ بن اپنی بی بی سے خود دست ہو گیا تاہم وہ نہ مصر کا کے اختتام تک الجزائر کے ایک قدامت میں مقیم رہا۔

دوبارہ جنگ کا آغاز: فرنگیوں نے یہ اطلاع ملی کہ سلطان صلاح اللہ بن ان کی طرف (جنگ کے لیے) روانہ ہو چکے ہیں۔ اس لیے وہ مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے بارہ مصر بھیج دیے اور دوبارہ آئے۔ مسلمانوں نے بھی جان پر غمخیز کر ان کو تباہ کر دیا اور رہنمائی میں سے بہت سے افراد مارے گئے۔

دوطرفہ محاذ: جب اس جنگ کی اطلاع سلطان کوئی تو اس نے دشمن جمعی اور محاذ سے فوجوں کو دیکھا کہ اس نے وہ الجزائر سے گل کھان کی طرف پہنچا۔ وہاں اس نے لگا تار فرنگیوں پر حملے کر کے انہیں عکس کے مسلمانوں پر حملہ کرنے سے روک دیا تھا۔ یہاں فرنگیوں نے دوسری محاذ پر لڑائی۔

آگ سے محفوظ رہنا: فرنگیوں نے عکس کے دوسرے دوران بھڑائی کے تین برج بنائے تھے۔ ہر برج کی اونچائی











آئے تھے چوتھوں، بحر بن سنان سے ملے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے اچھے کوفے میں بائیں اقلان سے اس پر حملہ کیا، وہاں سے انہوں نے فرار ہو کر اسی اقلان کے کوفے میں پناہ لی۔ ان کے ساتھ ایک کوفی بھی تھا۔

**تکمیلِ ارسال کی معذرت** : ہائیڈروجن اور آکسیجن کے ایٹموں کی فہرستیں گنت ہجرتِ حملہ کی نے ملاحظہ کی ہے۔ یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ وہ آپ کی خدمت سے اس کے جو مجرب و پہلے وہاں سے نکلتے اس کے اپنی معذرت کی ظاہر کی کہ اس کی اولاد میں لاتوقی ہے۔ بعد میں وہ اس پر غصہ کئے ہیں۔

[illegible]

غوا کی جنگ

نہروں میں۔ یہ "سیرامی" اور "پیشہ جو دکھا پر رہا بہت مستعد بنایا اور وہ اپنی تندہوں سے نکل کر ملاؤں ملاؤں  
 لے کر اپنے تفریق پر غصہ اور جوئے کے ہذا ایک عالمی اور خرمین یوں مصری ہو جائیو دے کر ان کے تاجے کے لیے برائے۔  
 تاریخوں میں بہت گھڑائی کی بیشک ہوئی یہاں تک کہ ترکوں نے اپنی فوجوں کے کھربوں کے فوجی تھے اور ان پر قبضہ کر لیا مصری  
 فوجوں نے ایک بار غلط کیا تو انہیں اپنے بھائیوں سے ملایا۔ مصری جنہوں نے انہیں مختلف راستے سے ان کی تندہوں کی طرف بھیج  
 گئیں اور انہوں نے ان کے ترکوں کی حمایت کی تاکہ وہ کلمات اور وہ سب لکھی۔ دے گئے چار چوبیس ہزار تہہ ترکوں کی قتل  
 کئے گئے۔

[illegible]

**فرنگیوں کو مزیدانہ ادنیٰ فراہمی:** دورانِ تے کہ فرنگیوں کو حق قرار دیتے سے نفی اور انہ جن کے ذریعے سے حاصل کیل دربارہ ترغیب دینے کا پکی غور سے مجتہد امر شاہ پاکستان نے سمجھا تھا اس نے فرنگیوں کے سامنے یہ ہے



محذوٰك تہذیبی۔ یہ صورت مرہونوں کے مطابق ہے۔ اگرچہ ان کے اندر جو کچھ ہے وہ ان کے اندر ہی ہے۔ یہ صورت مرہونوں کے مطابق ہے۔ یہ صورت مرہونوں کے مطابق ہے۔

[illegible]

**عزیز خوراک کا بہتر بہت** لہذا احسن صلاح الدین نے مفید یہ (اے) فرما کر کو پیغام پہنچا کہ اوپر خوراک میں خوراک کا بہتر ہے جس نے ان تمام کا یہ سوچا کہ وہ کھانا کھاتا ہے۔ اے یہ جہاں (خوراک) سے خیر کرنا سیکھا اور اس میں سب سے زیادہ یہ معلوم ہے کہ وہ ان کی کھا گیا ہے۔ پس ان کو خوراک کا جہاں لے کر بہتر کرنا اس کے بہتر اور اس کے بعد مفید یہ ہے کہ خوراک کی بہتر ہے۔

لکھ کر فرستے کی آواز۔ ایک فرشتہ کہتا ہے: ایک بار چلنے والے انسان یا اسے بھٹکی ہوئے مسافر اس وقت کے لیے پہنچتی ہے  
(اگر وہ اس کی ضرورت ہو تو اس کو اس کے پاس لے جاتا ہے، اگر نہیں تو اس کو گھر بھیجتا ہے۔)

**بابائے اعظم کا بیٹا**۔ اس کے بعد وہ اہل حق کے لئے اپنے باپ کے حکم کے خلاف اپنی طبیعت کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا۔ اس کا بیٹا بھی اس کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا۔ اس کے بعد وہ اہل حق کے لئے اپنے باپ کے حکم کے خلاف اپنی طبیعت کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا۔ اس کا بیٹا بھی اس کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا۔

[illegible]



[illegible][illegible][illegible][illegible]

**مسلم حکام کی شرکت** : مسلمانوں کے حقوق کے لئے ہم فریقوں کے بیچ فیصلہ کن اور حتمی عدالت کے قیام کے لئے اس سے بڑے حالات معلوم ہونے پر اس وقت تک کہ ہمیں سے جو دعا مانگی ہو وہ ہے :

۱۔ ایسی ہیئت میں ملے کہ ان کے (۲) ہتھیار (۳) راکٹ (۴) دھماکے والے ہتھیار (۵) اور (۶) توپوں کے خلاف اس سے مانگی ہے۔

زین العابدین خدایات۔ زین العابدین و سید بن ابی العبدین نے جامعہ علاج مدینہ فی الامامت کو زلی تقوا



منظر الدین کی حکومت : اس نے جد امی کے بھائی اختر لدین کو کبریٰ نے اس کے کسی حامی کے شر پر جھٹکا کہ وہ  
 ملاطبت سے طلب کیا کہ وہ اسے اعلیٰ کا رتہ دے دے اس نے ہرے میں وہاں جو رہتا ہے اس پر درجہ دیا کہ وہ  
 ملاطبت سے وہ شہزادہ اعلیٰ کا رتہ دے دے وہ اس کے ساتھ شہزادہ کا رتہ دے دے وہ اس کے ساتھ شہزادہ کا رتہ دے دے  
 معاشرہ

میں بدلتی عمر میں نہ افسوس اہل ارباب نے سلطان حمایت انہی کے خوف سے جانور حاصل کیا، وہ سچ سے علاوہ نہ تھے۔ یہ عمر الہ میں نے افسوس کر کے رہ گیا تھا اور میرا تیرا نائب ہوا تو تم اس کے ساتھ ہوا تو اپنے آپکے غائب ہو کر ہر باسوئی مفرد کر رہا تھا یہ مختلف حالات میں بھی نہ لست تھا تو تمہارا جہانم اندیشہ ہو گا کہ اہل کے سچے میں بھی وہاں کے ہوا تیرا تیر کرے گا: اس لیے اس نے کوئی نہ اظہر نہیں مئی پھر اظہر الدین اہل کا حاکم مقرر ہو گیا اور وہاں اس کی حکومت منظم ہو گئی۔

نقی الدین کے لئے خلافت، بسبب حلقہ والدین کی مراد اور ہمارے مشیر و رابطہ سعاد نے اپنے پیچھے اپنی اہل و عیال کو پیش کر دیا۔ ان کے پاس زیادہ تر جو زمین لاء، زمین تمام و اس کے بی بی کے لئے تھے۔ سعاد نے اسے بہت جی کر دیا۔ اس نے کہہ دیا کہ تو نے کہا تھا کہ یہ خود ہم معائنہ کرتے کہ اس زمینوں کے لئے کیا ہوگی۔ اس نے کہا کہ اس میں اتنی زمین ہے۔

نقیضیہ نے ان کے عاقروں میں بیٹھا اور ان کا انتظام درست کیا پھر دوسرے فرقہ چلا گیا اب اس کے لئے میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ درجہ کے تھے اس لئے کہ وہ اپنے تھے اس نے بارہ کے شہر جاکر یہ ملایا چنانچہ اس کا دستہ بڑھ گئے۔  
 سہ طے شدہ کا عارف سیف اس کی بھرتی معراج کے لئے کرنا شروع کیا اس نے اس کے شہر میں کتبہ

ابن رستق کا نانا ڈاکٹر محاصرہ ہونے لگا۔ سلطان شہزادین کے وزیر سید محمد بن رستق کو شہر فرار کیا تھا اور اسے وہاں ایک قلعہ میں مقیم کر دیا تھا۔ بعد ازاں اس نے قلعہ کے حکام کو لکھا کہ وہ اسے قتل کر دے۔ قلعہ کے حکام اس وقت طالب قیامدین میں کامیاب ہوئے تھے۔ لہذا جب قلعہ کے حکام کو قتل کرنے کا حکم ملا تو انہوں نے اسے فرار ہونے کے لیے کہا اور اس کا حکم سہرا کر لیا۔ قلعہ جب چھوڑا گیا تو وہاں ایک شخص نے قلعہ کے حکام کو قتل کر دیا اور اس کا حکم سہرا کر لیا۔ قلعہ جب چھوڑا گیا تو وہاں ایک شخص نے قلعہ کے حکام کو قتل کر دیا اور اس کا حکم سہرا کر لیا۔ قلعہ جب چھوڑا گیا تو وہاں ایک شخص نے قلعہ کے حکام کو قتل کر دیا اور اس کا حکم سہرا کر لیا۔















دوبارہ مقابلہ کی تیاری: فرنگی وہاں سے لٹ کر یہ فاپچھو تو دیکھ کر دہشت زدہ ہو گئے تھے۔ انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ سلطان بھگت کے مقام سے دس پہنچ رہے تھے۔ انہوں نے اپنا سامان دھاماکا اٹھا کر کے دوڑ کر کیا کے علاقے سے مقام پر فرحتیوں کا مقابلہ کرنے غرض اس کے نتیجہ میں فرنگیوں نے اس کی مخالفت کی اور کہا: "بھئی! اندیشہ ہے کہ فرنگی وہاں نہ آجی، جو راحت مقابلہ کر رہا ہے اور اس کا سامان کئی طرح غالب آ رہا ہے جس طرح وہ اس کے سامان کو دہشت پر پہنچا رہا ہے۔ آئے تھے اور خوار ہوا ہے فتح کر لیں گے اور دوسرے اندیشہ ہے کہ فرنگیوں کو دہشت زدہ کیا، وہ طاقتور ہو چکے ہیں۔"

مستحقان کی کتابی : خاتم سلطان نے فوج کو ہرانت کر کے دودھوں جانسراں میں کوفریں گویا سے بھاگیں، لکھو دودھوں جانے کے لیے تیار نہیں ہوتے، قیلا اساطیلوں نے لشکر کو اپنے بھائی، منبہ عامل کی زیر نگرانی فرنگیوں کے مقابلہ کے لیے بھجوا اور خود سطلان تیار۔ ہر پہنچ کر ملنے نے "معدن کوچہ و براہ و گروہ" اور (اسی کی فطرت) کے جگر سندر میں ٹیکہ مار دیا۔ یہ بیکار اس نے در بر میں ۹۹ شغیان کیا یہاں ہے غار و دولت اور ساز و سامان کے ذخیرے تیار ہوئے، بسب فرنگیوں کو نہ کی حاجت کامل ہوا (تو وہ) سے نہیں بڑھے، بیکارہ یار میں قیصر ہے۔

تباہی پر ملامت کا فیصلہ اس واقعے بعد آیا تو پھر، جامعہ محمودی نے شاہ انگلستان کو ملامت کا خط لکھا کہ اس نے سلطان سلطان الہ ریہ سے اس کے مشرک جمعہ نہیں کیے۔ یہاں تک کہ اسے سلطان کو جہاد کرنے کا موقع مار

حیثیت المقدس کی حفاظت : پھر سلطان صلاح الدین غنی نے غزہ کی بازی میں بیت المقدس کی طرف روانہ ہوا کہ وہ بیت المقدس کے ایسے انتظامات کرے کہ وہ محاصرے کے لیے تیار ہو سکے۔ سلطان نے اجازت دے دی کہ وہ اپنی فوجیں آرا کر لے کر اپنے وطن جا سکتی ہیں۔ ان کے بعد وہ تیار ہو کر مدینہ کی گیارہ اپنی نماز کی طرف لوٹ گئے۔

فرنگی کا خاص حملہ : پھر وہ لوہوں نے اس کی قیہ شروع کی یہ دیکھ کر سلطان نے ٹکروں کی طرف کوچ کیا اور تاریخ ۱۵ رمضان المبارک ۶۰۰ھ میں چاروں اہل دیار

ازدواج بائیں کی تجویز : وہی اثناء میں شاملانگاہت نہ اور ملک عادل کے درمیان سخیہ نہ لگا کر ہے پر چاہا کہ وہ ایک شہزادہ انگلستان اپنی بھینہرہ کا نکاح ملک عادل سے کرنا چاہتا ہے۔ بائیں صورت میں اہمیت عقدی اور مسلمانوں کے معاملے شہروں پر ملک عادل کی حکومت ہوگی اور عکا اور فرعیوں کے معاملے شہروں پر اس کی بھینہرہ کی مندرجہ ذیل حکومت رہے گی بشرطیکہ نہ وہ (بھینہرہ رشتہ کار) اس بات کے لیے راضی نہ جائیں۔

تجویز کی ناکامی سلطان صالح اندھین نے یہ بانٹنا طلبہ گریس ٹیم کے میمالی پورٹریٹس اور انہوں نے شاد اٹلیٹس کی







میں نے اپنے دل سے یہ قسم کھائی تھی کہ میں اس شخص کو اپنے دل سے نہیں نکالوں گا۔

فرنگی حاکم قسطنطنیہ سلطان مراد نے اس کے اسامی لکھنے کے لئے دروازوں کے پاس حیات نامہ درجہ تختہ لکھوان اور ہر شخص (سرکش) کو اس وقت قتل مرادے سلطان نے اس کے صلے میں اس پر غلام کیا۔ بے کا وعدہ کیا تاہم اسامی فرقہ کے افراد نے صلوات اوی میں دیکھی رویداد افغان کو قتل کی خبریں سن کر ہراسہ میں آئے اور قتل کرنے کے لئے چلے گئے۔ جو بڑے اس لیے انہوں نے شاہ افغان کو قتل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ایسے مار نہیں (سرکش) کو قتل کرنے کے لئے دروازے پر دھکے دیا اور اسے قتل کر دیا۔ حاکم مراد نے اس کو قتل کر دیا۔ ان کے بڑے اور ان کے چھ سو میں پڑے۔

تک رہے اور اہل انڈی مقرر کرتے رہے یہاں تک کہ مارا دیکھا (سرکش) حاکم مراد (اسات بہت مانوس ہو گیا۔ ایک دن جب مراد کے صنف (بشیپ) نے اسے ہوا تو ان دنوں نے سرکش پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ ان شبہات ایک تھیں۔ یہاں پہلے گزرا کا کٹر چڑھو ہو گیا وہ سرکش کو زخمی حالت میں اسے تکی نصیر میں لے گئے جہاں وہ بار بار زخمی بالٹھیر کے اس شخص نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔

وہی قضاۃ الخرافاء، انظمتوں کے مرتعوب و دانا بک، یہ مشہور ہو گیا کہ وہ قیام پناہ پر حکومت کرنا چاہتا ہے۔

[illegible]

بہارِ پاکستان نے ملک داغوا کر کے کڑھنی نے سلطان کے پاس پیغام بھیجا کہ اسے مصالحت پر آمادہ کیا اور اس نے غصت غموت لے کر دیا۔ داتا گوجران نے اسے غصت بھیج دیا۔ جس نے اسے کاربند کر دیا۔

تقی اللہ میں کسی وفات۔ جب منہ نہایت الجھٹ آئی تو اسے اطلاع ملی کہ اس کا سہیل بھائی الدین مر چکے ہیں۔ وہ فوراً  
 ہو گیا ہے اور اسے وفات ہو چکی ہے۔ یہ سن کر وہ کہہ توں کہ جو اللہ نے دیا ہے میں کچھ کر سکتا ہوں۔ اسے اس کے سہیل بھائی کے  
 سہیل بھائی کے رشتہ داروں نے جانے۔

تقی الدین کے عقاقوں پر انصاف کا قبضہ : مصر وندین نے سلطان کو یہ پیغام بھیجے کہ نہ درود الہی ملا تو اس کے لیے جسے جس رہے، یا باغے اور اس نے علاوہ اسے وہ ملائے بھی نہ دیئے جائیں، نہ اس کے الہیہ باقت تھے۔ سلطان نے اس کی فوجوں کی وجہ سے اس کا مالہ نکھڑ نہیں کیا، وہ نہ اسے قہر نہ انصاف نے سلطان سے یہ فوجوں کی فوجوں سے ملائے دواں مصلحتوں سے توجہ دلائی تھی، توجہ دلا دیا، وہ اس کے سلطان نے اس کی بہت مقیم نہ تھی اور اسے قہر دیا کہ وہ اس کی وجہ سے۔



**ملک عادل کی مداخلت** - سلطان نے مشرقی ممالک کے حکام سے جو سہولتیں منجانباً التجار وادارہ اعلیٰ میں تھے۔ اس بار سے میں ملکہ وکالت کی اور وہ خود بھی لشکر لے کر اس کی مدد کے لیے روانہ ہوا۔ جب نصر الدین کو معلوم ہوا کہ وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو اس نے ملک عادل کے پاس پیغام بھیجا کہ سلطان سلطان الدین سے غاش کرے کہ وہ اس کو صرف حکام کے دھڑلاتے ہوئے سے جو اس کے ذمہ تھے ہٹائے۔ وہ تجویز کے خبروں سے مستحضر وادارہ رہا ہے۔

**ملک عادل کا تسلط** - تجار وادارہ نے تجزیہ و تہہ پر مشورہ اپنے بھائی ملک عادل کو یہ کہنے اور اسے وہاں بھیج دیا کہ وہ اس پر قبضہ کرے اس کے فرزند افضل کو وہاں بھیج دے چنانچہ ملک عادل افضل سے طلب میں ملا اور اسے لوٹا دیا اور خود اس نے قزاقان کو یہ کہنے پر مشورہ کیا کہ وہ اس کے فرزند افضل کے قتل کے لیے اس کے پاس سے اس کے حکام مقرر کیے اور نصر الدین اور التجار کی تمام فوجوں کو سلطان نصر الدین کے پاس ہیبت المقدس بھیجا ہوا۔

**فرنگیوں کی جوش قوتی** - جب فرنگیوں کو اس بات کا سراغ ہوا کہ سلطان اپنے فرزند افضل اور اپنے بھائی عادل کو بھیج دیا ہے اور اپنے فوجوں کو ان کے درمیان تقسیم کر دیا ہے بہت سختی میں اس کے پاس صرف اس کی خاص فوج ہی باقی رہ گئی ہے قزاقان نے بہت اندیشہ میں فتح کرنے کا ارادہ کیا جنہوں نے نصر الدین کی فوج پر قبضہ کر دیا جو سلطان کے پاس جا رہی تھی۔ اس فوج کا سردار سید محمد جو ملک عادل کا اخیانی بھائی تھا فرنگیوں نے اسے اخیانی کے مرد و نواح میں پھیلوا کر قتل و غارتگی کی۔ آخر کار اس سخت خور وادارہ نے جنرل انگلیں میں جا کر بنا دی۔

**بیت المقدس کی جانب فرنگی یلغار** - یہ فرنگی فوج دار و پوچھی اور اسے تیار ہوا کہ یہ بیت المقدس کے قریب اور نزدیک سے قلعے پر بیت فوج سے تمام پر غارت ۲ جمادی الاول ۱۲۸۱ھ میں پہنچے سلطان صلاح الدین کا سرور کے لیے تیار تھا اس نے قریب ہونے کے مختلف برہمنوں کو مختلف امر میں تقسیم کیا اور ہر برج پر فوجی دستے تقسیم کیے۔

**فرنگیوں کی پسپائی** - جب فرنگی فوج نے دیکھا کہ وہ فتح نہیں کر سکتے ہیں تو وہ پیچھے ہٹ کر پاقاٹ گئے۔ اس دنگام میں ان کا تمام ساز و سامان خوراک مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا پھر فرنگیوں کو یہ اطلاع ملی کہ مشرقی عادات کی وہ فوجیں جو ملک عادل اور انھیں کے ساتھ تھیں حقیقی واپس آ گئی ہیں۔ پھر وہ اب واپس آئے اور یہاں پہنچ کر انہوں نے سب سے واپس آ گئے۔ ناصر الدین پاپاٹر سلطان نے فوراً اپنے فرزند افضل کو حکم دیا کہ وہ مشرقی فوجوں کو لے کر وہاں پہنچ جائے جہاں فوج وادارہ سے اس طرح کی اطلاع تھی تاکہ وہاں سے جڑے ہوئے ہوں۔

**نتیجہ** - اس طرح سے نصر الدین نے اپنے حب و غیرہ ملی فوجیں بھی بھیجیں جنہوں نے نصر الدین کی مدد کی اور اس کا تمامہ کر کے کی سالوں کا دینا۔ اور جب کو شہر فتح کر لیا اس کے بعد ملک کا حاکم ہو گیا اعلیٰ شہرہ کا سے فوجی امرا کا اہتمام کر رہے تھے اس لیے انہوں نے ایک دکان کی صحت طلب کی۔ چنانچہ ان کے دو صنعتی ایڈمنسٹریٹرز نے ان کے وقت شاہ انڈسٹرانٹ کا سے فوجی امرا لے کر کیا وہ دے دیں وہ جنگ کے لیے تیار مسلمانوں میں سے کوئی بھی سیر لہن میں نہیں











## باب : ششم

### سلطان صلاح الدین کے جانشین

فرزندوں میں تقسیم سلطنت۔ (وفات کے موقع پر) دمشق میں سلطان کے پاس اس کا فرزند افضل نور الدین تھا اور بوج بھی موجود تھی اور ایسے بعض نے دمشق میں شام پہلے صرہا بصری لایا اس شش اور ان کے تمام بھائی و دار و ملک تک پہنچ کر لیا۔

طلب و نسیم کے حکام۔ مصر میں سلطان صلاح الدین کا دوسرا فرزند حسن بن عثمان قائم تھا۔ اس لیے وہ مصر پر بھی تھا اور کما۔ طلب میں اس کا چہرہ فرزند مظاہر کا نام تھا۔ اس نے طلب اور اس کے متعلقہ علاقوں میں حاکم بن کر شہر اعزاز، برزہ اور بک وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔ حماہ کے حاکم ناصر الدین محمد بن قی احمد بن عمر بن خیر و نے اس کی اطاعت کی۔ اس کے ماتحت جو ق کے علاوہ سلمیہ، مصر اور شام کے علاقے بھی تھے۔

دیگر حکام۔ وہیں محمد بن خیر کو نے بھی اس کی اطاعت کی۔ اس کے باقی بچہ کے علاوہ مصر کے حاکم بھی تھے۔ حلبک میں جو ہم شاہ بن فرخ شاہ بن شہاہ حاکم تھا۔ اس کا لقب الامجد تھا۔ بصری میں تھا فرید صلاح الدین حاکم تھا۔ اس کا لقب بھی الامجد تھا۔ وہ اپنے بھائی الافضل کے ساتھ تھا۔ شہر کا حاکم سابق الدین بن سلطان بن الدین تھا۔

حملہ کا خطرہ۔ انقرہ اور شام میں ملک عادل تھا۔ اسے جب (سلطان حسن الدین کی وفات کی) خبر ملی تو اس نے انقرہ میں قیام اختیار کیا۔ افضل نے دمشق سے روانہ کیا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے اس کے پیچھے و حریز حاکم نہ کرنے سے جائز ہوئی عزالدین سے اسے کے خیر و نہ، گوہ کیا کہ وہ موصل سے عادل کے علاقہ الجوز پر کی طرف روانہ ہو گیا ہے اس نے اسے دودینے کا وعدہ کیا مگر وعدہ نہ کیا اسے اس خلافت میں جلا کیا کہ وہ انھیں کے پاس دمشق جائے جو (اپنے بھائی) انھیں کے پاس مہربانی والا ہے تاکہ وہ اس کے ساتھ معاہدہ کرے۔

افضل کی آمد اور اس موقع پر ملک عادل کو ملک و شہر لایا اور وہ افضل کے پاس پہنچ پہنچا۔ افضل نے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور اس کے لیے فوج تیار کی تاکہ وہ تمام موصل عزالدین کو اپنے اجزیرہ کے علاقہ پر حملہ کرنے سے روک سکے۔

تجدد القسطنطنیہ۔ اس نے جس دور و ق کے حاکم بھی اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنی فوجیں اس کے شہر کے ساتھ بھیجے۔







العزیز کا دوا پرہ حتمہ۔ جب العزیز مسرہ لیں آیا تو حاکم حدیث میں نے سوالی نے پھر اسے تھانسل کے خلاف  
بھڑکان کر دیا۔ ۵۵۵ء میں وہ بارہ مہینے تک صحرے کے لیے روانہ ہوا۔ اس کا مقصد کرنے کے لیے انھیں  
وہ طبقہ سے اپنے چچا اسحاق کے پاس کچھ حیرت پنا بھر دیا۔ اپنے بیٹے کچھ ہرطین کے پاس منسوب کیا تاکہ ان دونوں سے غرضی  
اور وہ سب سے جب وہ وفاق، البتہ آیا تو انہوں اس سے پہلے وہیں موجود خدایہ دونوں نے یہ فیصلہ کیا کہ مسرہ وفاق  
انھیں کرے، بابائے اور وفاق انھوں کے تحت رہے گا۔

افضل کی فتح۔ اب حیرت وفاق کے قریب پہنچ کر ان کی کردی فوج اور شیر کوہ نے موافق اس کے برخطہ تھا اور  
افضل کے قریب تھے۔ موافق کا سردار سیف الدین اور کوٹس اور کردی فوج کا سردار ابوالجہاں سیف تھا۔ یہ دونوں سردار  
پوشیدہ طور پر افضل کے پاس آئے اور اسے یاد دہان کیا کہ وہ اس فوج کا مقابلہ کرنے کیلئے اس جنگ میں علاج کو کھاتے ہا  
تھا۔ دینا چاہیے جب افضل اور موافق لڑنے لگے تو موافق اور کردی فوج اس کے ساتھ شائش ہو گئی اور حیرت وفاق نے شکست کھا کر  
جنگ مہیا۔

عادل کی بھڑکائی۔ اب افضل نے موافق کو دیکھا افسوس سے طرف بھیجا تاکہ وہ العزیز کے نائب سے اس کا قبضہ حاصل  
کے پھر وہ العزیز کا قاصد کرنے کے لیے مسرہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس وقت تو بھی افضل کے ساتھ سیف۔ اس لیے  
وہ اس کو حاملہ محکوم نظر آیا۔ اسے یہ اندیشہ ہوا کہ افضل یا کسی معاہدہ پر جس لکھا ہے جو اور اسے وفاق کی حکومت نہیں  
دے گا اس لیے اس نے العزیز کو بھیجا کہ وہ ثابت قدم رہے اور وہ کچھ چھائی میں سیرم ہو جائے۔ عدلی نے اسے  
یقین دایا کہ وہ اس سے بھائی کے سامنے کسی حمایت کرے گا اور اسے اس کے ساتھ جتنے کرنے سے روکے گا۔ انیس  
کے بعد اس پر اسے ہلکے کرے نہیں دے گا۔

العزیز کی حمایت۔ لہذا العزیز نے بھی اسے وفاق سے موافق کو فوجی چارمیں زیر قیادت مقرر کیا۔ جب  
افضل نے اس سے مقابلہ کرنا چاہا تو اس نے اسے روک دیا کہ وہ اسے جہد سے اس نے مسرہ کی طرف فوجی کردی کر لی جانی تو  
عدلی نے اس سے بھی اسے روک دیا کہ وہ اسے مسرہ کے دور شیر فوج کر لیا تو (مسلمانوں کا رعب) جو تار سے کا  
اور دشمن کو سونپ کر جانے کا لہذا اس (خاندان) کو فوجی کرتا زیادہ مطالبہ ہے۔

قیضی فی فضل کا معاہدہ۔ عادل نے پوشیدہ طور پر العزیز کو یہ پیغام بھیجا کہ وہ قاضی کا فضل کو اس کے پاس بھیجے۔  
کیونکہ حاکم علاج نہایت اچھے سے یہ حد عزت کرتا تھا اس لیے بن کا فیصلہ سب تسلیم کریں گے۔ چنانچہ قاضی کا فضل ان  
دونوں نے پاس سے قاضی کو اس نے یہ حیرت دے کر کہ فضل نے پاس وفاق کے ملاوہیت افندی اس میں طہرہ اور  
برازن کے ملائے کچھ دیکھ سکے اور ان کی قدیم شہرت پر آزاد رہنے کی جتنی وہ مسرہ میں قید ہو کر العزیز کی سلطنت کا انتہاء  
کوتے کا۔ متعلقہ فریقوں نے اس معاہدہ پر صاف انھیں۔ اس کے بعد افضل وفاق آ کر یہ اور عادل العزیز کے پاس مسرہ میں  
رہے گا۔



## ملک عادل کی فتوحات

دشمن کو محاصرہ۔ ملک عادل نے والد کی بات پر آمادہ کیا کہ وہ دشمن پر حملہ کر کے اس کے بھائی سے زمینیں لے لے اور اسے دیے۔ اور حاکم غالب کا بیٹا بھنگر کوہ کی دھڑی سے روٹا تھا اور بہت اصرار کے ساتھ اسے اس بات پر آمادہ کرنے کا کہہ رہا تھا۔ اس نے اپنے سے دور گئے۔

آخر کار عادل اور اس کے دو معصوم بیٹے اس قلعہ کے لیے روانہ ہو گئے اور ان دونوں نے دشمن کا محاصرہ کر لیا۔ انہوں نے افضل کے گھر میں سے ایک بلب تھسی کا پیچہ ساتھ لیا۔ تاکہ افضل اس پر بہت بھروسہ کرے اور اس کے من پر جو سے احساسات نہ تھے۔ اس نے اسے دیکھ کر جب کی شاہ کمان دونوں کے لیے مشرقی دروازہ کھول دیا۔

مصافحہ شروع ہوا۔ عادل دباؤ سے داخل ہو کر دشمن آگیا اور العزیز میرزا ان کے گھر میں پہنچا۔ اس کا بھائی افضل بھی کمران کے پاس گیا۔ بھائی افضل شہر کوہ کے قلعہ میں داخل ہو کر وہیں نے اس کی بڑی ذراغ کے ذریعے افضل سے ملنے کا ارادہ کیا۔ اس کا اہلکار اسے قلعہ کی طرف لوٹا دیا اور خود شہر سے باہر پھیرا۔

قلعہ پر تسلط۔ افضل میرزا و تمام ان کے پاس جا ملا۔ جب ان کا معاملہ مستحکم ہو گیا تو انہوں نے اسے دشمن سے جنگ کا حکم دیا اور یہ کہیں چاہت کی کہ وہ چلا کر علاقہ ان کے سپرد کر دے۔ انہوں نے (اس کے بدلے میں) اسے قلعہ صحرہ دیا اور دشمن کے قلعہ پر دباؤ بننے لگا۔

دشمن پر عادل کی حکومت۔ اس کو پھر بھی کہہ دیا کہ دشمن میں آ کر چاہتا ہے لہذا اس کے پاس گیا اور اسے اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ قلعہ بھی اس کے سپرد کر دے۔ چنانچہ اس نے قلعہ بھی اس کے سپرد کر دیا۔ افضل پہلے اپنا چاہری طرف کیا جو شہر ہے، چرچی اور دہانہ کوہ میں کچھ عرصہ تک قیام کیا اور وہاں سے قلعہ صحرہ چلا گیا۔ دشمن نے صحرہ کوہ پر حملہ کر دیا۔

مسلمانوں کے بحری حملے۔ جب سلطان صلاح الدین نے فتح ہو گیا اور اس کی سلطنت کا حکم بنی تو ملک احمد نے شاہ غازی کو خبر دی کہ ساتھ جنگ بندی سے معاہدہ ہو چکا ہے اور اس طرح معاہدہ کیا ہے کہ اس کے والد نے اس کے ساتھ کر کے۔ تاہم احمد اس معاہدہ سے آگاہ ہوا۔ بحری کشتیاں فرنگیوں پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ فرنگیوں نے اس کی شکایت دشمن میں عادل سے کی اور معاہدہ شکنی سے گئی۔ فرنگیوں نے اس کے خلاف کارروائی کی۔

ایٹا کی فتح۔ لہذا انہوں نے مسند پارہ کی طرف رخ کر دیا۔ اسے فوجی نندہ طلب کی تو انہوں نے اپنی فوجیں بھیجیں ان میں اکثر برہمن تھے جنہیں قیدیوں سے بھیج دیا۔ چنانچہ انہوں نے ملک عادل سے معاہدہ کر لیا اور ان کی فوجوں نے اسے فتح کر دیا۔







امراء مصر کی سازش۔ مسلمانوں کے فطری حسد و نفرت پر مبنی اتحاد اس کی وجہ سے اصرار سے کام لیا جاتا تھا۔ لیکن وہ ان حکام نے مصر پر ۱۱۸ھ میں سے تنظیم سلطنت محمد بن علی بن جابر کے ساتھ نہ ہو سکی تھی سازش کرتی جا رہی تھی اور اس سے بڑھے (۱) بیون القصری (۲) قراسگر (۳) نجاب (۴) ابن المصطوب۔

مصالحات۔ (۱) اطلاع دینے کے بعد اصرار پر تیار رہی کے ساتھ مصر روانہ ہو گیا۔ اس کے بعد عقب عادل اور فرجیوں نے مصالحت کی کوشش کی اور اسی سال ماہ شعبان میں فریقین میں صلح ہو گئی۔ صلح کے بعد عادل دشمنی کوٹ آیا اور وہاں سے زوردار دین کی طرف روانہ ہو گیا جس کا حال آگے چل کر بیان ہوگا۔

## لیکن کے ایوبی حکام

یہ اہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ سیف الاسلام شمس الدین ایوب ۱۱۸۱ھ میں بحرین چلا گیا تھا نیز اس کا مدنی حسن الدین اور اس کا توفیق برحق تھا اور جس میں اس کے نائب حکام میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ یہاں آ کر اس نے بحرین پر قبضہ کر لیا اور زید میں سکونت اختیار کی اور جس مہینہ ربیع الثانی ۱۱۸۱ھ میں فوت ہو گیا۔

وہ چاہا جس کا اچھا قرار دیا بہت ظلم کرتا تھا اور مالی دولت جمع کیا کرتا تھا وہاں اس کی سلطنت منقسم ہوئی تو اس نے کہ سحر کو فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ نیز اسی خلیفہ الناصر نے اس کے بھائی سلطان صلاح الدین کو یہ پیغام بھیجا کہ وہ اسے اپنی امداد سے مدد دے۔ چنانچہ سلطان نے اسے مدد کر دیا۔

اسماعیل کی حکومت۔ سیف الاسلام کی وفات کے بعد اس کا فرزند اسماعیل بحرین کا حاکم مقرر ہوا۔ وہ عجیب و غریب عادات کا انسان تھا اور اپنے آپ کو خواہے جسے خاندان سے منسوب کرنا تھا اس نے خلافت کا دعویٰ بھی کر رکھا تھا اور اپنا لقب الہادی مقرر کیا تھا اور جزیرہ ایس پر بسنا تھا اس کے چچا ملک عادل نے اسے بہت ملامت کی اور زبردستی اس کے ساتھ نکلا نکلا نکرا اس نے اس کی بات نہ مانی بلکہ اپنی وہ اپنی رہا اور اراکان سلطنت کے ساتھ بہت بدسلوکی کے ساتھ پیش آتا تھا۔ نیز ان سب نے اس کی رائے پر حملہ کر دیا اور اسے مار ڈالا۔ اس کے قتل کرنے کی قیادت اس نے والد کے آزاد کردہ غلام (سولی)۔ سیف الدین سکر کے پرچم پر۔

الناصر کا دور حکومت۔ سکر نے اس کے بھائی الناصر کو ۱۱۸۱ھ میں بحال مقرر کیا ابھی وہ چند سال حکومت کرنے پا رہا تھا کہ سکر فوت ہو گیا۔ حکومت کی کراچی کے فرجیوں نے ایک امیر کا زید بن بکر نے اسے سنبھالنے میں نے الامریک والدہ سے شام کر لیا تھا۔ بجز جب اللہ صر کو زبردستی کر مارا اور امپ تو عربوں نے اس کا انتقام کا زید بکر سے لیا۔

حمید بن علی الدین کا تقرر۔ اب علی بن کا کوئی حاکم نہ تھا اس لیے خاندان اور حضرات کے حوالے پر محمد بن محمد امیر نے قبضہ کر لیا۔ تاہم الامریک والدہ اس پر جسے خود مختار ہو گئی اور اس نے زید بن بکر قبضہ کر لیا۔ اس نے خاندان بنو امیہ کے کسی ایسے شخص کی تلاش میں آئی جیسے جسے وہ بحال کا پادشاہ بنا سکے۔ معلوم ہوا کہ حضرت علی الدین بن محمد بن علی کا کوئی



مردانین علیہ السلام رحمہ اللہ کے فرزند سعد الدین شاہنشاہ کو فروغ بھی دیتے ہیں اس کا نام سلمان ہے۔ وہ ڈاک والد علی (راہب) ہو گیا تھا اور اس کے راہبان لہاس یکن دکھا تھا جبہ ادا ونا صر کا ایک خاص جج کے حکم میں اس سے ملا۔ پھر اس نے خود کو کالج کر لیا اور اسے یکن کا بارشہ بنا دیا۔

**ملک عادل کے دیگر حالات** - حاکم مومل نور الدین فرسان شاہ اور اس کے چچا زاد بھائی قطب الدین محمد بن علاء الدین لنگی کے درمیان جرمسین خاہر اور دوق کا حاکم تھا سرحدی جھگڑوں کی وجہ سے اختلافات پیدا ہو گئے تھے حاکم مومل کے اس کے والد علاء الدین لنگی کے ساتھ بھی وہی قسم کے اختلافات تھے لہذا نور الدین اپنی فوج لے کر اس کے علاقے پر چڑھا اور اس سے نصیحتیں کیں لیکن لے اور قطب الدین ملک عادل کی جملہ فوجی فوجی فوج لے کر اس کے بھاگ کر پناہ لگ گئیں ہوا۔ اس نے ملک عادل سے جو رشتہ میں تھا فوجی لہ او کی درخواست کی اس نے اس مقصد کے لیے اپنی دو دستہ بھی صرف لیا۔ لہذا ملک عادل فوج لے کر حراں کی طرف روانہ ہوا۔ (پھر سنی ہو) نور الدین نصیحتیں سن کر موٹ چلا گیا اس کے باطنی قطب الدین نے اس پر قبضہ کر لیا۔

**باردین کا محاصرہ** - بعد ازاں اسی سال ماہ رمضان ۷۵۶ھ میں ملک عادل فوج لے کر اردوین کی طرف روانہ ہوا اور اس کا محاصرہ کر لیا اس کا حاکم حسام الدین ۵۹۰ فرسان بن ابی القازی صغیر اس کا تھا۔ اس کا نگران دولی نظام پر غلبہ تھا وہ اس کے والد کے آزاد کردہ غلام تھا اور اصلی حکومت اس کی تھی۔ یہ محاصرہ طویل عرصے تک رہا۔ ملک عادل نے اس سے بیرونی مصیبت پر قبضہ کر لیا تھا۔ مگر دوسرے سال دسمبر ۷۵۶ھ میں اس کے کو بیٹا کر گیا۔ جیسا کہ ہم نے دیکھی اس وقت کے حالات سے ظاہر ہے۔

**ملک النصیر بن لنگی وفات** - ملک النصیر بن لنگی ۵۹۰ھ کے ماہ محرم کے آخر میں فوت ہو گیا اس کے باپ کا مدنی (آزاد کردہ غلام) نور الدین ایساں چہا کہن حکومت کا خود مختار نگران تھا۔ اس نے ملک عادل کو جبکہ وہ اردوین کا محاصرہ کر رہا تھا حکومت کرنے کے لیے بلا دیا۔

**افضل کا تقرر** - چہا کہن سلطان صلاح الدین کے مدنی کا سردار تھا جو افضل کے مخالف تھے۔ البتہ شیر کوہ کے موالی نور کو دی سردار اس کے طرفدار تھے چہا کہن نے دونوں جانتے ہو کر ان کا انکسار کے حاکم کے بارے میں مشورہ کیا۔ اس نے ملک النصیر کے فرزند کو حاکم بنانے کا مشورہ دیا مگر شیر کوہ کے موالی کے سردار صیف الدین ایاز کوٹہ نے اس پر برا اثر کیا کہ وہ اپنا صلیبی بن وجہ سے حکومت کے لئے نہیں ہے۔ پھر اس کے کہ سلطان صلاح الدین کا کوئی فرزند اس کی نگرانی کرے۔ کیونکہ فوج کی قیادت جو اہم کام ہے۔ آزاد کردہ سب فوج کو حاکم مصر بنانے پر متفق ہو گئے۔ پھر وہ فوجی داخل کے پاس گئے۔ اس نے بھی یہی مشورہ دیا۔

**افضل کے خلاف بغاوت** - ایاز کوٹہ نے اسے تلخ صرغ سے بلایا چنانچہ وہ اس سال کے ماہ صفر میں وہاں سے روانہ ہوا اسے راستے میں ایاز کوٹہ کے لوگوں کی اطاعت کی خبر ملی۔ جب وہ ایسوں پہنچا تو امرائے مصر نے ایاز کوٹہ کو



















افضل اور الظاہر کا اختلاف: جب ملک عادل مصر سے شام کی طرف روانہ ہوا تو وہ اٹلیس پہنچا۔ ہاں سے اس نے ایک لشکر دمشق کی طرف روانہ کیا وہ ان فوجوں کے پہنچنے سے پہلے وہاں پہنچ گئے تھے جب وہ وہاں پہنچے تو انہوں نے (واقعہ کو) چہرہ جو یہ تاریخ سے دوروں تک جنگ کی اور وہ دمشق فتح کرنے کی ذمہ داری لے لی۔ (دونوں بھائیوں میں جھگڑا شروع ہو گیا) الظاہر نے افضل کو پیغام بھیجا کہ دمشق اس کے ماتحت رہے گا۔ افضل نے یہ سزا دیکھی کہ اس کے اہل و عیال کا کوئی نقص نہ ہوگا۔ اس لیے وہ دمشق میں اس وقت تک بناوٹیں کئے جب تک کہ وہ مصر فتح کر لے۔ الظاہر نے اسے مطالبہ پر اصرار کیا۔ اسی وقت موالی صلاح الدین افضل کے طرفداروں پر دمشق تھے اس لیے اس نے انہیں اختیار دیا کہ اگر وہ ہتھیار چاہیں تو یہیں ورنہ وہ وہیں جاسکتے ہیں۔

شامی علاقوں کی تقسیم: اتنے میں فرالدین چغتائی اور قراچاہی (فوج لے کر) دمشق پہنچ گئے اور (فریق مخالف کی) مخالفت سے پہلے ہی وہ دمشق فتح کر گئے۔ ظہور و مجرور ہوئے کہ ملک عادل سے ان شرائط پر صلح کی تجویز کریں کہ الظاہر کے پاس بیخ "الامس" غرناطہ اور المرہ کے بعض دیہات دیں گے۔ ورنہ افضل کے ماتحت مسیحا شروع کرے گا۔ اس میں اور زمینیں کے علاقے ہوں گے جب تمام فریقوں کے درمیان یہ معاہدہ مکمل ہو گیا تو وہ ماہِ محرم ۷۱۹ھ میں دمشق سے چلے گئے۔

ظاہر طلب واپس چلا گیا اور افضل مصر و گیا جہاں وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ رہنے لگا۔ جب ملک عادل دمشق پہنچا تو افضل نے جا کر دمشق سے باہر اس سے ملاقات کی۔ بھرا اپنے علاقے کی طرف گیا اور اس پر جھڑپ کر لیا۔

عادل کے خلاف متحدہ محاذ: جب الظاہر اور افضل بیخ سے دمشق کی طرف روانہ ہوئے تھے تو ان دونوں نے حاکم مومل بن ابی بن کر یہ بیخام بھیجا تھا کہ وہ ملک عادل کے الجزیرہ میں اس کے تجربہ ملاقاتی پر حملہ کرے۔ جب ملک عادل نے مصر فتح کر لیا تھا تو اس وقت سے مذکورہ بالا جنہوں حکام نے حاکم مومل کے ساتھ مل کر عادل کے برخلاف معاہدہ کر لیا تھا کہ وہ ان کے پیشہ خاں ملک عادل کی عہدہ داری پر حملہ نہ کرے۔

الجزیرہ کی طرف تقدم: لہذا نور الدین نے ماہ شعبان میں اپنی فوج کے ساتھ مومل کے کوچ کیا اس کے ساتھ اس کا چچا اور لقب الدین عالم شہار بھی شریک تھا اور مارون کا لشکر بھی اس کے ساتھ تھا۔ وہ اس میں پہنچ گئے اسے اس وقت حرا میں لاکر ابن عادل اس لشکر کی قیادت کر رہا تھا اور الجزیرہ میں اپنی عہدہ داری کی حفاظت کر رہا تھا اس نے نور الدین (حاکم مومل) کو بیخام بھیجا اس وقت یہ خبر مومل بھی گئی کہ ملک عادل نے الظاہر اور افضل کے ساتھ صلح کر لی ہے اس لیے نور الدین نے بھی بیخ کی تجویز منکوحہ کر لی اور اس کے لیے فریقین نے طلب اٹھایا۔ اس نے اپنی طرف سے ارسلان کو عادل کے پاس بھیجا اور اس سے بھی طلب اٹھایا۔ اس کے بعد یہاں ہی عالیشان درستی ہوئی۔

مارون کا محاصرہ: وہ واقعہ کے بعد ملک عادل نے اپنے فرزند اشرف مومل کو فوج دے کر مارون کے محاصرہ کے لیے بھیجا جہاں چھ روزہاں روانہ ہوا اور اس کے ساتھ مومل اور غبار کی فوجیں بھی تھیں وہ سب مارون کے نیچے حرم میں















پہلے خلاط: اعلیٰ خدام نے بعد ازاں غم اندہ بن کر نکلتی تھی۔ چنانچہ وہ خلاط اور اس کے تمام خدائے کا وکرم ہو گیا اور اسے پاس کے کام اور ملک کا دیکھ کر غم اندہ بن گیا۔ اسے خوف کھانے لگے کہ اس نے اپنے اس کے اپنے علاقے پر چھاپے مارنے شروع کیے مگر خلاط (سے) تم سے نکل جانے کے اندر پڑے سے اور اس کے مقابلے کے لیے وہاں نہیں نکلا۔ خلاط کی فوجوں کو کچھ خدائے سے اہل ہر کہیں۔ یہ نکل گیا اور انہوں نے حکمران پر قبضہ کر لیا جو وہاں کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ مستحکم قلعہ تھا۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے خیر احمد بن کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا اور ایک بہت بڑی جماعت ان کے ساتھ شامل ہو گئی جنہوں نے شہر اور محل کو بھی فتح کر لیا۔

اہل خلاط کی بغاوت: غم اندہ بننے کے خلاصہ اور اس کے علاقے کی حالت کے لیے فوجی حکم طلبہ کی اور اس کا بھائی و شرف اپنے خزانے اور باکے علاقوں کی طرف دیکھیں چڑ گئے اس کے بعد یہ واقعہ رونما ہوا کہ جب احمد بن احمد نے وادہ کی طرف روانہ ہوا تو وہاں کے حالات درست کر کے توافقی خدائے (اس کی غیر حاضری میں) اس کی فوجوں پر حاکم کے انہیں کہانی دیا اور اس کے ساتھ اہل خلاط کی فوجیں بھی روانہ کر دی گئیں۔

بغاوت کی سرکوبی: جب غم اندہ بن و اس کے آقاؤں کے پاس ایچو برہ کی فوجیں بھی پہنچی تھیں جن سے اسے بہت قوت پہنچی اور اس نے خلاط کو کاہل کر لیا اس کے بعد اہل خلاط کا باہمی اختلاف پیدا ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے انہیں مطلوب کر کے ان کا ساتھ کیا اور ان کے بہت سے کماندروں، دونوں کا افسر ہوا کہ گرفتار کر لیا جو وہاں سے بھاگ رہے تھے اس واقعہ کے بعد اہل خلاط باہمی سلطنت کے آخری زمانے تک اس کے مطیع اور مطاع رہے۔

شام پر فرنگیوں کی یلغار: ۱۱۰۰ھ میں شام سے فرنگیوں نے بہت جلد سے شروع کر دیا۔ فرنگیوں کی فوجوں نے آ کر مستطیع کو فتح کر لیا تھا اور ان کی سلطنت وہاں بہت مستحکم ہو گئی تھی اس لیے طرویس اور صحنہ لائبرائری کے لڑکھانوں نے صحنہ اور اس کے علاقوں میں لوٹ مار شروع کر دی تھی اور صحنہ کا حاکم شیر کوہ بن محمد بن شیر کوہ ان ملاحوں کی حفاظت کرنے سے عاجز آ گیا تھا اس نے ان کے مقابلے کے لیے فوجی کمک طلبہ کی چنانچہ حکم طلبہ لکھنؤ سے اس کے پاس فوجیں بھیجیں جو انہیں اس کے علاقوں کی حفاظت کرنے کے لیے اس کے پاس رہے گئیں۔

بحری بیڑہ پر حملہ: اسی زمانے میں اہل قبرص نے سندھ دہلی مصر کے بحری بیڑوں کو اس کے بندھنوں پر قبضہ کر لیا اور جو لوگ وہاں تھے انہیں گرفتار کر لیا تھا ملک مادل نے حاکم حکا کویت اختیار کیا مراسلہ بھیج کر یہ سن کر ونگ بھٹی کے حاکم کو خلاف ورزی ہے اس نے یہ سفارت پیش کی کہ اہل قبرص ان فرنگیوں کے ماتحت ہیں جن کا تسلط برصغیر ہے اور وہ اس کے دائرہ حکومت سے باہر ہیں۔

ملک مادل کی پیش قدمی: (یہ جواب سن کر) ملک مادل اپنی فوجیں لے کر حکا کی طرف میں یہاں سے حاکم نے مسلمان قیدیوں کو چھوڑ کر اس سے صلح کر لی چاروں حصوں کی طرف روانہ ہوا اس نے غیر وقت کے قریب قلعہ لکھنؤ پر حملہ کر



میر جھک نظر میں ہر مہم  
 کے اسے فتح کر لیا اس نے اس کے حاکم کو چھوڑ دیا اور باقی قسمت حاصل کر کے۔ سے جاہد ہر باکر دیا۔

طراہی انشاہ کی تباہی: پھر اس نے طراہی کے علاقہ کی طرف پیش قدمی کی اور بارہ دن تک اس کے علاقوں کو چاہ  
 دیر و ذکر رہا اس کے بعد وہ بحیرہ قدس و انیس آگیا فرنگیوں کے اس کے ساتھ مصالحت کرنے کی کوشش کی مگر اس نے  
 یہ تجویز منظور کر دی۔ پھر سومرا گیا تو ملک مال نے الجوریہ کی فوجوں کو اپنے شہروں کی طرف واپس جانے کی  
 اجازت دے دی اور حاکم جس کی مدد کے لیے ایک بڑا لشکر چھوڑ کر وہ خود بخفی و امن چلا گیا اور وہیں اس نے موسم  
 سرما گزارا۔

اہل خلاط کی سرکوبی: جب احمد نجم الدین بن علی نے خلاط کو فتح کر لیا تو کرج قوم نے وہاں کے علاقوں پر غارت  
 گری شروع کر دی اور انہیں چاہ کرنے لگے۔ پھر وہ جہیں جہیں انہوں نے اور جہیں کی طرف پیش قدمی کی اور اس کا صبر  
 کرنے کے بعد واپس اس شہر کو فتح کر لیا اور اسے جاہد ہر باکر دیا۔ نجم الدین نے ان کا مقابلہ کرنے سے گریز کیا۔  
 (کہو کہ اہل خلاط کی عبادت کا اندیشہ تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا) جب وہ خلاط سے روانہ ہوا تو اہل خلاط نے بغاوت کر دی پھر  
 وہ واقعات رونما ہوئے جن کا ہم تذکرہ کر چکے ہیں۔

نورالدین کرج قوم پھر خلاط آئی، انہوں نے اس کا صبر کر لیا مگر اس دفعہ احمد نجم الدین نے ان سے جنگ  
 کر کے انہیں شکست دے دی اور ان کے بادشاہ کو گرفتار کر لیا۔ بعد میں ان بادشاہ کو اس شرط پر چھوڑا گیا کہ وہ ایک لاکھ چار  
 سو تھپے لے کرے اور کچھ بڑے قبیلے چھوڑنے کا معاہدہ کر لیں۔ پھر وہ ایک لاکھ چار سو تھپے لے کرے اور کچھ بڑے قبیلے چھوڑنے کا معاہدہ کر لیں۔  
 کراج اور اس کے ساتھ کرجے چنانچہ ان شرائط کے ساتھ یہ تمامہ تکمیل پذیر ہوا۔

## ستجاری خانہ جنگیاں

یہ پیچھے بیان کیا جا چکا ہے کہ قطب الدین زنگی حاکم شہار و قادیان اور اس کے چچا نور الدین نور الدین حاکم موصل کے  
 اور میان سخت عداوت اور نفرت تھی۔ اسی اثناء میں ۶۵۰ھ میں حاکم موصل نور الدین نے اپنی بڑی کا تلاش ملک عادن کے  
 قریب سے کر دیا تھا اور اس وقت ہی بدو لکھ ان دونوں حکام کے تعلقات منقطع ہو گئے تھے لہذا اس کے وزیر اور ادرک کان سفلیت  
 نے اسے اطلاع دے کہ وہ جزیرہ ابن عمر اور اس کی ملکہ اور بی بی کو قتل کرنے کے لیے ملک عادل کی مدد حاصل کرنے۔ یہ علاقہ  
 اس کے چچا اور بی بی شہار شاہ ابن عادی کے ماتحت تھا۔ اس کو فتح کرنے کے بعد اجیریہ کا تمام علاقہ موصل میں شامل ہوا  
 جائے گا۔ علاوہ ان میں ملک عادل قطب الدین زنگی کے علاقہ قادیان کو فتح کرنے کا قور بھی آفرکار اس کے پاس رہے گی۔

ملک عادل کی امداد: ملک عادل نے اس کی تجویز منظور کرنی کیونکہ وہ اسے موصل پر قبضہ کرنے کا ذریعہ سمجھتا تھا۔ مگر  
 اس نے خود طلبہ بن کو یہ موقع ملائی کہ جب قطب الدین کے ماتحتے پہنچے کہنے کا تو یہ علاقہ اس کے عزیز کے ماتحت  
 رہے گا جس کا ابا اس ہے۔



**فتح خجور:** ۱۰ جولائی تک ملک عادل نے اپنی فوجوں کے ساتھ کوچ کیا اور خجور پہنچ کر اسے فتح کر لیا۔ اسی موقع پر نور الدین کو اپنی جھلی کا احساس ہوا کہ ملک عادل کو کوئی نہیں روک سکتا ہے۔ اسے اپنی وہی تجویز پر پختہ ہوئی کہ وہ دہلی کو اپنے شہر کے کاغذوں کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں کرنے کا حکم دے گا۔ اس سے دربار اور افراد اس نے یہ رائے پیش کیا کہ اگر اس نے عادل کے خلاف بغاوت کی تو فوج اسے پہلے ہی جہنم کے گام

**سنی رہا افسوس** ملک و دل نے خود سے روانہ ہو کر تھیں پر مہم کیا اور سے بھی رنج کر لی آپ عقبہ اللہ بن کے والد کیے گا زور دے گا یہ اسے اس وقت تک ہے۔ اسے کوشش بخاں کی طاعت اور ہر دفعہ کی تپا، کیاں شرعے کر دیں۔ اور جو احادیث نے اپنے فرزند کا ہرگز نہ بڑا دوست اور ان کی نظر ملک و دل کے لیے جیسے تپا، کیاں شرعے کر دیں۔

سفارش یا منظور۔ تمہیں قطب الدین نے اپنے نرغہ مضرب اور بی بی فاطمہ عارضہ کو اتنے سے بڑے فک ہندول سے پاس کیا جتنا کہ اس کے فک ہندول کے ساتھ وہ کھانہ نکلتے تھے، اور اس کا پاس کافی اثر و رسوخ تھا۔ چنانچہ وہ (اپنے آپ کو) عارضہ کے لیے اس کے پاس گیا، فک ہندول نے اس کی سزا سن لی، مگر فک ہندول نہیں گئی۔

ملک عادل کے خلاف احتجاج: الجزائر کے صدر بن علی نے عالم مومن نور الدین سے خط لکھا ہے کہ وہ ملک عادل کا مقابلہ کرنے کے لیے اس کے ساتھ متحد ہوں گے۔ نور الدین نے اس کی یہ تجویز مان لی۔

اہلئے لشکر کے تہہ سواصل کی تہہ شہر سے جو اہلئے خود نوادہ ہیں سے ملاقات کی۔ یہی نے ناب کے عالم کھ دے تے  
بھی ہوئی ادا و ناب کی تہہ ہو دے ہم سے قائم کھڑے تے بھی ہو دے۔ بھی ان سب نے ٹار گرفت خانوں سے۔ اسنے صلے کی تجرہ چو چل  
نہ اور قائم نہ ہو کر قرار کھڑے کھڑے سٹاف کی ورتہ و دھوہ ہو دے۔ یہی کے علاوہ میں قس جا نہیں گئے۔

**مصالحات کی شرائط** انہیں نے غلیظہ اخلاص معاہدے کے پاس بھی پیشام بھیجی کہ وہ ملک عاصی کو (جنگ بندی کا) عہدہ دیں۔ لہذا انہوں نے اپنے مہر کے استاد ابو نصر میراث اللہ بن العباد اور اپنے خلیفہ مولیٰ (آزاد کردہ غلام) کو میر تقی کو اسی مقصد کے لیے بھیجا ملک عادل نے ہزار سالہ صلح کی تجویز کو منظور کر لیا مگر وہ مقابلہ ہزار بار اور (صلح کی شرائط کے بارے میں) آغاں مولیٰ کو زبردہ و خوار میں صرف ہزار سالے سے جنگ بندی کرنے پر (مصلح کی اور فیصلہ کیا نہ جسے جانوں پر اسی نے قبضہ کرنا ہے و دوسرے کے پاس نہیں گئے۔ چنانچہ اس پر صحت اٹھانے کے بعد ہر ایک اپنے اپنے شہر کو لوٹ گیا۔

**قلوب کی بنیادی** - ولایہ شاہجہان پور نے اپنے والد ملک عارفی کے حکم سے امیر امراء کو کمر قیادہ کر دیا اور اس سے کوکپ اور جبین کے قلعے جو اس کی محکمہ میں تھے چھینا۔ اسی نے ان دونوں قلعوں کو کوکپ کے قریب قلعہ اور ان کو کجاوہر بادکر دیا۔ ان کے بجائے جنس القصور پر حکم سے قریب ایک قلعہ تعمیر کیا اور اسے قریح اور خراباب کے درخیز سے جوڑ دیا۔



**ملک ظاہر کی وفات**۔ حاکم سلب ملک ظاہر قازلی بن صلاح بن علی بن جوشق اور دیگر شاہی شہروں کا حاکم بھی تھا، ماہ جمادی الثانی ۳۱۹ھ میں فوت ہو گیا۔ وہ جزائریوں کے سربراہ تھا، اس نے اپنے چھوٹے فرزند محمد بن ظاہر کو جو صرف تین سال کا تھا اپنی جگہ پر لایا۔ اس نے جوئے فرما کر اس کے لیے نظر انداز کیا، اس کی والدہ اس کے چچا ملک بن علی کی طرف گئی۔

**العزیز کی جانشینی**۔ ملک ظاہر نے اپنے اس صاحبزادے جلیجی (کا لقب الطریق فیات) کو اپنی مقرر کیا تھا اور اس کا نائب امر کران غلام طغریہ کو مقرر کیا تھا اور اس کا نائب شہب الدین رکھا۔ شہب الدین طغریہ بہرہ نیک، خلعت اور شریف انسان تھا۔ اس نے اس کے لیے ایسی طرح مقرر کی کہ وہ رعایا کے ساتھ عدل و انصاف سے کام لیا اور علاقہ کا نظم و نسق نہایت ادا شدگی اور تدریج سے قائم رکھا۔

## نعمان کے حالات

**سلیمان کے مظالم**۔ جب ۳۱۹ھ میں سلیمان بن اصفہرین کا حاکم مقرر ہوا تو اس نے اپنی بیوی ام الناصر کے ساتھ جس نے اسے وہاں کا حاکم بنوایا، بہت بدسلوکی کی اس نے اس سے روگردانی کرتے اسے بہت نقصان پہنچایا اور بالکل خود مختار اور مطلق الامکان حاکم بن گیا اور رعایا پر خوب ظلم و ستم کیا۔ تیرہ سو سال تک وہ ایسی طرح حکومت کر رہا۔ چاروں ملکوں کے لوگ مخالف ہو گیا اور اس کے ساتھ بھی اس کے تعلقات خراب ہو گئے، وہ بعض دفعہ اس طرح غلطیوں کا ارتکاب کیا کہ قرآن مجید کی آیت ہے:

اِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ خُفِيَ عَنْهُ اسْمُ اللَّهِ كَمَا كُنْتُمْ تُبْغِیْهِمْ (یعنی یہ مسلمان کی طرف سے (خدا) ہے اور یہ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہے جو زمین پر ان اور زمین پر ہے)

**عادل کے بیکار کا حملہ**۔ (اس کا سمت غارت رہا اور بدسلوکی (چوکر) ملک عادل نے اپنے فرزند کاظم کو دلائی صرف سے ایک سو رطلہ مقرر کر کے اس کی طرف بھیجے۔ چنانچہ اس نے اپنے فرزند مسعود یوسف کے زیر قیادت جس کا قزاقی نام افسس تھا ۳۱۹ھ میں اس کی طرف فر بھیجے۔

مسعود نے جوتے ہی کچن پہنچ کر قبضہ کر لیا اور (خاکہ میں) سلیمان شاد کو قہر قہار کر کے اسے نظر بند کی حیثیت سے مسربج کیا اور وہیں وہ عظیم بادشاہ بن کر لوگوں کے ساتھ دھوکے جھاد میں وہ چار سو سال تک رہا۔

**مسعود بن کاظم کی فتوت**۔ مسعود بن کاظم نے مدینہ میں حکومت کر رہا۔ اس نے ۳۱۹ھ میں ایک کاتب نے اپنے والد کے جہت اس کو بھی علیہ الناصر کے چھندوں سے عہدہ مقرر کیا۔ علیہ الناصر نے اس کی حکایت اس کے والد کو قزاقی کی کہ اس کے والد کاظم نے اسے نہایت لڑکتے آواز کا لفظ اور اسے آگاہ کیا کہ اس نے وہ چار سو سال کو بھی نہایت ادا شدگی مسعود نے اس کے لیے جس مہارت پیش کی۔ اس کے بعد اس کے والد نے اس کی رائے دور ہو گئی۔















## باب : فریضہ

### ملکِ کامل کا عہدِ حکومت

(مظہب نے جانے کئے بعد) کامل سر پر اچھی طرح حکومت کرنے کا اور معظم مصرے کو کراہی میں نہ جانے اور  
ذوالجہد میں بیت المقدس آیا۔ اس نے (سیسی) (نہجیوں کے فرقے سے ان کو نہیں لگاؤ۔ کرواہا۔ اسے دیکھا (مسیحی)  
فریقوں نے قصہ نہ کرنا تھا اور کانٹانے سے بالفاظی ابا محمد جنگ نہ جانے دئے تھے۔

فقہی الدین کا متنبو ضد خلافت برہم سپہ جان کر پتے ہیں۔ سید بن صلاح الدین نے اپنے پیچھے قی الدین محمد بن  
شاہد کو حجاز کا شیراز اور اس کا علاقہ اسے رکھا تھا۔ پھر اس نے اسے عہد دیا۔ پھر وہ بھی اہل اس نے قرآن اور  
سورج ایہ نہ دیکھا اور ان سے متنبو ابورہ کے علاقے فتح کر لیے تھے۔ سلطان صلاح الدین نے ان سب (مفتوحہ)  
علاقوں کو اس کے ماتحت کر لیا تھا۔ پھر وہ امیرین کی طرف واپس نہ کر کے لگا دیا اور اس نے خود اسے ماتم بہترت جگہ فی  
اور اس کا عہد صرا کر دیا۔ پھر اولیٰ ذکر نہ کرنا تھا۔ اس نے بے وفائی نہ کیا اور اس کی ساری بات فوت ہو گئی۔

مستور کی جانشینی اس کے بعد بن کا فرمانروا مراد بن محمد اس کو چاہتے تھے اور اس کا لقب مستور تھا۔ سادات صلاح  
الدین نے اس سے ابورہ کے قتل کیجئے لئے اور ان کی حکومت اپنے بھائی اس کو کرے دی۔ یہ سب اس کے علاقے  
کی حکومت و عدل و نیامہ کے پاس رہا۔ چنانچہ وہ ان علاقوں پر حکومت کر رہا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے بچے صلاح الدین اور  
ملک عادل کی وفات کے بعد علاقے میں فوت ہو گیا۔ اس کی حکومت کی۔ اسے اپنے بھائی اس کی۔ اس کا فائدہ مستور جو ولی جہد  
تھا۔ مستور نے اس کے پاس تھا اور اس کا دور فرمانروائی اور صلاح الدین نے، اول معظم مصرے کے پاس نظر بند تھا۔

حماد کا کیا حال تھا حماد کے ارکان سلطنت نے قیام ارسال کو جوایا تو معظم مصرے نے ان سے اس کا راز نہ پہ طلب کیا۔  
جب وہ وارا کر دیا تو اس نے اسے بے کرتے اس کے پاس بھیج دیا۔ چنانچہ وہاں قیام کر دیا۔ وہاں رہا اور اس کا  
لقب نام مستور رہا۔ سب اس کا بھائی بنی علی بن بہر تھا۔ مسرت آیا تو اس نے اسے اس کا فائدہ کیا اور اس کی حکومت  
تسلیم دینی کی (بند) و معظم مصرے کے پاس واپس چلا گیا۔ (ابا محمد) وہ اس کے علاقے میں رہا۔ وہاں اہل علاقہ کو اپنی جانب  
راغب کر دیا۔ (مستور) اس نے اس کی وفات نہیں دئی۔ اس لیے اس کا دور مصر چلا گیا۔

چنگل خوروں کی شہرت ہم پہلے جانتے تھے کہ حاکم طلب و سبقتانہ ذوق بن صلاح الدین صلی اللہ علیہ وسلم  
فوت ہو گیا تھا۔ اس کا جہد فرزند محمد ابو یوسف بن احمد بن ابی وادع تھا۔ اسے موتی اور نہ وہم تھا۔ اب دین غفرلہ کی زیر



۱۰۲

مگر انی حاتم مقرر ہوا۔ نہاب اللہ میا بہت نیک سیرت اور خفاف ہند تھا۔ وہ رعایا کے مالیاتی خفاخت کرتا تھا اور کچھ دوسرے کی چٹل خوری مٹا پھینک دیتا تھا۔ طلب میں اس وقت وہ بد قاش افراد ایسے تھے جو ملک خاوی کے پاس جا کر لوگوں کی چٹل خوری کرتے تھے اور ان لوگوں کے خلاف مجرکاتے تھے۔ ان کی ان چٹل خوریوں سے لوگوں کو نقصان پہنچتا تھا۔ اس لیے جب حباب لدہ میں نے نہاب اور قریب لوگوں کو اپنے بار بار سے دہر کر خواتین کے لیے وہاں افراد بھی شامل تھے۔ اس نے انھیں اس نئی چٹل خوری کی وجہ سے نکال دیا تھا۔ اس لیے ان لوگوں کو کوئی تہ رویت باقی نہیں رہی۔ اور عام بھی نہیں ٹاپشہ کرنے لگے تھے۔ اس لیے یہ دولہا بار بار دم بھرتے گئے۔

حلب پر مغربی کی تجویز پر بین دولوں نے جو درام سے عالم کی فکاس کو بھرا دیا کہ وہ اغلب اور اس سے مختلفہ حلقوں سے تعلق کر لے کر ایک دوسری راے کی کہ حلب اس وقت تک نہ چلی تھیں ہو سکتے ہے جبکہ کہ خاندان جو یہ ایک باوقی خروان کے ساتھ ملے ہوئے کہ اس کے لئے وہیں کا علاقہ طبعی فرمانروا بن سکتے۔

**کرکڑوں اور افضل کا اتحاد**۔ اس وقت سلطان صلاح الدین نے ایک لڑکا افضل سمیٹا جس تمام وہ اپنے بھائی تک لایا اور اپنے چچا ملک خاندان سے ملازمتی ہو کر کرکڑوں کا بیٹھک و فراخ حیرت ہوا تھا کیونکہ ان دونوں نے اس نے ملحقہ تھے کچھ سے کچھ جن کو بھیج کر دیا تھا اس نے اپنے مقصد حاصل کرنے کے لیے اس کو بلوایا اور اسے اکبر بادشاہ پر آویزا کر دیا۔ اس پر ہندو کے لیے نوجوان اس کے ساتھ روانہ ہو جائے۔ اس صورت میں طلب کو جو ملحقہ تھا اس کی جگہ سے افضل نے اسے اٹھایا اور بار بار خطبہ اور کلمہ پڑھنے کے بعد چاروں طرف سے اسے الجھنے پر ملاں اور باج ملنے کریں گے اور ان کی حکومت کے ساتھ ملنے اس طرح ہو گا۔ چنانچہ بادشاہ کے مطابق انہوں نے طلب اٹھایا اور فرشتے انہیں کہہ سکے وہ فرشتے جو کہ روئے ہوا ہے اور انہوں نے قلندر عربوں کو فتح کر لیا جو اسٹیل نے ثابت آگیا تھا۔ پھر ان چند فرشتوں نے قلندر باشر کو بنیاد میں اور تمام روئے عالم قلندر سے بھیج کر دیا۔ اس سے خوشخبر انہوں نے اس وقت کے سخت محاصرہ میں تھے۔ یہ قلندر ایک کس نے اپنے قبضہ میں رکھا۔ اس حالت سے افضل و اس کی فوج میں بے چینی پیدا ہوئی اور انہوں نے یہ خیال نہ کیا کہ وہ حسب فیض سے موافق نہیں آتے یہاں تک کہ گئے۔

**طیّب اشرف کراٹھ:** جس حرمہ میں میں طلبِ فزائی خایہ کا گہرا نین شائبہ، اندر بن سب سے بھروسہ مقیم ہوں، وہاں سے ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں ہٹا کر آئے۔ اے (محبوبے) ہاتھ سے نکال پائے گا، اندر بیٹھ تو۔ جو ہم ملک اشرفِ عالم انجیر و دھند، ملکِ پارس میں بجز اوتسی۔ کوئی پانچ گنتی کہ اہلِ حباب بھی، دوسرے کی اطاعت نہیں کریں گے اور وہاں اسی نے ۲۰۰۰ کا نظیرہ رکھ رکھی ہوگی، ورنہ ملک کا جو نشانہ بھی پختہ نہ کرے گا، اس پر پختہ نہ کرے گا۔

اشرف کی تلاش قدمی: پتھر میں ایک اشرف نے فوج میں اسٹیج کیس اور اسٹیج میں ان کے مقابلے کے لیے روانہ ہوا۔ ان کے ساتھ محمد عرب، قادیان کے وکیل بھی تھے ان کا امیر فتح خان ان کے ساتھ ہوا۔ ان کے ساتھ ایک اشرف نے طلب کے باوجود اسٹیج کیس کا کام کیا۔



کیکاؤس کو شکست کیکاؤس اور افضل کی ذہن سے تھی ہر طرف سے کچھ نہ طرف چھٹی تھی۔ ملک اشرف بھی اس کے مقابلے کے لیے فوج سے کراہا ہوا تھا۔ اس سے چاہی دستوں پر عرب قبائل کی فوجیں تھیں۔ انہوں نے کیاؤس نے بڑھول دستوں سے مقابلہ کر کے انہیں شکست دی۔ جب یہ شکست خوردہ فوجیں کیاؤس کی طرف لوٹیں تو وہ اپنے ملک کی طرف ہٹ گیا۔

مفتوحہ علاقوں کی تصغیر اس کے بعد ملک اشرف نے آکر یہ کرنا شروع کیا کہ وہاں دہلی باہر پروردگار کا مہمان کیاؤس کی طرف سے تھیں۔ انہیں کراہا کر کے انہیں نے انہیں پکڑ کر کیاؤس کے پاس پہنچا تو اس نے انہیں کھینک کر اپنے ہاتھوں سے ان کی گردن کاٹی دی۔ اس سے وہ سب ملک ہو گئے۔ ملک اشرف نے سب کے دین گھوڑا پر قبضہ کیا تو وہ شہاب الدین نے اسے قتل کر دیا۔ جو تھا کہ نائب عزیر کا قتل تھا۔ اس نے کیاؤس کا اس کے نائب کا ہاتھ قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر اس کا ارادہ اسے اپنے والد (ملک عادل) کی وفات کی خبر ملی تو اس لیے دولت آیا۔

## موصول میں خاندان جلیانی

ہم نے خاندان کے زنجی کے بارے میں تحریر کیا تھا کہ وہ موصول عزالدین مسعودی کی وفات پر مل گیا تھا۔ اس کا پانچویں اس کا فرزند نور الدین مسعودی تھا جو دہلی کی گجراتی اس کے والد کے مرنے (آزاد کردہ غلام) ہو کر رہ گیا تھا۔ یہ جو ہوئی اور دینی اس کی سلطنت کا تختہ پلٹ گیا۔

عبداللہ بن ابی بنی دین اس کے جانی ملا۔ عبداللہ بنی دین کے تحت تختہ سرحد اور ہونے لگے۔ جو موصول کی عملی دہلی میں شامل تھے۔ مگر اس کے والد کی وصیت کے مطابق اسے یہ خزانے دیے گئے تھے۔ جب اس کو دہلی میں عزالدین فوت ہو گیا تو وہ خود حکومت کا صوبہ بن گیا اور اس نے عداوت پر قبضہ کر لیا۔ دہلی کے حکم کے تحت دہلی میں کوئی نہ اس کی مخالفت کی۔ (یہ حالت دیکھ کر) نور الدین نے اپنے ملک اشرف حاکم الجزائرہ و خندہ دہلی و دہلی اطاعت لا کر انہیں وادی کا چھوٹا بھتیجا۔ جب وہ بڑا اور اس کے حاکم کیاؤس کی فوجوں سے سب کے قتل کر دیا۔ قتل کر دیا تھا۔ ملک اشرف نے اس کی اطاعت قبول کر لی اور دہلی کی گورنر اس کے دشمنوں کے خلاف اس کی امداد کرتا رہا۔

مصلحتی نہ شش اس نے منظر مدینہ کو خط لکھا اور اس کے متعلقہ مہاجر کی طوائف و زنجی پر ملا مت کی۔ اس نے اسے خبر دیا کہ وہ موصول کے ان علاقوں کو دہلی کے من پر اس نے قبضہ کیا۔ یہ اور نہ وہ بات خود کوئی کچھ نہ اس سے دو علاقے دہلی کے احوال ان کے اصل سے نکلیں گے کہ اسے کہہ گئے۔ ملک اشرف نے اسے یہ کہہ دیا کہ یہ اس کی جتنی دہلی کے حاکم اور جو اس کے خلاف چاہا کرتے ہیں جسے ملے۔ مطلقہ دین نے اس کی ہمت پر گلی نہیں کیا اور وہ دین کے حاکم اور دین کا وہ اس کے کہنے پر بھی اس کی ہمت کی۔

فریقین میں صلہ اب نور الدین بنو نے اپنی فریقین کا دین کے ساتھ اپنے لیے لے لیں۔ انہوں نے اسے شکست



سید فیضی خاں، جن کا نام ابن حجر ہے۔ اس کے بعد فیض ناصر اور ملک اشرف۔ بے خیر آئے انہوں نے فریقین میں صلح کرادی اور دونوں نے (صلاحت کے لیے) حلف اٹھایا۔

اشرف کی جیش قلعہ سی۔ کچھ عرصہ کے بعد علاء الدین نے قلعہ کو کشتی کو فتح کر لیا۔ اس وقت قلعہ نے ملک اشرف کو جنگدار طلب کیا اور اس نے فوجی امداد طلب کی لہذا وہاں سے قزاق کو بھروسہ کر کے عراق پہنچا۔

مخالفانہ اتحاد۔ اس عرصے میں منظر الدین نے گردوغبار کے حکام کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ کیکاؤس کی امانت قبول کر لیں اور (مساجد میں) اس کے نام کا خطبہ پڑھوائیں۔ وہ ملک اشرف کا سخت دشمن تھا اور بیچ حاصل کرنے کے سلیقے میں اس کا مخالف تھا۔ یہاں تک کہ ہم آگے مل کر بیان کریں گے۔ اس نے ان امور کو قائم کر بھی دیا تھا جو اشرف کے لشکر میں شریک تھے۔ اس نے انہیں اپنے راجہ شال کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ ان میں سے جو جو بھی اس خطبہ کا نام لگا اور عزاء الدین محمد بن نور الدین لکھری: اس کے رملائے میں آگئے اور وہ (اپنی فوج کے ساتھ) اشرف سے الگ ہو کر وہیں پہنچ گئے جو بادین۔ کچھ ممانعت تھا۔ یہاں تک کہ وہ اس فوج کے ساتھ شریک ہو گئے جو اشرف کو (دور یا) بھروسہ کر کے سولہ پانے سے روکا جا رہی تھی۔

مخالفانہ اتحاد کا خاتمہ۔ اور اشرف نے بھی (سیاسی چال کے طور پر) کھلا دیا کہ وہ کیکاؤس کے ساتھ ملنے کی کوشش کی اور (اسی قصہ کے حصول کے لئے) اس نے سے جنین کا شہر اور جلیں جو دی کا علاقہ دے دیا اور یہ بھی وعدہ کیا کہ جب وہ واپس آئے تو اس علاقہ کو بھی اسے دے دے گا (لہذا اس سکھوں کے بعد) پہنچا کا حکم اس کے ساتھ شامل ہو گیا اور دوسرے حکام سے جو اس کے سامنے تھے الگ ہو گئے۔ بلکہ اس کی جڑوں میں یقین دلا دیا کہ وہ کیکاؤس کے ساتھ بھی اشرف کے صلح اور فرمانبردار ہو گئے اس طرح ان (پھر انی سلطانوں کا) اتحاد ختم ہو گیا اور ہر بادشاہ اپنی مملکتوں کی طرف روانہ ہو گیا۔

ابن المصلوب کی شکست۔ (راجا ہرک) ابن المصلوب بھی (اپنی فوج لے کر) اربل کی طرف روانہ ہوا۔ جب وہ نصیبین کے پاس سے گزرا تو وہاں کی فوجوں نے اس سے جنگ کی اور اسے شکست ہوئی۔ اس کے بعد اس کی فوج منتشر ہو گئی اور وہ شکست کھا کر بھاگ گیا۔ جب وہ مناد کے پاس سے گزرا جہاں کا حکم فروغ شاہ عرین نے بھی تھا تو اس نے اس کے خلاف فوج بھیجی جو اسے گرفتار کر کے لے آئی۔ چونکہ وہ اشرف کا صلح اور فرمانبردار تھا اس لیے اس نے اسے قلعہ کر دیا۔ پھر اس نے مدافعت کی تو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد وہ قزاقوں کا ایک جماعت لے کر کھٹا کے مقام کی طرف گیا جو موصل کے علاقے میں تھا۔ وہاں اس نے ٹوٹ مار کی اور پھر سونہ روانک آگیا۔

صلح اعظم کا محاصرہ۔ ابن المصلوب واپس موصل کے علاقے پر مارت گئی۔ کہ لیے روانہ ہوا تو قزاق (موصل کے حکمران حکام) نے سوار کے علاقے میں صلح اعظم کے مقام کے قریب اپنی فوج کو گھات میں بٹھایا۔ جب وہ وہیں سے گزرا تو اس کی فوج نے اس کے ساتھ جنگ کی تو وہ شکست کھا کر قلعہ صلح اعظم پر پڑ گیا (اور محصور ہو گیا)۔







## دھیان کی دوسری جنگ

حبیب (سیکسی) تو کہیں نے (مصر) کو فتح کر لیا تو میں نے قلعہ بندی شروع کر دی۔ قلعہ دار مصر، جس کا حکم دار مصر نے مصر میں باج پانچویں چھائیوں تو غم کر دیا۔ میں نے (ان کے باشندوں کو) قلعہ دار لایا اور انہی کا وہ تکلیف دہ

سب مسند پرانے فریقوں کے امامی و فحشی کے خلاف اس خطبہ میں کہہ کر، مسیطہ پر کاغذ پر جوئے میں قرآن کی سحر کریموں کی تفسیر ہو چکی اور ایسے (صحیحی فریقوں) کو روکنا ان کی طرف سے کارہ اور ناجائز ہے جس کی نوبت الے اپنے مقام پر تھوڑا بہت۔

[illegible]

فرغیڈیوس کی پیش قدمی اب (سین) فوجی اڈے فوجی۔ سردیاد سے سہری طرف بہہ گئے پیدائش (ماتم) مصر کے دربار دان و دان بدیو نامہ ہے۔ کچھ فوجی تک پہنچے تے لے کھلا و مہم شرف کی طرف کی دوراے اشکر فوجی کے لیے آتا ہو۔ چنانچہ وہ (نومیک) لے۔ کھلاں کے ساتھ شرف کی طرف سے بہہ گئے۔ اس سے ساتھ طلب کی فوجیں بھی تھیں اور بنا وہ نامہ اور نہ تو معلوم ہے کہ تم کو اور ملک کا نام اور کچھ۔

مصری فوجوں سے مقابلہ۔ (جب یہ سب فرہنگیوں کو کانپوں سے ڈال کر اپنی فوجوں کے سامنے لے کر  
اشرار پر قابو رکھ دیتے تو یہ بھی وہاں سے روانہ ہو جاتے۔ اور ان کے سامنے وہاں کے بادشاہ کے بانی  
بنائے ہوئے تھے۔ وہاں کے عوام نے چاہتیں (قدیم سنہ ۱۸۰۰ء) پر یہ بھی کہ جب مسلمانوں کو مصری حاکموں کے  
برد میں فرہنگوں سے غلامی کی بات ہوئی تو ان کے دل میں اس قدر بغاوت ہوئی کہ جب یہ بات ہوئی۔

فرنگی مسیحیوں کی تہذیب، مقررہ نام، طبقہ، اشراف، سرداروں، رئیسوں، ملاکوں، قاضیوں اور قریبیوں نے اسے  
 یہ ہتھیار کو استعمال کرنے کے کام مسلمانوں کو بھری کشتیوں فرنگیوں کی کشتیوں نے جسے صوبوں کو پکڑنے کے لیے کسی کامیاب ہو گئیں انہوں  
 نے جو تھیں ان میں تھوڑے ایوان۔

صلح کی پیش کش۔ پھر فرجیوں کے درمیان میں غریبوں کا چارہ سبب فریقہ سرائیہ پیشکش کی گئی کہ وہ چارہ پہلے انوں کے کھانے لے لیں۔ اس کے بعد میں انہیں بہت اشد کی طرف دھکیلا اور لاڈلے اور لاڈلے ہو کر رہ گئے۔



دارالخلافہ میں سے معلم  
 دیئے جائیں گے انہیں سلطان منار اللہ بن نے فتح کیا تھا۔ البتہ قلعہ انکرک مسلمانوں کے پاس رہے گا (اسی خاندان  
 چنگی کھن کے باوجود) فرنگیوں سے آگے بڑھ گئے وہ انکرک اور مشہد بھی وہیں لیتے چاہتے تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے  
 تینوں لاکھ روپے کا مطالبہ بھی چنگی کی تاکہ یہ مقدس کی ان لعلیوں کی تعمیر بھی کی جائے جنہیں لعنہم اور کال نے جاودہ  
 بر باد کر دیا تھا۔

دوبارہ جنگ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان دوبارہ جنگ کرنے پر مجبور ہوئے۔ اب فرنگیوں کی خوراک کی رسد ختم ہو گئی  
 تھی کیونکہ وہ مسلمانوں سے خوراک کی رسد نے فرنگیوں سے تھے۔ کیونکہ ان کا مکان یہ تھا کہ وہ بہت جلد یہاں کی غذاؤں پر غالب  
 آ جائیں گے۔ اس طرح ان کا تمام علاقہ ان کے قبضے میں آ جائے گا مگر نتیجہ ان کی توجہ کے برخلاف نکلا۔

سیلاب سے تباہی۔ پھر مسلمانوں نے دریائے نسل کے پانی کا رخ اس کنارے کی طرف (بہتر ذکر) موڑ دیا جس  
 طرف فرنگیوں کا محاذ تھا لہذا وہ سیلاب میں گمر گئے وہ ان (کے گزرنے) کے لیے صرف ایک نہایت تنگ راستہ پانی رہ گیا  
 تھا۔ کال نے غرضوں پر بٹا بانڈھ دیئے چنانچہ اس کی فوجوں نے وہاں سے گزرتے گزرتے ایک گز کا وہ پر قبضہ کر لیا۔ اس  
 لیے فرنگیوں کے لیے وہاں پہنچنے کا کوئی راستہ باقی نہیں رہا تھا۔

فرنگیوں کی نزاکت حالت۔ اس اثنا میں فرنگیوں کا ایک جہ زدوں پہنچا جس میں خوراک کا سامان بھی شامل اور آتش  
 گیر آلات بھرے ہوئے تھے۔ لہذا مسلمانوں کی ہتھیوں نے وہاں پہنچ کر ان کا سارا سامان لوٹ لیا۔ اس کے بعد فرنگیوں  
 کی اپنے جنگی محاذ میں حالت ناؤں ہوئی مگر یہاں تک ایسے حالات میں مسلمانوں کی فوجوں نے ان کا محاصرہ کر لیا تھا۔ وہ ان  
 سے جنگ کر رہے تھے اور ہر سمت سے ان پر حملے کر رہے تھے۔ لہذا انہوں نے اپنے نیچے اور جو تختی جلا دی۔ پھر انہوں نے  
 اپنی جان پر کھیل کر لوٹنے کا ارادہ کیا تو انہیں سلیم جو اسان کا راستہ بند ہے۔

فتح دیمیاٹ۔ اب انہوں نے کالہ اور اشرف کو بلے معاہدہ دیمیاٹ حوالے کرنے کا ارادہ کیا۔ ابھی وہ اس بارے میں سوچ  
 ہی رہے تھے کہ حاکم دیمیاٹ کے سمت سے وہاں پہنچ گیا (یہ وہ کتہہ کران کے حوالے پہلے پست ہو گئے اور انہوں نے  
 اس کے درمیانی زمانے میں دیمیاٹ کے شہر کو مسلمانوں کے حوالے کر دیا اور اپنے قتل کا کام اور باوجود یہ خیال کے طور پر  
 پیچھے انہوں نے اپنے پاؤں میں زور دیا وہی کو دیمیاٹ بھیجا تاکہ وہ اس شہر کو مسلمانوں کے حوالے کر دیتا۔ مسلمانوں کے نیچے  
 یہ ہوا یا کاموں تھا۔

فتح دیمیاٹ کی اہمیت۔ جب فرنگیوں نے دیمیاٹ مسلمانوں کے حوالے کر دیا تو اس کے بعد سندھ و بارہ سے انہیں فوجی امداد  
 پہنچی مگر اس پر وہ ان کے لیے پکا دشمنی۔ کیونکہ شہر دیمیاٹ میں مسلمان داخل ہو چکے تھے اور چونکہ فرنگیوں نے اس کی سمجھ  
 قلم بندی کی تھی لہذا یہ مسلمانوں کے لیے سب سے مستحکم اور مضبوط قلعہ ثابت ہوا۔



## فرزندِ ابنِ عادل کی خانہ جنگیاں

یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ابو جہم بن عبد اللہ بن عادل ہماذریہ کا حاکم تھا اور ۱۶۲ھ میں وہ غلظہ اور ریمہ کا حاکم بھی بن گیا تھا۔ جب دو مرتبہ ۱۶۷ھ میں فوت ہو گیا تو ملک عادل نے اس کے ملائے اس کے بھائی اشرف کو دے دیئے تھے۔

ظاہرِ غازی کی حکومت : ہر ملک جنوں نے اپنے فرزند ظاہر غازی کو ۱۶۹ھ میں سرحد و زہا اور ان سے متعلق علاقے دیئے۔ جب عادل فوت ہو گیا اور اس کا فرزند اشرف مشرقی ملکوں کا خود مختار حاکم بنا تو اس نے اپنے بھائی ظاہر غازی کو ان علاقوں کے علاوہ جواں دیکھ والے اسی علاقے تھے خلاہ و اور میانمار قبضہ کا علاقہ بھی دیا۔ یعنی سرحد و زہا کا علاقہ بھی اس کے لئے روایتاً اور جس دیکھا۔ اس نے اسے اپنی جہد بھی بنا دیا کیونکہ اس کی کوئی اولاد نہ تھی۔

اشرف اپنے اس صاحبہ ہر قائم رہا۔ فرزندِ ابنِ عادل کے درمیان کثرت و فساد برپا ہو تو ظاہر غازی نے اشرف کے خلاف بغاوت کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اشرف نے اس کے آخر علاقے اس سے چھین لئے اور یہ کہ آگے چل کر بیان کیا جائے گا۔

ہاشمی اختگافیت : جب ملک عادل فوت ہو گیا تھا تو اس نے فرزند کاظمی اشرف اور معظم بن عاقوں کے حاکم بنے جن پر ان کے والد نے انہیں مقرر کیا تھا۔ تاہم اشرف اور معظم (اہم معاملات میں) عمل کی طرف رجوع کرتے تھے اور اس کے معراج اور فراخ و دار تھے۔ اس کے بعد معظم جی نے ہر کم حاکم مصر بن سنو کو مکتوب کر لیا تھا۔ وہ ۱۷۱ھ میں حاکم کی طرف توجہ لے کر گئے اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ مگر جب اسے اس میں کامیابی نہیں ہوئی تو وہ اس کے دوسرے ملکوں یعنی مصر اور مصر کی طرف روانہ ہوئے اور ان پر قبضہ کر لیا۔

معظم کی بغاوت : اس کی یہ دست بردازی کو انوار معلوم ہوئی اس نے معظم کو سرحدیں اور شہر خانی کرنے کا حکم دیا۔ معظم نے اس وقت شہر کی قیادت کی اور شہر خانی کر لیا مگر اس کے دل میں اس بات کا کینہ رہا۔ کمال نے حلب کا شہر حاکم حاکم سے جاکر مظہر بن منہر کو دے دیا۔

بھائیوں کے خلاف سازشیں : معظم اپنے اصل روپ میں اس وقت سرحدیں آیا جب اس نے اپنے دونوں بھائیوں کے خلاف سازش کی اور اشرف کے وقت ہوا تو کھوٹا نظریہ کہ وہ ابنِ دونوں کے خلاف اس کو نہ دیکر یہ کہہ دیا کہ تم نے میں بلال اللہ بن سکر بنی ملا۔ والد بن خوارزم شاہ بغداد و ستان سے واپس آ گیا تھا۔ کاتارحی نے خوارزم خراسان سے خوارزم عراقی گھر پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس لیے وہ بغداد و ستان چلا گیا تھا۔

جب بلال اللہ بنی ۱۷۲ھ میں بغداد و ستان سے واپس آیا تو وہ فارس غزنوی عراقی غم اور زہر بیان پر تھے جو کہ اور توجہ میں منہر ہو گیا تھا۔ چل دو اہلِ حق و سیدِ عالمین کی مملکت کا چڑھتی بن گیا تھا۔ معظم نے خوارزم بہت کر کے اس سے



تاریخ میں صدوں صدیوں سے۔  
 مصالحت کر لی تھی اور اپنے دونوں بھائیوں کے خلاف اس سے فوجی اور مدد طلب کی۔ جلال الدین نے اس کا مطالبہ منظور کر لیا تھا۔

ظاہر غازی کی بغاوت: معظم نے (دوسری حرکت یہ کہ) اس نے ظاہر غازی و جراتیوں کا بھی تھا اور غلام جس اس کی طرف سے حکم تھا طاعت پر آمادہ کیا۔ اس نے اہل کے جاگیر مظفر کو بھی لکھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ چنانچہ ظاہر غازی نے غلام اور امینہ کے اشرف کے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیا۔ اس لیے اشرف نے اپنے بیٹے کے خلاف فوج لے کر روانہ ہوئی اور غلام میں اسے شکست دے کر اس پر قبضہ کر لیا اور وہاں کا حاکم حسام الدین کو قتل کر دیا جو مرص کا رہنے والا تھا اور اشرف کی ملازمت میں رہ کر ترقی کیا تھا۔ یہاں تک کہ اشرف نے اسے غلام کا حاکم مقرر کیا۔ (بعد میں) اشرف نے اپنے بھائی ظاہر غازی کو مخالف کر دیا اور اسے میاں غازی کی حکومت پر برقرار رکھا۔

میاں حسام الدین: پھر ملک معظم بذات خود دمشق سے فوج لے کر وہیں پہنچ کر حملہ کرنے سے لیے روانہ ہوا اس کا حکم شیر کوہ میں کھ کابل کا فرمانبردار تھا۔ معظم نے مصرا کا محاصرہ کیا مگر (اسے فتح نہ ہوئی) کامیاب نہیں ہو سکا۔ اس لیے وہ دمشق واپس چلا گیا۔

صلح کی کوشش: پھر اشرف خود مصر سے پانی کیا کہ اس سے صلح کر لے۔ اس نے اسے اپنے پاس روکے رکھا تا کہ وہ کائن کی اطاعت سے منحرف ہو جائے پھر وہ اپنے شیر چلا گیا اور کبھی عافیت و قرار نہ پائی۔

جلال الدین سے جنگ: جلال الدین ابن خوارزم شاہ حاکم آذربائیجان نے ۱۲۱۴ء میں غلام پر فوج بھیجی اور بار بار اس کو محاصرہ کیا۔ جب وہاں سے چلا گیا تو غلام کے نائب حاکم حسام الدین نے جلال الدین کے شہر واپس پہنچ کر اس کے کئی قلعے فتح کر لیے۔

مصالحت کی تکمیل: تاہم حالت نازک ہوتی تھی۔ کائن معظم کی مخالفت کاروائیوں سے بہت خوفزدہ تھا کہ یہ تک اس سے جلال الدین اور خوارزمیوں سے ملاقات نہ کر سکے گی۔ لہذا وہ فرنگیوں سے فوجی امداد کا طلب کیا۔ اس نے فرنگیوں کے شہنشاہ کو بھی حصار پار لکھا تھا کہ وہ اس کی امداد کے لیے نکلا آئے (اس کے یہ کہیں) کہ وہ بیت المقدس کا نذر اسے دے گا۔

معظم کو جب اس بات کی اطلاع ہوئی تو وہ بھی اس کے انجام سے خوفزدہ ہوا۔ لہذا وہ خود وہاں سے باز آیا اور اسے مصالحت کا مذاق لگا۔

حاصر بن معظم کا عہد حکومت: دمشق کا حاکم معظم بن عادل ۱۲۱۶ء میں فوت ہو گیا۔ اور اس کے بجائے اس کا بیٹا زید الدین حاکم دمشق ہوا اس نے اپنے لقب کا عہد رکھا۔ اس کی سلطنت کا انتظام اس کے والد کے خادم عزالدین اتا بہ کے سپرد ہوا۔ عہد ایش معظم کے خلیفہ نہ چلا، پارہ اس نے کالی کی احاطت قبول کی اور حسب بھی دہی کے نام پر قرار رکھا۔ مگر



























صالح ایوب کی روائی: جب عادل فی اپنے والد (اکبر) کے بعد مصر کا حکمران ہوا تو، ہان نے اربکان سلطنت سے پہلے کئی بار جب انھیں و غزلی کو صالح ایوب و مشق کا حکم دیا تھا۔ لیکن سلطنت نے اسے مصر کا و دشادہ بنانے کے لئے بلایا۔ اس نے یہ بات منکر کر لی۔ اس نے اپنے چچا صالح اسامیل کو جھک سے بلوایا تاکہ وہ بھی اس کے ساتھ روانہ ہو کر اس نے آئے۔ سے مطاعت چلی کی۔ اس نے صالح ایوب غزلی (فرج) کو کہہ کر روانہ کیا۔ اس نے وقت پر پہنچا لیکن اپنے فرزند مشق فتح احمد بن مرغانہ۔

صالح اسامیل کا و مشق پر قبضہ: جب صالح ایوب و مشق سے روانہ ہوا تو اس نے ہان کا بیٹا فتح احمد میں اس کی مخالفت میں (فرج) لے کر، و مشق پہنچا اس سے ساتھ حکم جس شیر کو بھی تھا۔ پہنچ کر اس نے و مشق پر قبضہ کر لیا اور اس کے فرزند مہدی فتح احمد بن مرغانہ کو لیا۔ جس نے صالح ایوب نامی پہنچا تو اس نے یہ اطلاع ملی (پیش رفت) اس کی فوجیں اسے چھوڑ کر بھاگ گئیں۔ جب وہ واپس میں داخل ہوا تو، ضرور دے کر کمرے سے آکر اسے گرفتار کر کے قید کیا۔

و بار و فتح بیت المقدس: اس نے بھائی عادل (حاکم مصر) نے پیام بھیجا کہ اس نے پس بھیج دیا جائے (فرمان) اسے اس نے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد مصر کا و (فرج) لے کر بیت المقدس پہنچا اور اس نے اسے فرنگیوں کے قبضے سے چھین لیا۔ اس کے بعد اس نے قلعہ کو تباہ و بار بار کیا۔

حکم جس کی وفات: (آخر وہ) اہم کو چن کر تباہ کر دیا۔ نوہ بن محمد بن شیر کو حکم جس (فرج) لے کر فوت ہو گیا۔ وہ اس وقت میں تھا کہ حکم جس نے اس کے جس کا فرزند ابراہیم حکم جس کو دیا۔ اس کے لقب سے شہداء ہوئے۔

مصر کے خلاف مجب: جب مصر کا و بیت المقدس کی فتح سے فارغ ہو کر واپس آیا تو اس نے صالح غم احمد بن ایوب کو قید سے رہ کر دیا۔ واپس کے بعد اس کے سوا اس کے پاس پہنچ گئے۔ اس سے میں مصر میں واپس کے خلاف جب اربکان سلطنت کا اعظم و بہت گہرا تھا تو اس نے صالح سے بچھڑا و کتابت کی اور اسے و دشادہ بنانے کے لئے بلوایا۔ اس نے مصر روانہ نہ کر سکا (فرج) لے کر (وفات) ہو گیا۔ جب وہ روانہ ہوا تو اس نے حکم جس پہنچا تو عادل (حاکم مصر) فرج لے کر واپس کی طرف روانہ ہوا۔ اس نے اپنے چچا صالح اسامیل کو و مشق پہنچا دیا۔ اس کے بھائی عادل کے خلاف اس کی و کر۔ چچا خود و مشق سے (فرج) لے کر (وفات) ہو گئے۔

عادل فی کی گرفتاری: اس زمانے میں ہان نے اس کے نیچے میں اس پر حملہ کر دیا۔ اس کو واپس کی قیادت میں اس کو رہا کر دیا۔ اس نے عادل کو گرفتار کر لیا۔ و بعد صالح ایوب کو (جلد) آئے کہ یہ حکم بھیجا۔ چچا و مصر روانہ ہو گیا۔ اس کے ساتھ واپس واپس، مصر میں فتح احمد بن محمد بن واپس ہو کر سلطنت کا انتظام سنبھال لیا۔ اس کے بعد مصر کا واپس لے گیا۔ اس کے بعد فتح احمد بن محمد (و اپنے خاں) کو کرب چھوڑا۔











انہوں نے (دشمن کی) فوجوں کا دمشق تک شتاق کیا اور وہاں پہنچ کر صانع اسامیل کا کامروہ کر لیا۔ جب وہ کامروہ سے ٹھک گیا تو اس نے صلح کی درخواست پیش کی اور وہ اس بات پر تیار ہو گیا کہ وہ حلیک نصری اور ان کے ریشائی علاقوں کے بارے میں دمشق ان کے حوالے کر دے گا۔

صانع اسامیل کا اخراج: صانع ایوب نے یہ تجویز منظور کر لی چنانچہ اسامیل اس وقت دمشق سے نکل کر حلیک چلا گیا۔ صانع ایوب نے اپنی مسلح فوج میں یہ شرط رکھی تھی کہ اسامیل حمام الدین بن علی بن ابی طالب الہد بانی کو جو دمشق میں اس کے پاس مقیم ہے، رہا کر دے گا۔ لہذا وہ چھوڑا گیا اور صانع ایوب نے اسے دمشق کا نائب حاکم مقرر کیا اور وہ دمشق پر حکومت کرنے لگا۔ اور ابیہم عمرو جسے چلا گیا۔ مانتہوات نے اس سے صلح کا علاقہ چھین کر خود قبضہ کر لیا تھا۔

خود رزمیہ کا قلع قمع: خود رزمی فوج کے امراء (حاکم دمشق) علی الہد بانی سے جاگیروں اور ملازمتوں کے تقرر کے بارے میں بہت جھگڑے اور اختلاف کرتے رہے وہ اس سے ادا خواہ ہو گئے چنانچہ صانع اسامیل نے انہیں دمشق پر تسلط کرنے کے لئے اپنے ساتھ ملا لیا۔ اس (عمل میں) اس کے ساتھ حاکم ہلکرم ناصر اور ابیہم شریک تھا۔ علی بد بانی نے ان کو خوب مقابلہ کیا۔ اس کے علاوہ عہد بن ایوب نے (حاکم حلب) یوسف ناصر و خود رزمیہ کے امراء کے لئے امداد کے لئے کھانچا چاندہ اپنی فوجوں کو لے کر روانہ ہوا۔ اس نے ساتھ حاکم حمص ابراہیم بن شیر کو بھی (اپنی فوجوں کے ساتھ) شریک ہوا۔ چنانچہ انہوں نے دمشق کے قریب ۲۳۰ فوجی خود رزمیہ کی شکست دی اور ان کے سردار حمام الدین بن رست خاں کو قتل کر دیا۔ جو بد بانی کے لئے تھے وہ اپنے دوسرے سردار کھلو خان کے ساتھ بھاگ گئے اور تیرہ رعب کے پانچ پہنچ کر ان کے لشکر میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ تمام تھے علاقوں سے ان کا نام و نشان مٹ گیا۔

ان خود رزمیہ کے ساتھ اسامیل صانع (حاکم دمشق) بھی تھا۔ اس نے حاکم حلب ناصر یوسف سے یہ مطالبہ کیا کہ چنانچہ اس نے اسے عہد بن ایوب (کی سزا) سے بچا لیا مگر حمام الدین الہد بانی نے لشکر کشی کر کے بلادے کر (اس کے علاقے) حلیک پر قبضہ کر لیا اور اسامیل صانع کی اولاد و عیال اور اس کے وزیر ناصر الدین بن عمرو کو عہد بن ایوب کے پاس بھیج دیا۔ جس نے ان سب کو حمص میں مقید رکھا۔ پھر حاکم حلب ناصر یوسف کی فوجیں الحجزہ کی طرف روانہ ہو گئیں۔ انہوں نے حاکم بعل لولہ سے جنگ کی اور اسے شکست دی۔ ناصر نے یسین و داما اور قریسما کو فتح کر لیا۔ اس کے بعد اس کی فوجیں حلب و انطاکیہ چلی گئیں۔

عسقلان اور طبرہ کی فتح: صانع ایوب (حاکم حمص) نے حمام الدین الہد بانی (حاکم دمشق) کو بلا بھیجا اور اس کے بارے میں ان کے خلاف سازشیں کرنے کو (امتن کا حکم مقرر کیا۔

پھر وہ ۳۳۰ھ میں خود دمشق روانہ ہوا اور حمص کی حکومت حمام الدین بن بد بانی کے سپرد کی۔ جب وہ دمشق پہنچا تو اس نے قریہ الدین بن ایشیہ کی قیادت میں فوجیں عسقلان اور طبرہ چھینیں اور کافی عرصہ تک ان دونوں شہروں کا محاصرہ کر کے ان سے انہیں فریادیں کے قبضے سے بچا لیا۔











جہاں ہی عکس مرآۃ میں آئے ان کے مجاز و کشف مقامات پر جمع کرتے رہے اور بس یہ وہاں پہنچے سیکھو  
مساوے سے ان کا تقاب کیا جس سے عجز اور غیور نے اپنی شکست تسلیم کر لی۔

شبہ نشا و فراش کی گرفتاری۔ فرخندہ کا شبہ نشا و فراش جو فرخس سے اس کے مشہور تھا، فرخس نے ناکوئی اور اس کی فوج سے  
نیکوئی کے ساتھ ساتھ ایک اور کام کیا۔ شبہ نشا و فراش کو ایک ایسے شخص میں مقید کر دیا جو "فرخس" میں مقیم ہو کر فرخس کے  
کار سے مشہور ہو اور ان کی گرفتاری سے لئے ایک نہایت ہی مشکل مسئلہ تھا۔ اس کے بعد عجز اور ان کا مشہور فرخس کے لشکر کو  
لے کر مصر (مصر) میں آ گیا۔

توران شاہ کے سوانی۔ عجز اور ان شاہ و لشکر کا سے مراد ایک (عجزوں) میں ایک سازشی سیاست پر مبنی تھا جو اس  
کے والد کے سوانی پر نہایت سے تھے۔ انہوں نے ان سوانی کو ہر نکل نظر نہ کر کے ان کا بڑا بڑا کیا۔

بجزیرہ سوانی کا ظہور۔ اس سے والد کے ایک کی ایک جہت تھی جو بجزیرہ سوانی میں اس نے فرخس میں مقیم رہ کر  
آپ کو قیام و روزگار کے قریب آجس میں اپنے باقیات میں اس نے قیام کر لیا تھا۔ یہ سیاست اس کی فکس اور وہاں آجی۔ ان کا  
مردانہ جس تھا۔ یہ وہ شخص تھا جسے صاحب نے فرخس کے فرخس کے فرخس کے مقابلے کے لئے بھیجا تھا جنہوں نے اس  
کے بچے سے سہیل ماکر و مشق کے ساتھ لڑ کر ہلاک کیا تھا۔ اس واقعہ کو پہلے ذکر آ چکا ہے۔

یہ لوگ پہلے فرخس کے ساتھ لڑ کر ہلاک ہوئے تھے کہ فرخس نے ان کی طرف مائل کر کے اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا اور انہوں  
نے اس کی فوج کے ساتھ لڑ کر فرخس کی فوج کو ہلاک کر دیا تھا اور اس سے شکست کی تھی۔ پھر انہوں نے مشق کا  
کارہ کر کے فرخس کی جانب سے سے لڑ کر لیا تھا۔

بجزیرہ سوانی کی شخصیت۔ صاحب نے ان سوانی کو لیا تھا اور ان سے پہلے ہی اسے بڑا بڑا کیا اور انہوں نے  
سوانی سے اسے اس کی فوجوں پر عقیدہ کیا تھا اور ان سے اسے بڑا بڑا کیا تھا۔

خاص مولیٰ کا عروج۔ صاحب نے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے  
سوانی سے لے کر ان کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے  
فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے

توران شاہ کے خلاف سازشیں۔ انسانی باور اور ایک ترکمانی و غیرہ جیسے صاحب سے خاص خاص فرخس کے  
فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے  
فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے فرخس کے

عظیم توران شاہ کا قتل۔ عجز اور ان شاہ و لشکر کی قتل کے بعد عجز اور ان شاہ و لشکر کی قتل کے بعد عجز اور ان شاہ و  
لشکر کے قتل کے بعد عجز اور ان شاہ و لشکر کی قتل کے بعد عجز اور ان شاہ و لشکر کی قتل کے بعد عجز اور ان شاہ و











کہ بلوگ اس کے والد کا بیٹا تھا اور اس کے بارے میں یہ گمان ہو جاتا تھا۔

**جنگ و فتح** فریضین کا مقابلہ عباسیہ کے مقام پر ہوا اس میں مصری فوجوں کو شکست ہوئی۔ شام کی فوجیں ان کے قلعہ میں رہاں ہو گئیں تو ایک نے ثابت قدمی کا اظہار کیا۔ اس وقت مصری فوجوں کے ہتھیار بے ہنگام کر دیے گئے ساتھ شل ہو گئے۔ پھر ایک نے مصری فوجوں پر زبردست حملہ کیا (جس سے پانسہ چلت گیا) اور مصری فوجیں منتشر ہو گئیں اور انہوں نے شکست کھائی۔

**ایوبی حکام کی گرفتاری**۔ (شام کے سپہ سالار ہارون کو گرفتار کر کے ایک کے پاس لایا گیا تو اس نے اسے قتل کر دیا۔ اسامیل صاحب اموی اشرف تومانی شاہ معتمد اور اس کے بھائی کو گرفتار کر لئے گئے۔ مصری اور فوجی جنگست کھار کر بھاگ گئی تھی، شام واپس آ گئی۔ ان کا قہاقب کرنے والی شام کی فوج کو جب مصر کی شکست کی خبر ملی تو وہ بھی دو ٹوٹ گئی۔ اس نے بعد ایک مصری واپس آ گیا اور اس نے غریب کے امراء کو قلعہ میں مقیم کیا۔

**صالح اسامیل کا قتل**۔ بحر صالح اسامیل کے وزیر بنو و قتل کر دیا گیا جو اس کے فرزندوں کے ساتھ قلعہ میں مقیم تھا۔ صالح اسامیل کو بھی اس کے قہقہہ میں قتل کر دیا گیا تھا (شکست کھانے کے بعد) ناصر (حاکم دمشق) نے دوبارہ دمشق سے فوجیں بھیج کر کفرہ کی طرف کوچ کیا۔ وہاں اس کا مقابلہ مصری سپہ سالار ہارون اشرفی سے ہوا۔ اس نے اسے شکست دے کر کفرہ پر قبضہ کر لیا۔ پھر ناصر اور امراء مصر کے درمیان اتحادوں کا تبادلہ ہوا اور فریقین نے اتحاد میں مصالحت کر لی۔ ہر پانچ دن ایک دن دونوں گھوڑوں کے درمیان سرحد مقرر ہوئی۔

اس کے بعد ایک نے حمام الدین چوہانی کو رہا کر دیا تو وہ دمشق پہنچا اور ناصر کی ملازمت اختیار کی۔ خلیفہ مستعصم کی حاکم اکثر کے ناصر واد کے بارے میں سفارش ناصر کے پاس پہنچی کیونکہ اس نے اسے قید کیا ہوا تھا لہذا ناصر نے اسے رہا کر دیا (رہائی کے بعد) ناصر واد اپنے دونوں فرزندوں امجد اور غابر کے ساتھ بغداد پہنچا تو خلیفہ نے اسے داخل ہونے سے روک دیا۔ اس نے اپنی امانت طلب کی تو وہ بھی نہیں دینی لہذا وہ ویرانی علاقہ میں مقیم رہا۔ پھر خلیفہ مستعصم کی سفارش پر وہ دمشق کو نوا اور وہاں ناصر کے پاس رہنے لگا۔

**اٹھائی کا قتل**۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مصر کے ترکمانی حکام نے اشرف موی بن یوسف اشرف بن اکال کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی۔ انہوں نے اس کے نام کا لقب بھی (مساجد میں) پڑھا اور اسے تخت شاہی پر بٹھا دیا جبکہ سلطنت کا انتظام ان کے ہر ہاتھ ایک خدیو اور دمشق وستان بٹھا دیا جیسا کہ بحریہ جماعت کا سرور اٹھائی جابر اور اس بارے میں اس کی مخالفت کرتا تھا اور جنگ و جد میں اس کے اختیارات کم کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ اس نے اسے عین غلاموں کو (اس کی قتل کرنے پر) مقرر کیا۔ چنانچہ انہوں نے شامی لگی کی کٹی گئی اس پر پانچک اور پوشیدہ حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ جماعت بحریہ کی جماعت اس کے ہم سے جوئم تھی۔ اس نے وہ منتشر ہو کر مصر کے پاس دمشق بھاگ گئی۔











تا کہ ان غلاموں کو مستحق سمجھا۔ اور فرمایا: "وہ غلام جو اپنے مالک کے لئے کوشش کرے، اسے مالک کے لئے کوشش کرنا چاہیے۔" اور فرمایا: "اس نے اس امر کو بھی فرقا کر لیا جس نے  
 تہ لے گا اسے اندیشہ نہ ہو۔"

کمال الدین بن اللہ نے قائم رشتہ کو جس نے اسے بچا تھا اس کے لئے "صبر کی" دعا مانگی اور اللہ اس کے وعدہ  
 کا یقین دلا۔





## تاریخوں کی فتوحات

اسی دن میں ۱۹۴۷ء میں اور ان کے دو شاہیہ گھرانے نے بغداد پر حملہ کیا اور ان کا قتل ہوا اور قاضی صاحب کا یہاں سے فرار ہوا اور ان کے ساتھ ان کے بیٹے اور بیوی بھی تھے۔

بجب اسر حاکم دمشق نے (ان واقعات) کا علم ہوا تو اس نے بلاذ خاں سے اچھے تعلقات جملہ قوت کے لئے بنائے۔ اس نے اپنے قریب از حد وزیر کو سفارت بلاذ خاں کے پاس بھیج کر کہا کہ اسے یہ بھیج کر اس کا دل لگاؤ۔

فتح میر تقی میر: پھر ہر کوئی اس نے اپنی فوجیں روانہ کیں لی صرف فتح میر۔ وہ ان کا حامی اقامت کے لیے تھا۔ مغل تھے۔ انہوں نے اس کی جگہ، وہاں تک کہ مرہٹے اس کے بعد یہاں سے چلے گئے۔ اور شکیار اس خط کو فتح میر نے اس کے حامی کو لکھا۔

فتح اربل۔ یہ کوخان نے اربل کی طرف بھی اپنی فوجیں بھیجیں۔ انہوں نے چومچے میں شہر کا محاصرہ کر کے اسے فتح کر لیا۔

**حکامِ روس کی اطاعت :** جب باجوہ خان نے بغداد فتح کر لیا تو اس کے عہدہ جہاد کے لئے فرزند جوہا، ارہم کے بارشہا تھے۔ باجوہ خان کے پاس پہنچے انہوں نے اپنی اطاعت و اظہارِ تہنیت اور اپنے ملک کو واپس چھوڑ دیا۔

**نوٹوں کی وفات۔** جب ہمدردانہ درجہ حاصل کرنا مقصود ہو تو وفات کے بعد اس کے پاس چھاپا ہوا چھوٹا سا نوٹ لکھا جاتا ہے کہ میں نے اپنے تمام مال و دولت کو اللہ کے راستے میں خرچ کر دیا ہے۔ اس کے بعد اس کو دفن کر دیا جاتا ہے۔



**ناصر سے دوستانہ تعلقات:** بعد ازاں ناصر نے اپنے فرزند کو خائف دے کر دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے لئے ہلاکو خاں کے پاس بھیجا اور اپنے نہ آنے کی یہ معذرت کی کہ سواحل شام پر اسے فوجیوں سے خطرہ ہے۔ ہلاکو خاں نے اس کے فرزند کا استقبال کیا اور اس کی معذرت قبول کر لی اور اسے مصالحت اور دوستانہ ماحول میں اس کے وطن لوٹا دیا۔

**اصلی حلیہ سے جنگ:** بعد ازاں ہلاکو خاں کی طرف روانہ ہوا۔ اس نے اپنے فرزند کو فوج دے کر حلب بھیجا جہاں معظم توہمان شاہ بن صلاح الدین ناصر یوسف کی طرف سے وہاں کا نائب حاکم تھا۔ فوج نے کران سے جنگ کرنے کے لئے نکلا۔ ۵۵۰ آدمی فوجیں ایک کھن کاہ میں چھپ گئیں اور جب مسلمانوں کی فوجیں آگے بڑھیں تو انہوں نے چلتے کہیں پر زبردست حملہ کیا اور انہیں بہت نقصان پہنچایا۔

وہاں سے وہ نکلا کر ان کی طرف روانہ ہو گئیں اور اسے مصالحت کے ساتھ ملج کر لیا۔

**ناصر کی مشکلات:** ناصر یوسف (حاکم دمشق) کو یہ خبر اس وقت ملی جب دو دمشق کے قریب ۸۰۰ آدمی کی ایک بغاوت کے خلاف صف آرا تھا۔ حاکم عراق ناصر بن مظفر بھی اس وقت آیا ہوا تھا اور وہ بھی ناصر کے ساتھ تھے۔

**سوالی کی غمخواری:** پھر اسے یہ اطلاع ملی کہ اس کے سوالی کی ایک جہت بھارت آ رہا تھا۔ یہ لہذا وہ دمشق واپس آیا تو وہ سوالی خزاہ جاگ گئے تھے۔ پھر اسے ان کی بدعتی کاظم ہوا اور یہ بدعتی چلا گیا۔ وہ اس کے بھائی کا ہرگز قوت پر بھروسہ نہ کر سکتے تھے لہذا وہ ان سے سخت ناراض ہو گیا۔ اسے بھی ظاہر بھی ان کے پاس (عزیز) پہنچ گیا۔ انہوں نے اسے بدعتی مقرر کر کے کلمہ کلا ناصر کے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیا۔

**سورس کا مصر میں استعفیائی:** اس کے ساتھ سورس بدعتی بھی تھا مگر اسے ان کے کام ہونے کا احساس ہو گیا تھا لہذا اس نے مصر کے حاکم اشقر قطر سے خط و کتابت کر کے چاہ حاصل کی اور اس سے اسے چاہ دی گئی تو وہ مصر پہنچ گیا۔ وہاں اس کا بیعت اعزاز و راکم کے ساتھ استقبال کیا گیا اور سلطان قطر نے قطر کا تمام علاقہ اسے جاگیر میں دیا۔

**رج حلب:** بدعتیوں نے وہاں سے فرات کو گھیر کر کے وہاں اپنے طے کر لی۔ وہاں ناصر کا بھائی وصال ہو گیا تھا اور اس نے اسے مدد کر کے اس کی جگہ دی یعنی صید اور پانچاس کی طرف بھیج دیا اور اسے ان دونوں مقامات کا حاکم مقرر کیا۔

پھر حاکم اردن نے جب حاکم حلب توہمان شاہ کے پاس آیا اور اسے ہلاکو خاں کی اطاعت کی دعوت دی تو اس نے انکار کیا تو اس نے اس پر فوجی حملے کر کے بزدل و شہیر حلب کو فتح کر لیا اور وہاں کے لوگوں کو بتا دیا۔ توہمان شاہ اور اس کی ماں نے تو جیسے جیسے محصور ہو گئیں۔



اہل حماۃ کی اجاعت اہل حماۃ نے چاکوئیں کو بیچا دیا کہ وہ اسے صبح اور شام پیرا دیں اور اسے اپنے حریف سے کوئی حاکم مقرر کر کے بھیج دیں تاکہ وہ اس کے ایک سپردار کو ان کا حاکم مقرر کر کے بھیج دیں تاکہ اس کا نام سر و شاہ قرار دیں اور اس کا مالک سب شہر کا مالک بن جائے۔

ناصر کا فرار ناصر کو جب یہ اعلان ملی کہ بد کوٹھان نے طلبہ کو فتح کر لیا ہے تو وہ بے اختیار سے بھی بھاگ گیا اور وہیں پہنچا تو سب نے یہ خبر دی کہ وہ فرار ہو گیا ہے۔

فتح نابلہ اب ۵۵۰ھ کی بات ہے، اس وقت نابلہ میں ایک بادشاہ اور ایک شہر کا حکمران تھا۔ ناصر کو وہ سے فریاد ملی کہ وہ اس سے اس کے قتل کا حکم دے گا۔ ناصر نے اس سے کہا کہ اس کے قتل کا حکم دے گا۔ ناصر نے اس سے کہا کہ اس کے قتل کا حکم دے گا۔

ناصر کی اہل مصر سے بدگمانی ناصر اور اس کی فوج نے اہل مصر سے بدگمانی کی۔ ناصر نے اہل مصر سے بدگمانی کی۔ ناصر نے اہل مصر سے بدگمانی کی۔ ناصر نے اہل مصر سے بدگمانی کی۔









جس کا یہ نظریہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے یہاں اس لئے کیا کچھ ستم کیا اور بعد میں کیا وہاں اس لئے طلب لود رہا۔  
 یہ واقعات کرتے گئے یہاں اس لئے کیا کچھ ستم کیا اور بعد میں کیا وہاں اس لئے طلب لود رہا۔

کنیسیہ مریم کی تباہی۔ مسلمانوں نے فریج۔ ٹونسٹار اور شہر میں جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 پر مکر کر پادروں کو ان کے لئے بڑے بڑے مسیح کو قتل کیا۔

اس کی تاریخی اچھوت۔ مسیح کا چورہ تاریخی (کنیسیہ) کے جسے برقی تو جسے (مسیح) کا روٹی (مسیح) حضرت نالہ دی  
 انجیل میں مذکور ہے کہ یہ فریج۔ ٹونسٹار اور شہر میں جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 دس کے قتل کیے۔ فریج۔ ٹونسٹار اور شہر میں جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 میں مسلمانوں کے لئے مسیح کے قتل کیے۔ فریج۔ ٹونسٹار اور شہر میں جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 لہذا مسلمانوں کے لئے مسیح کے قتل کیے۔ فریج۔ ٹونسٹار اور شہر میں جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں

کنیسیہ کی واپسی۔ جب مسلمانوں نے فریج۔ ٹونسٹار اور شہر میں جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 مسلمانوں کے لئے مسیح کے قتل کیے۔ فریج۔ ٹونسٹار اور شہر میں جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 فریج۔ ٹونسٹار اور شہر میں جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 بالکل یہاں کے مسلمانوں کے لئے مسیح کے قتل کیے۔ فریج۔ ٹونسٹار اور شہر میں جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں

مسلمانوں کو شکست۔ فریج۔ ٹونسٹار اور شہر میں جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 مسلمانوں کے لئے مسیح کے قتل کیے۔ فریج۔ ٹونسٹار اور شہر میں جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 مسلمانوں کے لئے مسیح کے قتل کیے۔ فریج۔ ٹونسٹار اور شہر میں جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 مسلمانوں کے لئے مسیح کے قتل کیے۔ فریج۔ ٹونسٹار اور شہر میں جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 مسلمانوں کے لئے مسیح کے قتل کیے۔ فریج۔ ٹونسٹار اور شہر میں جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 مسلمانوں کے لئے مسیح کے قتل کیے۔ فریج۔ ٹونسٹار اور شہر میں جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں

قتل و قتل۔ اس کے بعد سلطان قتل سے میں ہال جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 قتل و قتل سے میں ہال جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 قتل و قتل سے میں ہال جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 قتل و قتل سے میں ہال جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں

ناصر اور اس کے بیٹوں کا قتل۔ اس حالت سے جب (ناصر) کو قتل کی طرف سے میں ہال جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 ناصر اور اس کے بیٹوں کا قتل سے میں ہال جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 ناصر اور اس کے بیٹوں کا قتل سے میں ہال جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں  
 ناصر اور اس کے بیٹوں کا قتل سے میں ہال جاکر مسیح کے مسلمانوں کے وہاں کے آدمی سے یہاں



